نئے کچھوچھوی مذہب سے انوکھے

نور کی برسات

مصنفہ

حضرت مولینا سید محمد حسینی اشرفی مصباحی

سجادہ نشین آستانہ عالیہ شمسیہ اشرفیہ رائچور

چیف ایڈیٹر ماہنامہ سنی آواز دارالعلوم امجدیہ ناگپور

شائع کردہ

مکتبہ ماہنامہ سنی آواز دارالعلوم امجدیہ گانجہ کھیت ناگپور ۴۴۰۰۱۸

سے اپنی کتاب تحفہ نوریہ

عرضِ مصنف

ہمارے سامنے فاضل علوم اسلامیہ مولینا سید احمد اشرف احسن الاشرفی الجیلانی نبیرہ مخدوم المشائخ حضرت علامہ سید محمد مختار اشرف سجادہ نشین سرکار کلاں کچھوچھہ شریف کی تازہ تصنیف "تحفۂ نور برائے بریلی اور ناگپور کی اصلاح کے لیے ہے اور خاص طور پر فاضل مصنف حضرت علامہ مولینا خواجہ مظفر حسین، حضرت مولینا مفتی مطیع الرحمٰن، حضرت مولینا نوشاد عالم اور اس خادم العلما سید محمد حسینی اشرفی مصباحی راچوری کی اصلاح کرنا چاہتے ہیں۔ مگر "تحفۂ نور" پڑھنے کے بعد صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ کتاب صرف گالیوں، بہتان طرازیوں، ایذار و آزار مسلم، تحقیر و تذلیل اور خلاف شرع من گھڑت احکام سے بھری پڑی ہے اور مسلک اہلسنت کو مجروح کرنے کے لیے اعلیٰحضرت امام بریلوی قدس سرہٗ پر افسوسناک حملے کیے گئے ہیں اور ان سب پر اپنے سادات فخر کے ساتھ دل کی بھڑاس نکالی گئی ہے اور ان ظلمات اور اندھیروں کا نام "نئے مذہب کچھوچھہ پر" نور" رکھا گیا ہے اس لیے مذہب کچھوچھہ کے نئے مذہب کی انوکھی نوری بارش یعنی باران ظلمات کی حقیقت کو آئندہ صفحات پر ملاحظہ کیجیے اور اپنے دین و ایمان کی حفاظت فرمائیے۔ فقط

سیّد محمد حسینی اشرفی مصباحی مورخہ ۱۲ ذوالحجہ ۱۴۱۴ھ ۲ر جون ۹۴ء

سجادہ نشین آستانہ عالیہ قمیہ اشرفیہ راچور و چیف ایڈیٹر ماہنامہ سنی آواز دارالعلوم [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ اجمعین

شہزادۂ کچھوچھہ سے ابتدائی خطاب

علوم اسلامیہ کے فاضل جلیل مولینا سیّد احمد اشرف احسن نبیرہ سجادہ نشین سرکار کلاں کچھوچھہ شریف، سے ہم یہ خطاب ان کی افسوسناک طرز تحریر کی وجہ سے کر رہے ہیں۔

اے شاہزادہ!

آپ نے جو یہ "تحفۂ نور برائے بریلی و ناگپور" لکھا ہے اور آپ ہی اس تصنیف کے ذمہ دار ہیں تو عرض ہے کہ آپ کے نوخیز قلمی افکار میں وہ گالیاں کیسے داخل ہو گئیں جو ایک سیّد ذی وقار کے لائق ہرگز نہیں۔

دنیاوی لحاظ سے تہذیب واخلاق سے گری ہوئی بازاری آوارہ گردوں کی پیروی سے بھری ہوئی ہیں قانوناً تعزیرات ہند میں داخل ہیں۔ اور دین کے اعتبار سے شریعت مطہرہ کے خلاف قابل تعزیر ہیں۔ آپ تو ماشاء اللہ سیّد ہونے کی وجہ سے شریعت کے محافظ و نگہبان ہیں۔ آپ نے سیّد ہونے کے باوجود دین مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اپنے ہی ہاتھوں پرخچے اڑانے پر کیسے کمر باندھ لی۔

شاہزادے صاحب! افسوس ہے کہ آپ کے علوم اسلامیہ کی فضیلت سے اپنی کتاب تحفۂ نور میں

وکمال کی رسائی ان عیوب و برہنگی کو پہچاننے تک نہیں ہوسکی جو عام لوگوں کے لیے بھی تحت تنگ و عار ہے۔

شاہزادے صاحب!

ابھی آپ شاید کچھ نہ سمجھے ہوں گے نہ آپ کا اپنے آپ کو عالم و فاضل سمجھنا اور دوسروں کو بغیر سمجھے جاہل قرار دینے کی عادت کچھ سمجھنے دیگی۔ آئیے اور دیکھیے کہ آپ نے ایک سید زادے ہی نہیں بلکہ ایک مسلمان کی ذمہ داری کو پس پشت ڈال کر تہذیب و اخلاق کا کیسے خون کیا ہے اور احکام شرع کی خلاف ورزی کیسی کی ہے اور باوجود علوم اسلامیہ کے عالم و فاضل ہونے کے آپ نے دنیا والوں کو اسلامی کیریکٹر دینی اخلاق و تہذیب کا کیسا درس دیا ہے اور سرکار کلاں کے خانقاہی تقدس کو کیسے فراموش کیا ہے۔

تہذیب واخلاق سے گری ہوئی بدترین گالی

شاہزادے صاحب! آپ نے اپنے تحفۂ نور صنہ پر تحریر فرمایا ہے:

"اب یہاں بہت ضروری ہوگیا ہے کہ مولینا
اختر رضا خاں صاحب کے بارے میں حقائق کو
قدرے تفصیل سے بیان کیا جائے"

یہاں یہ خیال رکھیے کہ آپ نے بیان کرنے کو بہت ضروری قرار دیا ہے۔ دوسرے آپ نے جو کچھ بیان کیا ہے انہیں حقائق بتایا ہے۔

آپ سے عرض ہے شاہزادے صاحب کہ،

یہ بیان کرنا کس حکم شرع سے فرض و واجب ہوگیا تھا، دین کی کونسی ضروریات میں آپنے سمجھ لیا آپ علوم اسلامیہ کے فاضل ہیں آپ اس کی کچھ تفصیل تو بیان فرماتے۔ یا تقدس و طہارت کی وہ کونسی ضرورت تھی کہ ان [illegible]

آپ سرکار کلاں کی بارگاہ میں بیٹھ کر سلوک و طریقت کی منزلیں طے نہیں کرسکتے تھے۔

دوسرے حقائق جو آپ نے فرمایا ہے وہ آپ نے اپنے اسلامی علوم کی گہرائی کی بنیاد پر حقیقتیں قرار دیا ہے۔

یا سلوک میں آگے بڑھ کر آپ حقیقت تک ایسے پہنچے کہ حجابات اٹھتے ہی فحش گالیوں کے ذریعہ حقائق ولایت آپ پر روشن ہوتے چلے گئے۔

شاہزادے صاحب!

آپ نے اپنے شرعی یا خانقاہی مذہب پر جو اہم حقیقت کو اپنی نوری تصنیف "تحفۂ نور" کے صنہ پر آپ نے اپنے مناظر اعظم مولوی انتخاب قدیری سے نقل کیا ہے، اسے اچھی طرح دیکھیے:

"مفعول یہ ہے کہ لڑکوں سے برا کام کراتا ہے۔" (تحفۂ نور صنہ)

کیوں شاہزادے صاحب!

مفعول لڑکوں سے برا کام کرانے والا جو آپ نے انتہائی فخر کے نقل کیا ہے کیا آپ نے نقل و بیان سے پہلے اس کی ایسی شرعی تحقیق و تصدیق کرالی تھی جس سے آپ کو عام طور پر ملک بھر میں اس کو مشتہر کرنے کی شرعی اجازت مل گئی۔

آپ جواب دیں گے کہ ہم نے مولوی انتخاب قدیری سے یہ جملہ نقل کیا ہے اس کی ذمہ داری مولوی انتخاب قدیری پر ہے۔

تو عرض ہے کہ جب بھی آپ نے فاضل اسلامیات اور شہزادۂ سرکار کلاں کچھوچھہ ہو کر اسلامیات کا خون ہی کیا ہے اور خانقاہی تقدس و طہارت کو اپنے ہاتھوں برباد کر دیا جس سے خانقاہ کچھوچھہ تو پاک ہے البتہ آپ کی ذات اور آپ کے حمایتی اور مولوی انتخاب قدیری بھی شرعی تعزیر اور دنیا کی قانونی سزا دفعہ ۵۰۰ میں گرفتار ہیں۔

سے اپنی کتاب تحفۂ نور [illegible]

شاہزادے صاحب!

آپ نے مولوی انتخاب قدیری کی کتاب کا پورا مطالعہ کیا ہے اور جا بجا سے آپ نے سند پکڑ کر بکثرت گالیوں کے حوالے بھی نقل کیے ہیں، کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ مولوی انتخاب قدیری نے بیان اور مشتہر کرنے میں اپنی شرعی ذمہ داری کو پوری کیا ہے اور شرعی تحقیق و تصدیق کے بعد اسے شرعاً مشتہر کرنا ضروری یا فرض واجب سمجھا ہے کیا آپ نے اپنے "تحفۂ نور" میں اسی تصدیقِ شرعی کے حوالے دیے ہیں۔

شاہزادے صاحب!

مولوی انتخاب قدیری نے شرعاً سخت قابل تعزیر و سزا غلطی کی ہے۔ بازاری آوارہ گردوں کے اصول پر عمل کیا ہے آپ کی شرعی و خانقاہی عزت و حرمت کیسے مولوی انتخاب قدیری کے پیروی کرنے پر تیار ہو گئی۔ یعنی

اگر مولوی انتخاب قدیری سے تہذیب و اخلاق کا خون ثابت ہے تو ہم بھی خانقاہ کچھوچھہ سے ضرور تہذیب و اخلاق کا خون کیے بغیر نہ رہیں گے اور یہی ہماری شرعی و خانقاہی دلیل ہے۔

شاہزادے صاحب!

جہاں الزام فعل سوائے پھکڑ بازی کے سرے سے شرعاً ثابت نہیں ہے نہ قانون اس کی اجازت دیتا ہے تو کسی کا بھی غلط غیر شرعی و غیر قانونی الزام دھرنا کب آپ کو الزام دھرنے کے جرم کی اجازت دے گا اور آپ فخر سے یہ کہہ سکیں گے کہ میں یہ جرم اس لیے کیا ہے کہ فلاں فلاں نے اپنے بیان یا کتاب یا اشتہار میں یہ جرم کیا تھا لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

شاہزادے صاحب!

یہ ہرگز کسی بھی ناقل کی برأت نہیں بلکہ جرم کا الٹا غیر عالمانہ اقرار ہے اور

سے اپنی کتاب تحفۂ نور میں

واقعہ یہ ہے کہ جب گالیاں دینے دلانے کی عادت پڑ جاتی ہے موٹی سے موٹی گالی بھی عیب نہیں ہنر دکھائی دیتی ہے۔

گالیوں پر شرعی حکم

شاہزادے صاحب!

بڑی بڑی عربی زبان کی کتابیں تو آپ ہی دیکھ لیں کہ آپ عربی اور اسلامیات کے ماہر ہیں۔ حضور صدر الشریعہ مولینا ابو العلا محمد امجد علی قادری رضوی علیہ الرحمۃ والرضوان اپنی گرانمایہ تصنیفِ جلیل بہارِ شریعت حصہ نہم میں تعزیر کے بیان کے تحت جو حکمِ شرع اردو میں بیان فرمایا ہے اسے نقل کر رہے ہیں ارشاد ہے:

"کسی مسلمان کو فاسق، فاجر، لوطی، سود خور، شراب خور، خائن، دیوث، مخنث، بھڑوا، چور، حرام زادہ، ولد الحرام، پلید، کمین، جواری کہنے پر تعزیر کی جائے جبکہ وہ شخص ایسا نہ ہو جیسا اس نے کہا اور اگر وہ واقع میں یہ عیوب اس میں پائے جاتے ہوں اور کسی نے کہا تو تعزیر نہیں کہ اس نے خود اپنے کو عیبی بنا رکھا ہے اس کے کہنے سے اسے کیا عیب لگا۔" (بہارِ شریعت مد۹)

اسی میں فرماتے ہیں،

"کسی مسلمان کو فاسق کہا اور قاضی کے یہاں جب دعویٰ ہوا اس نے جواب دیا کہ میں نے اسے فاسق کہا ہے کیوں کہ یہ فاسق ہے تو اس کا فاسق

ہونا گواہوں سے ثابت کرنا ہوگا۔" (بہارِ شریعت حصہ نہم)

پھر اے شاہزادے صاحب! آپ ہزار اپنی سیادت کا واسطہ دیتے رہیں سخت تعزیر سے شرعاً نہیں بچتے۔

سادات و علماء کی تعزیر میں اگر رعایت بھی کی جاتی ہے تو محض اس لیے کہ وہ وجاہت و عزت والے ہوں کبیرہ تو کبیرہ صغیرہ گناہ بھی نادر یا بطور لغزش ان سے صادر ہوا اگر اس صفت پر نہ ہوں بلکہ ان کے اطوار خراب ہو گئے ہوں تو اب جرم کے لائق سزا دی جائے گی درّے بھی لگائے جائیں گے اور قید بھی کیے جائیں گے۔ (دیکھیے بہارِ شریعت حصہ نہم اسی باب تعزیر کو)

اور شاہزادے صاحب!

آپ نے تو اپنی کتاب "تحفۂ نور" مولوی انتخاب قدیری کی تقلید میں ایسی گالیوں اور الزامات سے بھر دی ہے جہاں تعزیر میں رعایت ہی نہیں۔

شاہزادے صاحب!

اسی بہارِ شریعت حصہ نہم باب تعزیر میں یہ حدیث شریف نقل کی گئی ہے کہ:

"حضورِ اقدس صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے
ارشاد فرمایا' اگر کوئی کسی کو مخنث کہے تو اس کو
بیس درّے لگادو۔"

اور یہ اسی صورت میں ہے کہ کہنے والا فعل مخنث کو شرعی شہادت سے ثابت نہ کر سکے اور مخنث کی تعریف میں ایک قول یہ بھی ہے کہ فعل بد کراتا ہو۔

شاہزادے صاحب!

آپ فاضل اسلامیات ہیں' غالباً اس سے بے خبر نہ ہوں گے حدِ قذف حدِ خمر، حدِ زنا میں جس کیفیت سے کوڑے لگائے جاتے ہیں تعزیر میں ان سب سے سخت کوڑے لگا دینے کا حکم ہے اگرچہ تعداد ان [illegible]

شاہزادے صاحب!

یہ بتائیے کہ آپ کو حضورِ اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشادِ مقدس اور حکم شرع عزیز ہے یا گالیاں دلانے کے شوق میں مولوی انتخاب قدیری کی تقلید۔

شاہزادے صاحب!

مولوی انتخاب قدیری یا کسی پر بھی الزام ڈھالنے سے آپ بری نہ ہو سکیں گے یا تو اس بدفعلی کے دعوے پر دو شرعی گواہی کی شہادت حاصل کر کے جرم ثابت کیجیے اور اگر آپ یہ نہ کرا سکیں تو اپنے اس جرم اور اطوار سے سچی توبہ کیجیے۔

حضورِ اکرم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حکم کی خلاف ورزی اور شریعت کے احکام کی مخالفت پر آپ کے علم و فضل اور سیادت کی پرواہ نہیں کی جائے گی جن سے قوم محرمات کا ارتکابِ عام ہو۔

شاہزادے صاحب!

یہ گفتگو تو اسلامی شریعت مطہرہ پر تھی ذرا یہ بھی دیکھ لیجیے کہ دنیا والے دنیاوی تہذیب و اخلاق پر بھی ایسے ناپاک الزام کو کتنا قبیح سمجھتے ہیں۔

گندگی میں تجاوز

نوافکار کچھوچھوی شاہزادے صاحب!

آپ نے اپنے نقل و بیان اور اشتہار میں کتنا تجاوز کیا ہے آپ ان گندگیوں کو نقل کرنے میں کتنے آگے بڑھے ہیں اس پر پھر ایک نظر ڈالیے آپ نے اپنی کتاب "تحفۂ نور" میں مولوی انتخاب قدیری سے یہ عبارت ص۲۹ سے اپنی کتاب تحفۂ نور میں [illegible]

"ایک پوسٹر چھاپا ہے جس کی سرخی ہے" بریلی میں سفید ریچھ کا تماشا" دیکھ لو میں تو مولوی بھورے خاں کہہ رہا ہوں بڑے ادب سے بولو بھائی بڑے بھتیجے نے چھاپا ہے" بریلی میں سفید ریچھ کا تماشا" ریچھ لکھا ہے سفید ریچھ اور اس میں کیا کیا گندی باتیں لکھی ہیں میں نہیں بتا سکتا۔ سچی میں اپنے مریدوں کے سامنے بتا بھی نہیں سکتا۔ اتنی گندی گندی باتیں لکھی ہیں اگر تم مرید نہ ہوتے تو شاید بتا بھی دیتا، باپ بیٹے کا رشتہ ہے بتاؤں کیسے جو بڑے بھتیجے نے چھوٹے بھتیجے کے بارے میں لکھی ہے اتنا گندہ ہے یہ:۔ (تحفۂ نور ص۲۹)

اے شاہزادے صاحب!

مولوی انتخاب قدیری نے اپنے مریدوں کے سامنے اپنی حیا و شرم کا اظہار تو پہلے اس لیے کر دیا کہ پیر اور مرید کا رشتہ اس کے بیان کی اجازت نہیں دیتا۔ باپ بیٹے میں یہ گفتگو بے حیائی و بے شرمی ہے لیکن مولوی انتخاب قدیری کی اسلامی غیرت و حیا کہاں لٹ گئی تھی یا نیلام ہو گئی تھی کہ اس بے حیائی و بدفعلی کے الزام کو بغیر شہادت و قضائے شرعیہ بیان بھی کر دیا اور چھاپ کر مشتہر بھی کر دیا۔ پھر اس حیا دری اور بے حیائی کا امتزاج دیکھیے کہ ایک طرف تو آپ بیان کرنے سے انکار بھی کر رہے ہیں اور دوسری طرف کھل کر بیان بھی کر رہے ہیں۔

یہ تو مولوی انتخاب قدیری کا غیر اسلامی و غیر شرعی فعل تھا، افسوسناک امر یہ ہے کہ شاہزادہ سرکار کلاں کچھوچھوی جناب فاضل و ماہر علوم شرعا اسلامیہ احسن [illegible]

صاحب، مولوی انتخاب قدیری کے اس غیر شرعی و بے حیائی کے بہتان کو عین حکم شرع سمجھ بیٹھے اور اسے دینی سند قرار دیدیا اور شاہزادے صاحب نے اپنے من گھڑت غیر شرعی آرڈر کو حکم شرع باور کرا کے حرام کا مرتکب تک بنا دیا اور توبہ طلبی تک اتر آئے۔

شاہزادے صاحب!

آپ نے جوش مخالفت میں حضرت مولینا اختر صاحب پر جو الزامات دھرے ہیں اور ان سے توبہ کا مطالبہ کیا ہے شرعاً لغو احکام شرع سے ناواقفی اور علم و فضل کے منافی ہے۔ شاہزادے صاحب، کیا اسی علم و فضل اور مہارت اسلامیات پر دوسروں کو جاہل بنانے کا شوق ہے۔

شاہزادے صاحب!

آپ نے مولوی انتخاب قدیری کی تقلید میں مولینا ریحان رضا خانصاحب علیہ الرحمہ کے اپنے ذکر کردہ اشتہار پر جو پورا پورا بھروسہ کیا ہے شرعی ثبوت کے لیے وہ سارے پتے ہوا دینے لگیں گے وہ سند ہرگز آپ کے لیے ثبوت شرعی نہیں ہے اور نہ قانوناً کوئی دلیل ہے بلکہ آپ کے سند بنانے کی وجہ سے آپ کے لیے وبال بن گیا ہے۔

آپ کی سمجھ میں نہیں آیا ہے تو آپ اپنے معتمد دارالافتاؤں سے پوچھیے کہ میں نے جو الزامات دھرے ہیں اور ان کے لیے جو سندیں پکڑی ہیں کیا وہ شرعی شہادتیں ہیں اور وہ آپ کو تعزیر و سزا سے بچا سکیں گے۔

دوسری طرف آپ کے عالمانہ اور ساداتی اخلاق و تہذیب پر جو دھبہ لگ گیا ہے وہ کیسے دُھلے گا جبکہ آپ کا مزاج بتا رہا ہے کہ غیظ و غضب میں آپ کی گالیاں اس دھبے کو مزید گہرا اور وسیع کر جائیں گی۔

کفر اور کافر

فاضل علوم اسلامیات شاہزادہ سید احمد اشرف احسن کچھوچھوی نے حضرت سے اپنی کتاب تحفۂ نور میں [illegible]

مولینا محمد اختر رضا خاں کے کفر اور ان کے کافر ہو جانے پر فاضلانہ عبارت اسلامیہ کو دکھایا ہے۔ مولوی انتخاب قدیری کے اقوال نقل کرکے فخر کے ساتھ ان کی پیٹھ ٹھوکی ہے اور اس توسل پر سعر دستہ کرکے جو افسوسناک غلطیاں کی ہیں انہیں بھی دیکھ لیجیے۔

جناب شاہزادے صاحب! اپنے۔ تحفۂ نور، ص۲۹ پر مولوی انتخاب قدیری سے نقل کرتے ہیں،

"مولوی بھورے خاں میں حوصلہ تھا تو اپنی صفائی دیکھے جاتے کہ میں مسلمان ہو چکا ہوں مولوی اختر رضا خاں جو یہاں لاکے بٹھائے گئے تھے، جن پر قلعی اور پالش کی گئی تھی، پانی چڑھایا گیا تھا نکل گیا تھا گولڈن کرکے دکھایا گیا تھا انہوں نے ایک پوسٹر چھاپا ہے اور اپنے بھائی سے کہا ہے مولوی ریحان رضا خاں سے چند سوالات اس پوسٹر میں لکھا ہے اپنے بھتیجے سے کہا ہے کہ آپ نے مفتی اعظم کے چالیسویں کے موقعہ پر اور ۲۹ شعبان کو رضا مسجد میں مغرب کے وقت جب مسجد بھر رہی تھی مجھے کافر کہا ہے کافر مجھے کافر کہا ہے اور یہ کہا ہے تیری بیعت ختم، تیری بیعت بھی فسخ تیرا ایمان بھی ختم، کھرا ہو گیا جو بیسواں ہو گیا تو بھی بے ایمان ہو گیا۔ یہ بڑے بھتیجے نے کہا ہے اختر رضا خاں کو اور اختر رضا خاں نے چھاپا ہے۔

حدیث شریف میں آیا ہے۔

جب کوئی مسلمان کسی کو کافر کہتا ہے تو دونوں میں

ایک کافر ضرور ہوتا ہے۔ اگر آپ نے صحیح کہا ہے تو جس کو کہا ہے وہ کافر ہے اور جھوٹ کہا ہے غلط کہا ہے تو کہنے والا کافر ہو جائے گا۔ یہ بتا دو کہ بھائی سچا ہے کہ تم سچے ہو؟ تم سچے ہو تو بھیا کافر وہ تو دنیا سے گئے توبہ بھی نہیں کر سکتے اور سچے ہیں تو تم کافر۔ تو کافروں سے بیعت کرانے کو لائے ہو تم یہ مسلمانوں کو کافروں کے حوالے کر رہے ہو۔ ہم نہیں کہتے اختر رضا خاں کو کافر سگے بڑے بھائی نے کہا ہے۔ ہم کفر کا فتوے نہیں دے رہے ہیں اختر رضا میں حوصلہ ہے پھر آئیں لوٹ کے اور پھر آکے بیان دیں کہ یہ پوسٹر میرا نہیں ہے پھر وہ پوسٹر دونوں میرے بھائی کے نہیں ہیں میرا کوئی ایسا معاملہ نہیں ہے آکے تردید کریں"۔

اس سے آگے چند سطروں کے بعد لکھا ہے۔

یاد رکھو!

مولینا ریحان رضا خاں صاحب سجادہ نشین مزار اعلیٰ حضرت اختر رضا خاں مولوی بھورے خاں کے بڑے بھائی انھوں نے کافر کہا ہے"۔ (تحفۂ نور ص۲۹ تا ۳۱)

اسی تحفۂ نور میں ص۳۲ پر مولوی انتخاب قدیری سے شاہزادے صاحب نے نقل کیا ہے۔

میں تمام رضویوں سے کہوں گا کہ وہ ایسے شخص کو پیشوا نہ بنائیں جس کو اس کے بڑے بھائی نے کافر کہا ہے اور میں نے اپنے اخبار میں چھاپ دیا ہے کہ پہلا یزید حضرت معاویہ کا بیٹا ہے جسے بعض مسلمانوں نے کافر

سے اپنی کتاب تحفۂ نور میں

کہا ہے بعض نے مسلمان کہا اور تیسرا یزید اختر رضا
بریلوی ہے جسے اس کے سگے بڑے بھائی نے
کافر کہا اور کچھ لوگ مسلمان بھی کہتے ہیں جسے کچھ
مسلمان کہیں کچھ کافر کہیں۔ ایسا شخص یزید ہوتا
ہے آپ کی بھاشا میں پہلے مولٰینا اختر رضا خاں
کو چاہیے کہ اپنی پوزیشن صاف کریں "۔

کچھ سطروں کے بعد لکھا ہے:

پہلے اپنا اسلام ثابت کرو، پہلے اپنے آپکو مسلمان
تو ثابت کرو، اس کے بعد میں تم دوسرے کے اللہ
حومیاں کو دیکھنا اور کسی کے جائز و ناجائز کو دیکھنا "
(تحفۂ نور ص۳۲)

اسی تحفۂ نور، میں شاہزادہ کچھوچھہ شریف مولوی انتخاب قدیری سے نقل کرتے ہیں:

ایسے ہی اگر اعلیٰ حضرت کے خاندان میں ایک ایسا
شخص پیدا ہو گیا ہے جس کو اس کے بڑے بھائی نے
کافر لکھا ہے تو ہمارا ابھی اس سے کوئی رشتہ نہیں ہے
تا وقتیکہ پوزیشن کلیر ہو کے نہ آجائے۔ ہم کف لسان
کریں گے خاموش رہیں گے نہ مسلمان کہیں گے نہ
کافر کہیں گے ہمارے سامنے کوئی مسلمان کہے گا تو
اسے بھی کچھ نہیں کہینگے چپ بیٹھے رہیں گے سمجھ گئے
چپ سادھے رہیں گے " (تحفۂ نور ص۳۳)

یہ ہیں مولوی انتخاب قدیری کے وہ اقوال جن کو شاہزادہ کچھوچھہ شریف دلائل شرعیہ سمجھ
بیٹھے اور ان اقوال کو اپنی انتہائی قابلِ اعتماد سند بنا کر اپنے "تحفۂ نور" میں نقل بھی کیا اور

حضرت مولٰینا محمد اختر رضا خاں پر جرم کر یہ حکم بھی لگا دیا
المختصر

ازہری صاحب، جاہل گستاخ، کاذب، سفید ریچھ، کافر، یزید اور غلیظ ہیں اور یہ باتیں
برسوں پہلے اعلیٰ حضرت کے سجادہ نشین نے چھاپ کر بتایا اور مناظرِ اعظم ہند (مولوی
انتخاب قدیری) نے ۱۹۹۱ء شہر سورت کے جلسہ عام میں دوہرائیں آج ۱۹۹۴ء ہے
مگر کسی نے اس پر اعتراض نہیں کیا حالاں کہ حضرت مناظرِ اعظم ہند کی تقریر مطبوعہ بھی ہے۔
(ص۳۵، ۳۶)۔

ازہری صاحب پر شاہزادہ کچھوچھہ کا حکم

شاہزادہ کچھوچھہ شریف فاضل علوم اسلامیہ نے حضرت مولٰینا محمد
اختر رضا خانصاحب ازہری پر جو حکم لگایا ہے وہ ان کی تحریر سے سامنے ہے کہ:

"ازہری صاحب جاہل، گستاخ، کاذب، سفید ریچھ،
کافر، یزید اور غلیظ ہیں:

پھر مولٰینا اختر رضا خانصاحب کی توبہ کو یوں فرض و واجب قرار دیا ہے کہ:

"ازہری صاحب کو توبہ سے پہلے علماء اہلسنت میں داخل
کرنا علماء اہلسنت کو گالی دینا ہے " (تحفۂ نور ص۳۶)

چونکہ ہم یہاں کفر و کافر پر گفتگو کر رہے ہیں اس لیے ہمیں دیکھنا ہو گا کہ شاہزادہ
کچھوچھہ کے پاس مولٰینا اختر پر حکم کفر کی کیا دلیل ہے اور وہ کفر اور کفریات کیا ہیں:

شاہزادہ صاحب کچھوچھوی کی دلیل

شاہزادے صاحب فاضل علوم اسلامیہ نے دلائل اسلامیہ و نصوص
شرعیہ کی گہرائیوں میں ڈوب کر جو انمول موتی نکالے ہیں وہ اس طرح ہیں:
سے اپنی کتاب تحفۂ نور میں

م۱ : مولٰینا ریحان رضا خاں اعلیٰ حضرت کے سجادہ نشین نے ایک اشتہار چھپوا کر مولٰینا اختر رضا خاں صاحب کو کافر کہا۔

ع۲ ، مولٰینا ریحان رضا خاں صاحب علیہ الرحمہ کے اس اشتہار کو شہزادے صاحب کے مناظرِ اعظم مولوی انتخاب قدیری نے شہر سورت میں ۱۹۹۱ء میں دوہرایا۔

ع۳ : سورت کی اسی تقریر کو ان ہی مولوی انتخاب قدیری نے چھپوا کر شائع کر دیا۔

ع۴ : کسی نے شاہزادے صاحب کے مناظرِ اعظم مولوی انتخاب قدیری کی اس تقریر اور ان کی مطبوعہ کتاب پر اعتراض نہیں کیا۔

ع۵ : حضرت مولٰینا اختر رضا خاں صاحب ازہری نے خود ایک اشتہار چھاپ کر اپنے بڑے بھائی سے پوچھا ہے کہ آپ نے مجھے کافر کہا ہے اور یہ کہا ہے کہ تیری بیعت ختم، تیری بیعت بھی فسخ تیرا ایمان بھی ختم آخر وہ کفر کیا ہے ؟

اے شاہزادہ ذی وقار !

آپ فاضل علوم اسلامیہ ہونے کے باوجود مولوی انتخاب قدیری کی رَو میں کیسے بہہ گئے۔ کیا حکم کفر لگانا بچوں کا کھیل ہے یا بازاری گلیروں کا کام ہے ؟ کیا آپ کے نزدیک کچھوچھہ مقدسہ اہل علم سے خالی تھا جو آپ نے مولوی انتخاب قدیری کو اپنا پیشوا بنایا اور اپنے حضور غازی ملت کی حمایت میں غیظ و غضب سے مغلوب ہو کر ان کی پیشوائی پر اعتماد کر لیا۔

ع۱ ، شاہزادے صاحب مولٰینا ریحان رضا خاں صاحب علیہ الرحمہ کا وہ اشتہار حکم شرع ہے یا نص شرعی ہے ، بڑے بھائی یا کسی بھی شخص یا سجادہ نشین کا بغیر کفریات کو بتاتے ہوئے کفر کا حکم جڑ دینا کس شرعی دلیل سے ثابت ہے۔

ع۲ ، مولوی انتخاب قدیری کی گالیوں بھری تقریر جس میں صرف اشتہار اور بڑے بھائی کا بار بار نام لیکر مولٰینا اختر رضا خاں صاحب کو کافر کہ[illegible]

نزدیک کافر ہونے پر کیا شرعی دلیل ہے۔

ع۳ : اسی تقریر کی مطبوعہ کتاب آپ کے نزدیک کس دلیلِ شرعی سے کافر ہونے پر دلیل بن گئی۔

ع۴ : مولوی انتخاب قدیری کی مذکورہ مطبوعہ کتاب جس کی غرض صرف گالیاں دینا بہتان باندھنا، ایذائے مسلم، من گھڑت احکام شرع بیان کرنا، اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہٗ کی توہین و تحقیر کرنا ہو اور یہ ساری باتیں عادتاً صادر ہو رہی ہوں تو اس پھٹے میں پاؤں ڈالنے اور مطبوعہ کتاب کے تمام جزئیات پر نظر ڈالنے کی علماء اہلسنت کو کیا پڑی ہے اور آپ کے نزدیک ان کا اعتراض نہ کرنا کفر کے ثبوت پر کیسے دلیلِ شرعی بن جائے گا۔

ع۵ : شاہزادے صاحب ! مولٰینا اختر رضا خاں صاحب کا اشتہار جو کفر، بیعت کے ٹوٹنے، ایمان کے باقی نہ رہنے کے بارے میں اپنے بڑے بھائی سے استفسار ہے جس سے غرض یہ ہے کہ بتاؤ میرا وہ کفر کیا ہے جس کی وجہ سے تم نے مجھ پر یہ جرم قائم کیے ہیں۔ بتلائیے یہ کس دلیل شرعی سے اُلٹا ازہری صاحب کے کفر کا اقرار بن گیا۔ کیا آپ کے نزدیک شرعاً مولٰینا ریحان رضا خاں صاحب کے اشتہار حکم کفر کی یہ ایسی تائید ہے جس کی وجہ سے کفر وغیرہ کے احکام ازہری صاحب پر شرعاً جاری ہو سکتے ہیں۔

شاہزادے صاحب !

یہاں سے وہاں تک کہیں آپ لوگوں کے پاس کوئی دلیل شرعی نہیں کہ آپ حضرت مولٰینا اختر رضا خاں صاحب ازہری پر حکم کفر ثابت کر سکیں۔ آپ دونوں کیلئے سوائے اس کے کوئی چارہ نہیں ہوگا کہ آپ اپنے سارے الزامات مولٰینا ریحان رضا خاں پر ڈھال دیں اور آپ نے اپنے مناظر اعظم مولوی انتخاب قدیری کے توسل سے اپنی کتاب تحفۂ نور میں بار بار اسی ڈھالنے پر زور دیا ہے اور آپ ہی دوہرائیں گے کہ

ان سارے جرائم کے مرتکب مولینا ریحان رضا خاں مرحوم ہی ہیں ۔ تو ہم عرض کریں گے کہ :

شاہزادے صاحب!

شرعی جرم پھر بھی آپ سے ثابت ہوگا ۔ اگر آپ نے گھسیٹ کر مولینا ریحان رضا خاں صاحب کو مجرم بنانے پر اصرار بھی کیا تو کس دلیل شرعی و قانون خانقاہی سے دہی جرم کرنا آپ کے لیے جائز و باعث ثواب ہوگا اور آپ سلوک کی منزلیں طے کرتے چلے جائیں گے ۔

اگر زید سے چوریاں کرنا ثابت ہی شرعًا نہیں یا خالد اس کو چور بنانے پر ہی بضد ہے تو خالد کے لیے کب جائز ہوگا کہ وہ زید کو سند بنا کر چوریاں کرتا پھرے اور بازپرس پر کہہ دے کہ ہم نے تو اس لیے چوریاں کی ہیں کہ زید نے چوری کی ہے اور جواز کے لیے یوں زور پیدا کرے کہ زید سجادہ نشین ہے اور سجادہ نشینی سے اپنے تعلق کو اچھال کر رعب ڈالے ۔

شاہزادے صاحب!

آپ اور آپ کے پیشوا مناظر اعظم دونوں شرعی تعزیر اور قانونی سزا کی زد میں ہیں گالیاں دے دیکر اور بہتان دھر دھر کر آپ جرم سے نہیں بچ سکیں گے ۔ ایک طرف مولینا ریحان رضا خاں صاحب مرحوم پر اقراری جرم ثابت کرنے کے لیے کوئی صورت نہیں اور کفر بیان کرنے کے لیے آپ شرعی گواہ پیش نہیں کر سکتے ۔

دوسری طرف مولینا اختر رضا خاں صاحب کے سوالات والے اشتہار کو اپنے گالیاں نامے "تحفۂ نور" میں شائع کرکے خود ہی انہیں شرعًا بری کر دیا ہے اور آپ بری طرح دلدل میں پھنس چکے ہیں آپ ہوائی باتوں اور گالیاں دے کر بچ نہیں سکیں گے ۔

شاہزادے صاحب! یہ تو ایک رخ تھا، دوسرا رخ یہ ہے کہ :

تکفیر جیسے نازک مسئلہ میں بلا دلائل شرعیہ ہوائی باتوں پر مولینا ریحان رضا خاں صاحب کی تقلید کرنا آپ اور آپ کے پیشوا مناظر اعظم مولوی انتخاب قدیری کے لیے کیسے جائز ہوگا جبکہ آپ دونوں کا اجتہادی مقام اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہٗ کے بیان کردہ فقہی احکام کی پیروی کرنے کی اجازت نہیں دیتا بلکہ اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کی مخالفت میں توہین و تحقیر کا انداز اختیار کرکے لوگوں میں اعلیٰ حضرت امام بریلوی سے نفرت پیدا کرنے میں سرگرم ہے ۔

شاہزادے صاحب!

دیکھیے، آپ کا "تحفۂ نور"، ص۱۲، ص۱۳، آپ لکھتے ہیں :

"اور بعد کے فقہاء نے اسی شرعی حق کا استعمال کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت سے بھی فقہی مسائل میں اختلاف کیا ہے جس کا ذکر مناظر اعظم ہند مفتی انتخاب قدیری کی مطبوعہ تقریر میں اس طرح ہے۔

بھئی اعلیٰ حضرت کے ہم پابند ہیں عقائد میں ۔ اس کا یہ مطلب تھوڑے ہی ہے اعلیٰ حضرت حقہ پیتے تھے ہم بھی پئیں اعلیٰ حضرت پاخانہ میں جا کے حقہ پئیں تو ہم بھی پاخانہ میں جا کے حقہ پئیں یہ مطلب تھوڑے ہی ہے اس کا جو لوگ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی سے مسائل میں اختلاف رکھتے ہیں قوالی ہی کا مسئلہ سہی اور اور مسائل ہیں سیپ کے چونے کے بارے میں بھی ہے اُپلا جو ملتا ہے گوبر کا اس کی راکھ کے بارے میں بھی علماء اہلسنت کا اعلیٰ حضرت سے اختلاف ہے ۔"

شاہزادے صاحب! جب آپ کا اور آپ کے پیشوا مناظر اعظم کا اجتہادی مقام اعلیٰ

حضرت امام بریلوی کی تحقیق پر اپنی تحقیق کے حق کو مسائلِ فقہ میں باقی رکھتا ہے تو تکفیر جیسے نازک مسئلہ میں بلا تحقیقِ شرعی مولینا ریحان رضا خاں صاحب کی پیروی کیلیے کیسے جوش پڑ گیا۔

شوقِ تکفیر

شاہزادے صاحب کے پیشوا مناظرِ اعظم مولوی انتخاب قدیری نے مولینا اختر رضا خاں کی عداوت میں تکفیر کا جو اجتہاد فرمایا ہے اور ان کی تقلید میں شاہزادے صاحب نے کافر بنانے کی فخریہ سعی فرمائی ہے اس کی کیفیت ملاحظہ فرمائیں :

مولوی انتخاب قدیری نے آپنے تحفۂ نور کے صہ۲۹ و صہ۳۰ پر یہ عبارتیں نقل کی ہیں :

"حدیث شریف میں آیا ہے جب کوئی مسلمان
کسی کو کافر کہتا ہے تو دونوں میں سے ایک کافر
ضرور ہوتا ہے۔
اگر آپ نے صحیح کہا ہے تو جس کو کہا ہے
وہ کافر ہے اور جھوٹ کہا ہے غلط کہا ہے تو کہنے وال
کافر ہوجائے گا۔
اب یہ بتاؤ، تمہارے بڑے بھائی نے
کافر کہا ہے تم کافر ہو مسلمان نہیں ہو۔ یہ بتاؤ
بھائی سچا ہے کہ تم سچے ہو، تم سچے ہو تو بھیا کافر
اور وہ تو دنیا سے گئے اب تو یہ بھی نہیں کرسکتے
اور وہ سچے ہیں تو تم کافر۔ تو کافروں سے بیعت
کرانے کو لاتے ہو تم مسلمانوں کو کافروں سے کے

حوالے کر رہے ہو تم۔ ہم نہیں کہتے اختر رضا خاں
کو کافر سگے بڑے بھائی نے کہا ہے ہم کفر کا
فتویٰ نہیں دے رہے ہیں۔" (تحفۂ نور، صہ۲۹ و ۳۰)

شاہزادے صاحب کی ان منقولہ عبارتوں میں کیا ہے، ملاحظہ فرمائیں :

(۱) حدیث شریف سے غلط مفہوم لینا۔

(۲) واقعہ سے تعلق جس سے صرف عداوت و حسد کا اظہار ہو۔

(۳) کافر بنا کر گالیاں دینے کے لیے تضاد بیانیاں۔

(۱) شاہزادے صاحب !

حدیث کے الفاظ کیا ہیں، مفہوم کیا ہیں، شارحین اور فقہا نے کیا کیا فرمایا ہے کسی نے کسی کو غلط کافر کہا ہے تو کیا کیا مسائل پیدا ہوتے ہیں اور قائل کو کہاں کہاں کافر کہا جاتا ہے، کہاں کہاں کافر نہیں کہا جاتا۔ کہاں سکوت اختیار کیا جاتا ہے اس کی تو ہوا بھی آپ کو اور آپ کے پیشوا مناظرِ اعظم کو نہیں لگی ہے اور حکم لگانے کیلیے شرعی تقاضے کیا ہیں آپ لوگ سرے سے کچھ نہیں جانتے۔

آپ اور آپ کے مناظرِ اعظم کے نزدیک بس اتنا ہی کافی ہے کہ بڑے بھائی سجادہ نشین نے اشتہار میں کافر کہہ دیا ہے اور آپ نے حدیث شریف کو اسی پر غلط چسپاں کرنے کی کوشش کی ہے۔

وہ قول و فعل کیا ہے جس پر حکم کفر ہوسکتا ہے۔ اس کو آخر کیوں بیان نہیں کیا گیا۔ مولینا اختر رضا خاں کے اشتہار کے ذریعہ پوچھنے پر کیا امور سامنے آئے اور ان کی شرعی حیثیت کیا ہے یہ سب غائب۔

شاہزادے صاحب ! اور ان کے پیشوا مناظرِ اعظم کا مذہب یہ ہے کہ شرعًا یہ سارے امور ثابت ہوں یا نہ ہوں، ہم جو شاہزادہ کچھوچھہ اور مناظرِ اعظم ہند بن کر حکم لگا رہے ہیں آپ کو ہر حال میں مولینا اختر رضا خاں صاحب کو کافر ماننا ہی ہوگا

ورنہ وہ گالیاں بکیں گے اور ایسے بہتان باندھیں گے کہ جس کی مثال آوارہ گردوں میں بھی نہیں ملے گی۔

شاہزادے صاحب!

اگر مولینا ریحان رضاخاں صاحب علیہ الرحمہ کے اس اشتہار کو دلیل بنا کر سب وشتم ایذاء وآزار کی کارگزاریاں کرنی ہی تھیں تو جس طرح آپ نے اشتہار اٹھا کر حفاظت سے رکھا ہے اسی وقت اس کی شرعی تحقیق کے مراحل بھی طے کر کے حفاظت سے اپنے پاس رکھتے تاکہ آج وہ تحقیق آپ کے لیے صحیح سند بن سکتی۔

اس کے بغیر اب یہ ایسے جرائم ہیں کہ آپ دونوں تعزیر وسزا کی گرفت میں ہیں اور مولینا ریحان رضاخاں مرحوم اور مولینا محمد اختر رضاخاں صاحب ازہری پر آپ کے الزامات اور توبہ طلبی باطل ہے، اگر دینی تصلب ہے تو توبہ آپ دونوں کو کرنی چاہیے۔

(۲) واقعہ یہ ہے کہ سورت والوں نے حضرت علامہ مولینا اختر رضاخاں کو سورت بلایا، لوگوں کو مرید کرایا کثرت سے لوگ ازہری صاحب سے مرید ہوگئے۔ یہ مولوی انتخاب قدیری کی منقولہ تحریر سے ہی واضح ہے۔

پھر یہ پتہ نہیں کہ شاہزادے صاحب کے پیشوا مناظرِ اعظم ہند مولوی انتخاب قدیری کو سورت سے ہی اس واقعہ کی اطلاع دی گئی یا آپ سورت پہنچے تو اطلاع ہوگئی کہ سورت کے لوگ کثیر تعداد میں مرید بن گئے اور حقیقت بھی یہی ہے کہ حضرت مولینا اختر رضاخاں صاحب جدھر جاتے ہیں سیکڑوں کیا ہزاروں کی تعداد میں مرید بنتے چلے جاتے ہیں۔ رگِ عداوت پھڑپھڑائی، حسد کی آگ بیدار ہوئی اور ایک تقریر ٹھونک دی جس میں جہاں بہت سے بازاری حملے کیے، ازہری صاحب کو گالیاں دیں بلکہ اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہٗ کی توہین کو بھی نہیں چھوڑا۔ ان سب کو شاہزادے صاحب نے اپنی کتاب "تحفۂ نور" میں نقل کر دیا

ہے جس کے ہم نے اپنی اس تصنیف میں حوالے بھی دیے ہیں۔ وہیں یہ بھی کہہ گئے بلکہ اس کو اپنی کتاب میں لکھ گئے کہ:

"اے سورت والو (مولینا اختر جیسے) کافر سے لوگوں کو بیعت کرانے کے لیے تم انہیں سورت لائے تھے۔"

"اے سورت والو (مولینا اختر جیسے) کافر کے حوالے تم نے مسلمانوں کو کر دیا تھا۔ یعنی مولینا اختر رضاخاں صاحب، شاہزادہ کچھوچھہ اور ان کے پیشوا مناظرِ اعظم کے مذہب وشریعت پر ایسے کافر بات ہیں جن سے نہ بیعت کی جاسکتی ہے اور نہ مسلمانوں کو ان کے حوالے کیا جاسکتا ہے اور یہ سارا الزام شرعاً فاسد و باطل ہے اور اس حسد و عداوت کی تیزی کا پتہ اس عبارت سے لگائیے جو شاہزادے صاحب نے اپنی کتاب "تحفۂ نور" کے ص ۲۹ پر اپنے پیشوا مناظرِ اعظم سے نقل کی ہے ارشاد ہے:

"مولوی اختر رضاخاں جو یہاں لاکے بٹھائے گئے تھے جن پر قلعی اور پالش کی گئی تھی، پانی چڑھایا گیا تھا، نکل گیا گیا تھا گولڈن کر کے دکھایا گیا تھا"
(تحفۂ نور، ص ۲۹)

آپ اس عبارت سے اندازہ کر لیجیے کہ حسد وعداوت کی آگ کیسی بھڑک رہی ہے اور اس کیفیت میں حرام سے کفر تک کے حکم کیسے کیسے سرزد ہو سکتے ہیں ۔ "تحفۂ نور" ص ۳، کی اس عبارت کو پھر دیکھیے جس میں کہا گیا ہے:

"اب بتاؤ تمہیں تمہارے بڑے بھائی نے کافر کہا ہے تم کافر ہو مسلمان نہیں ہو یہ بتاؤ بھائی سچا ہے کہ تم سچے ہو۔ تم سچے ہو تو بھیا کافر اور وہ دنیا سے گئے اب توبہ بھی نہیں کر سکتے اور وہ (مولینا ریحان رضاخاں

مرحوم) سچے ہیں تو تم کافر:

یہاں یہ اچھی طرح دیکھ لیجیے کہ استفہام اور شرط نے جملہ انشائیہ کو متعین کر دیا ہے اور کوئی علم سے بالکل کورا ہی ہوگا جو استفہام اور شرط پر حکم لگا کر جملہ خبریہ پیدا کرے اور یہ کہدے کافروں سے بیعت کرانے کو لائے ہو تم، مسلمانوں کو کافروں کے حوالے کر رہے ہو تم۔ مگر شاہزادۂ کچھوچھہ شریف اور ان کے پیشوا مناظرِ اعظم نے یہ سب کچھ کر دکھایا ہے۔ تفصیل دیکھیے،

"تم سچے ہو تو بھیا کافر" یہ جملہ شرطیہ ہے اسی طرح "وہ سچے ہیں تو تم کافر" یہ بھی جملہ شرطیہ ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ:

اگر مولینا اختر رضا خاں صاحب سچے ہیں تو مولینا ریحان رضا خاں کافر قرار پائیں گے اور اگر مولینا ریحان رضا خاں علیہ الرحمہ سچے ہیں تو اے مولینا اختر رضا خاں تم کافر قرار پاؤ گے۔

ایک جاہل بھی یہ سمجھ سکتا ہے کہ جب تک سچ یا جھوٹ ثابت نہ ہو جائے ہرگز حکم نہیں لگ سکتا۔ جب تک سچ اور جھوٹ کی تحقیق شرعی نہ ہو جائے آپ دونوں میں سے کسی پر حکم کفر نہیں لگا سکتے۔ مگر وائے شاہزادۂ کچھوچھہ اور ان کے مناظر اعظم ہند کہ خود ہی ایک اصول بیان بھی کرتے ہیں اور اسی وقت اسی اصول کا خون کر کے نہایت بیباکی اور ڈھٹائی کے ساتھ حکم بھی لگاتے ہیں کہ:

"سچا ہونا نہ ہونا بلا سے دونوں طرف سے ثابت ہو یا نہ ہو مگر ہم تو یہی حکم لگائیں گے کہ مولینا اختر رضا صاحب کافر ہو گئے۔

اے سورت والو! کیا اس کافر سے لوگوں کو بیعت کرانے کے لیے اسے لائے ہو۔ کیا مسلمانوں کو اس کافر (مولینا اختر رضا خاں) کے سپرد کر رہے ہو؟"

مقدم کا استصحاب تالی ہزار نہ ہو، مقدم تالی کا سبب شرعی ہو، ثبوت کفر خاک بیان نہ کیا جائے نہ پایا جائے۔ جب بھی شاہزادے صاحب اور ان کے عظیم پیشوا مناظرِ اعظم ہند مولوی انتخاب قدیری کے نزدیک مولینا اختر رضا خاں صاحب کافر ہیں اور ان سے بیعت کرنا کافر سے بیعت کرنا ہے۔

یہ ہے دونوں کی دھاندلی اور حاسدانہ شوقِ تکفیر۔

ایک طرف یہ ارشاد کہ سچ اور جھوٹ کی تحقیق باقی ہے، دوسری طرف تحقیق ہو یا نہ ہو بہرحال مولینا اختر کافر ہو گئے۔

یزید اور اسماعیل دہلوی

شاہزادے صاحب!

ذرا آپ اپنی اور اپنے پیشوا مناظرِ اعظم ہند کی مزید عالمانہ و فاضلانہ ادائیں دیکھیے آپ نے اپنے "تحفۂ نور" ص۳۲ پر اپنے مناظرِ اعظم ہند اپنے مفتی مولوی انتخاب قدیری صاحب سے مندرجہ ذیل عبارتیں نقل کی ہیں:

"اور میں نے تو اپنے اخبار میں چھاپ دیا ہے کہ پہلا یزید حضرت معاویہ کا بیٹا ہے جسے بعض لوگوں نے کافر کہا اور بعض نے مسلمان کہا۔ دوسرا شخص اسماعیل دہلوی ہے جسے بعض مسلمانوں نے کافر کہا بعض نے مسلمان کہا اور تیسرا یزید اختر رضا بریلوی ہے جسے اس کے سگے بڑے بھائی نے کافر کہا ہے اور کچھ لوگ مسلمان بھی کہتے ہیں جیسے کچھ مسلمان کہیں کچھ کافر، کہیں ایسا شخص یزید ہوتا ہے" (تحفۂ نور۔ ص۳۲)

یہاں یہ اچھی طرح دیکھ لیجیے کہ دین و دیانت، علم و فضل کی کتنی مسکینی اور کیسا بازاری حکم

ہے کہ مولینا اختر رضا خاں صاحب کے کفریات کو بتائے بغیر یا انہیں سامنے رکھے بغیر یزید اور اسماعیل دہلوی پر قوت کے ساتھ قیاس کیا جارہا ہے ہم چند موٹی موٹی باتیں تحریر کرتے ہیں تاکہ آسانی سے شاہزادہ صاحب کچھوچھوی اور ان کے پیشوا اور مناظرِ اعظم مفتی صاحب کے قیاس کو اچھی طرح سمجھا جائے۔

(۱) یزید کو اگر بعض نے کافر کہا ہے تو کیا یوں ہی اڑا دیا ہے کہ یزید کافر ہے یا یزید میں کفر پاکر ہی کافر کہا ہے! کیا سیدنا امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ نے کوئی پوسٹر یا اشتہار چھاپ کر اعلان کر دیا تھا کہ یزید کافر ہے کافر ہے۔ اگرچہ ہمیں یزید کا کوئی کفر معلوم نہیں اور نہ کافر کہنے کے لیے کفر معلوم کرنے کی ضرورت ہے" یا پہلے یزید کا کفر بتایا ہے پھر کافر کا حکم دیا ہے۔

(۲) مولوی اسماعیل دہلوی کے بارے میں علماء اہلسنت نے کب کوئی پمفلٹ یا اشتہار چھاپ کر مشتہر کر دیا تھا یا کوئی ایسی کتاب لکھ کر ملک بھر میں پھیلا دی تھی کہ "اے لوگو! اسماعیل دہلوی کافر ہو گیا ہے، کافر ہو گیا ہے۔ اسماعیل دہلوی نے کیا کیا کفر کیا ہے ہمیں نہیں معلوم نہ ہم اس تحقیق کی ضرورت سمجھتے ہیں بس اتنا ہی کافی ہے کہ ہم جو اس کو کافر کہہ رہے ہیں سب سنی علماء اور مسلمان آنکھیں بند کر کے اسماعیل دہلوی کو کافر مان لو" اور ہم یہ ایسا اصول بنا کر جارہے ہیں کہ آئندہ مناظرِ اعظم ہند مولوی انتخاب قدیری اور شاہزادہ کچھوچھہ شریف جیسے ماہرینِ اسلامیہ کے کام آئے گا۔

اے شاہزادے صاحب!

مولوی دہلوی کے کفریات کا علماء اہلسنت نے اچھی طرح مطالعہ کیا ہے ان کفریات پر سیر حاصل بحث کی ہے ان کفریات کو صاف صاف گنوا کر مولوی اسماعیل دہلوی پر کافر ہونے کا حکم دیا ہے۔

دوسری طرف بعض محتاط علماء اہلسنت نے ان کفریات اور انکی قباحت

وخباثت کو صاف صاف تسلیم کرکے مذہب فقہاء پر کافر مان کر ہی مذہب متکلمین پر کف لسان کیا ہے اور بعض علماء اہلسنت نے اس بنیاد پر کہ اسماعیل دہلوی نے ان کفریات سے توبہ کر لی تھی اس کو مسلمان مانا ہے یا سکوت اختیار کیا ہے۔

اے شاہزادۂ کچھوچھہ شریف! فاضلِ علومِ اسلامیہ،

کیا آپ نے اور آپ کے مناظرِ اعظم ہند مفتی صاحب نے مولوی اسماعیل دہلوی کی طرح مولینا ریحان رضا خاں کے قول کے تحت یا ان کے اشتہار کی بنیاد پر مولینا اختر رضا خاں صاحب کے کفریات کا مطالعہ کر لیا تھا اور ان کفریات کو گنا کر نیز مباحثِ شرعیہ کے ان کا کفر ہونا ثابت کرکے مذہب فقہاء پر مولینا اختر رضا خاں کو کافر بنایا ہے اور آپ نے اپنی تحقیق پر مذہب متکلمین اختیار کرکے سکوت وکفِ لسان کیا ہے یا ان کی توبہ مشہور ہے اس لیے سکوت کیا ہے۔

شاہزادے صاحب!

آپ نے اپنی کتاب "تحفۂ نور" میں اپنے پیشوا مناظرِ اعظم سے جو کچھ حوالے نقل کیے ہیں کہیں ان ضروریات کا نام ونشان نہیں اس نورانیت سے آپ کا تحفۂ نور بالکل کورا ہے صرف ظلمات اور اندھیروں میں ہی آپ نے کفر کے تیر چلائے ہیں اور ہڑبونگ مچا کر کفر کا حکم داغ دیا ہے۔ اور اپنی افسوسناک شرعی غلطیوں کو حکم شرع بتا کر مولینا اختر رضا خاں صاحب سے توبہ بھی طلب کر لی ہے آپ کے انوکھے علم وفضل کی تعلی نے یہ سمجھنے ہی نہیں دیا کہ توبہ تو الٹی آپ پر واجب ہو رہی ہے، شرعاً آپ خود مجرم قرار پا رہے ہیں۔

شاہزادے صاحب!

مولوی انتخاب قدیری پر تکیہ کرکے آپ نے مولینا اختر رضا خاں پر جو کفر کا حکم لگایا ہے وہ باطلِ محض اور پادر ہوا کے سوا کچھ نہیں۔ اور اسی پر آپ نے جو توبہ کا مطالبہ کیا ہے وہ بالکل غلط اور لغو ہے۔

ہے کہ مولینا اختر رضا خاں صاحب کے کفریات کو بتائے بغیر یا انہیں سامنے رکھے بغیر یزید اور اسماعیل دہلوی پر توت کے ساتھ قیاس کیا جارہا ہے ہم چند موٹی موٹی باتیں تحریر کرتے ہیں تاکہ آسانی سے شاہزادہ صاحب کچھوچھوی اور ان کے پیشوا اور مناظرِ اعظم مفتی صاحب کے قیاس کو اچھی طرح سمجھا جائے۔

(۱) یزید کو اگر بعض نے کافر کہا ہے تو کیا یوں ہی اڑا دیا ہے کہ یزید کافر ہے یا یزید میں کفر پاکر ہی کافر کہا ہے! کیا سیدنا امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ نے کوئی پوسٹر یا اشتہار چھاپ کر اعلان کردیا تھا کہ یزید کافر ہے کافر ہے۔ اگرچہ ہمیں یزید کا کوئی کفر معلوم نہیں اور نہ کافر کہنے کے لیے کفر معلوم کرنے کی ضرورت ہے، یا پہلے یزید کا کفر بتایا ہے پھر کافر کا حکم دیا ہے۔

(۲) مولوی اسماعیل دہلوی کے بارے میں علماء اہلسنت نے کیا کوئی پمفلٹ یا اشتہار چھاپ کر مشتہر کردیا تھا یا کوئی ایسی کتاب لکھ کر ملک بھر میں پھیلا دی تھی کہ "اے لوگو! اسماعیل دہلوی کافر ہوگیا ہے، کافر ہوگیا ہے۔ اسماعیل دہلوی نے کیا کیا کفر کیا ہے ہمیں نہیں معلوم نہ ہم اس تحقیق کی ضرورت سمجھتے ہیں بس اتنا ہی کافی ہے کہ ہم جو اس کو کافر کہہ رہے ہیں سب سنی علماء اور مسلمان آنکھیں بند کرکے اسماعیل دہلوی کو کافر مان لو" اور ہم یہ ایسا اصول بناکر جارہے ہیں کہ آئندہ مناظر اعظم ہند مولوی انتخاب قدیری اور شاہزادہ کچھوچھہ شریف جیسے ماہرینِ اسلامیہ کے کام آئے گا۔

اے شاہزادے صاحب!

مولوی دہلوی کے کفریات کا علماء اہلسنت نے اچھی طرح مطالعہ کیا ہے ان کفریات پر سیر حاصل بحث کی ہے ان کفریات کو صاف صاف گنوا کر مولوی اسماعیل دہلوی پر کافر ہونے کا حکم دیا ہے۔

دوسری طرف بعض محتاط علماء اہلسنت نے ان کفریات اور انکی قباحت

وخباثت کو صاف صاف تسلیم کرکے مذہب فقہاء پر کافر مان کر ہی مذہب متکلمین پر کف لسان کیا ہے اور بعض علماء اہلسنت نے اس بنیاد پر کہ اسماعیل دہلوی نے ان کفریات سے توبہ کرلی تھی اس کو مسلمان مانا ہے یا سکوت اختیار کیا ہے۔

اے شاہزادہ کچھوچھہ شریف! فاضل علوم اسلامیہ،

کیا آپ نے اور آپ کے مناظرِ اعظم ہند مفتی صاحب نے مولوی اسماعیل دہلوی کی طرح مولینا ریحان رضا خاں کے قول کے تحت یا ان کے اشتہار کی بنیاد پر مولینا اختر رضا خاں صاحب کے کفریات کا مطالعہ کرلیا تھا اور ان کفریات کو گنا کر نیز مباحث شرعیہ کے ان کا کفر ہونا ثابت کرکے مذہب فقہاء پر مولینا اختر رضا خاں کو کافر بنایا ہے اور آپ نے اپنی تحقیق پر مذہب متکلمین اختیار کرکے سکوت وکفِ لسان کیا ہے یا ان کی توبہ مشہور ہے اس لیے سکوت کیا ہے۔

شاہزادے صاحب!

آپ نے اپنی کتاب "تحفۂ نور" میں اپنے پیشوا مناظرِ اعظم سے جو کچھ حوالے نقل کیے ہیں کہیں ان ضروریات کا نام ونشان نہیں اس نورانیت سے آپ کا تحفۂ نور بالکل کورا ہے صرف ظلمات اور اندھیروں میں ہی آپ نے کفر کے تیر چلائے ہیں اور ہڑبونگ مچاکر کفر کا حکم داغ دیا ہے۔ اور اپنی افسوسناک شرعی غلطیوں کو حکم شرع بتا کر مولینا اختر رضا خاں صاحب سے توبہ بھی طلب کرلی ہے آپ کے انوکھے علم وفضل کی تعلی نے یہ سمجھنے ہی نہیں دیا کہ توبہ تو الٹی آپ پر واجب ہورہی ہے، شرعاً آپ خود مجرم قرار پارہے ہیں۔

شاہزادے صاحب!

مولوی انتخاب قدیری پر تکیہ کرکے آپ نے مولینا اختر رضا خاں پر جو کفر کا حکم لگایا ہے وہ باطل محض اور پادر ہوا کے سوا کچھ نہیں۔ اور اسی پر آپ نے جو توبہ کا مطالبہ کیا ہے وہ بالکل غلط اور لغو ہے۔

نیز آپ نے اپنے معتمد پیشوا مناظرِ اعظم بلکہ متکلمِ اعظم ہند سے جو دلچسپ اور انوکھی دلیل مولینا اختر رضا خاں کے کفر پر پکڑی ہے وہ اس لغویت پر مبنی ہے کہ جسے بعض مسلمان کافر کہیں، بعض لوگ اس کو مسلمان کہیں ایسا شخص یزید ہوتا ہے خواہ کفر کا حکم لگانے والے ان کے کفریات کو جانتے ہی نہ ہوں بلکہ جاننے کی ضرورت ہی نہ سمجھتے ہوں اس لغویت نے تو آپ کے علم و فضل اور مہارتِ علوم اسلامیہ کی لُٹیا ہی ڈبو کر رکھدی ہے۔

شاہزادے صاحب!

آپ کتاب کفر کی رٹ غلط کفر کے احکام اور طلبِ توبہ کی ظلمات اور اندھیریوں سے بھری ہوئی ہے کہیں دلیلِ شرعی کا نور تو الگ ہلکی سی روشنی میں موجود نہیں اور ان ہی اندھیریوں کا نام آپ نے نور اور علم و فضل رکھ لیا ہے۔

پیارے شاہزادے صاحب!

آپ نے اپنے "تحفۂ نور" ہی نہیں بلکہ مخزنِ ظلمات میں اس بطلان پر گالیاں بکیں ہیں اور بدترین غیر مہذب اخلاق کش بہتان طرازی کی ہے ذرا ان کی ایک مختصر فہرست پھر دیکھ لیجیے جو آپ کے "تحفۂ نور" سے نقل کی جا رہی ہے

توہین و تحقیر

تحفۂ نور کی گالیاں بہتان طرازیاں

یہ ہے نوری کرتیں جو شاہزادۂ کچھوچھہ فاضل علوم اسلامیہ احمد اشرف صاحب احسن نے ساداتی فخر و تعلی کے ساتھ کچھوچھہ شریف سے بریلی اور ناگپور ارسال فرمائی ہیں اور اس پر یہ دعوے کیا ہے کہ یہ گالیوں، سب و شتم، بہتان طرازیوں، بازاری پھکڑ بازیوں سے بھرپور کتاب اہلسنت کی علماء کی اصلاح کے لیے اور جب تک علماء اہلسنت بھی ان گالیوں وغیرہ سیکھ کر خود نہ بکیں اور عوام کو سکھا کر ان سے نہ بکوائیں نئے مذہب کچھوچھہ میں یہ علماء اہلسنت اور دوسری سنی مسلمان، سنی عالم اور اہلسنت کہلانے کے قابل نہ ہوں گے اور اب علماء اہلسنت کو دھڑا دھڑ کچھوچھہ شریف پہنچ کر ان گالیوں وغیرہ سے اپنی شدھی کرالینا نئے مذہب کچھوچھہ میں ضروری ہوگیا ہے۔

کملی اور کچھوچھہ شریف کا عجیب و غریب نیا مذہب

سب سے پہلے شہزادۂ کچھوچھہ کی وہ عبارت دیکھیے جو آپ نے اپنی کتاب تحفۂ نور کے صث و صہ۹ پر درج کی ہے، فرماتے ہیں:

قارئینِ کرام! ازہری صاحب مولینا ادریس رضا صاحب سے

جس بات پر توبہ کرلتے ہیں، مفتی بدرالدین احمد قادری جس بات سے خود توبہ کرتے ہیں اور جسے حرام، فاش غلطی اور جرم قرار دیتے ہیں، مولینا شفیق احمد جس بات کو حرام اور جرم کہتے ہیں مولینا قادری کی ہمنوائی کرتے ہیں اس بات اس حرام اس جرم کے مرتکب ہیں:

(۱) امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی۔
(۲) امام المتکلمین نقی علی خاں محقق بریلوی۔
(۳) صدر الافاضل علامہ نعیم الدین مرادآبادی اشرفی۔
(۴) صدر الشریعہ علامہ امجد علی اعظمی قادری۔
(۵) حضور مفتی اعظم ہند قادری برکاتی۔
(۶) امام النحو علامہ سید غلام جیلانی میرٹھی اشرفی۔
(۷) استاذ العلماء علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی (تحفۂ نور)

یہاں یہ بھی خیال رکھیے کہ شاہزادے صاحب کا یہ ارشاد تحقیق ہاشمی پر ہی گردش کر رہا ہے اسی "تحفۂ نور" میں ص۹ پر شاہزادے صاحب فرماتے ہیں:

"البتہ دفاع کا اگر شاندار فریضہ کسی نے انجام دیا تو وہ ہیں حضور غازیٔ ملت جنھوں نے اپنی جانی پہچانی حق گوئی سے کام لیتے ہوئے دودھ کا دودھ پانی کا پانی الگ کردیا، اکابر اہلسنت کو نظر انداز کرکے اصاغر بریلی نے جو غلطی کی اسے بے نقاب کیا اور مسلک اہلسنت کی حفاظت کی:

مولوی ہاشمی میاں صاحب نے اپنی کتاب "لفظ کملی پر مولینا اختر رضا خانصاحب کے شبہات

کا ازالہ" میں جو کچھ ارشاد فرمایا ہے، اس کا مفہوم یہ ہے،

لفظ کملی کی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف نسبت کرنے پر مولینا اختر رضا خانصاحب نے مولینا ادریس رضا خانصاحب سے توبہ کرائی اور مولینا مفتی بدرالدین احمد صاحب نے بھی اس سے توبہ کی اور اس کے بعد علماء اہلسنت نے اس توبہ کی حمایت کی یہ ایسے اقوال و افعال سرزد ہوئے ہیں کہ لفظ کملی کے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں استعمال کو خطا، گناہ اور حرام قرار دے رہے ہیں جس کی وجہ سے اعلیٰ حضرت امام بریلوی ان کے والد ماجد محقق بریلوی صدر الشریعہ، صدر الافاضل وغیرہم رحمہم اللہ تعالیٰ پر توبہ لازم آرہی ہے اس لیے کہ ان حضرات میں سے بعض نے لفظ کملی کو استعمال کیا ہے اور بعض نے سکوت اختیار کیا ہے اگرچہ استعمال نہیں کیا ہے۔

مولینا اختر کا لفظ کملی کے استعمال سے توبہ کرانا ایسا فتنہ ہے کہ ان اکابر اہلسنت پر توبہ لازم آرہی ہے اور اس وجہ سے مولوی ہاشمی میاں نے یہ حکم لگایا ہے کہ:

مولینا اختر رضا خاں نے ان اکابر اہلسنت کو گنہگار، حرام کار اور مجرم باور کرایا ہے لہٰذا مولینا

اختر رضا خاں پر اور ان کے توبہ کرانے کے حامیوں
پر توبہ واجب ہو رہی ہے۔

اور شاہزادے صاحب!

فاضل علوم اسلامیہ سید احمد اشرف صاحب کچھوچھوی اپنے حضور غازیٔ ملت کی حمایت میں اپنے "تحفۂ نور" میں یہ ارشاد فرما گئے کہ:

> غازیٔ ملت مولینا ہاشمی صاحب نے یہ ایسی شاندار دفاعی تحقیق فرمائی کہ دودھ کا دودھ پانی کا پانی الگ کر دیا اور اکابر اہلسنت کے خلاف اصاغر بریلی نے جو غلطی کی رہے اسے بے نقاب کر دیا اور مسلک اہلسنت کی محافظت کی ہے۔

اسی سلسلہ میں شاہزادے صاحب فرما رہے ہیں کہ:

> غازیٔ ملت مولینا سید محمد ہاشمی کی اس تحقیق پر نہ تو مولینا اختر صاحب نے توبہ کی نہ مفتی شریف الحق صاحب نے سرکار اعلیٰ حضرت کی تحقیق کو قبول کیا۔ اور نہ ہی علمار اہلسنت کہلانے والوں نے ان لوگوں پر رجوع الی الحق کے لیے دباؤ ڈالا الٹے حضور غازیٔ ملت کے ہی خلاف کتاب لکھی جا رہی ہے۔ (تحفۂ نور م۹ د ص۱)

غازیٔ ملت کچھوچھوی کی تحریر پر اہم سوالات اور جوابات

۱: کیا غازیٔ ملت کے الزامات کی تحریر شرعی تحقیق ہے۔

۲: کیا اکابر اہلسنت پر غازیٔ ملت کی جانب سے توبہ کا لازم قرار دینا شرعًا

صحیح ہے۔ مولینا اختر رضا خانصاحب نے لفظ کملی کے استعمال پر جو توبہ کرائی ہے کیا اس سے اکابر اہلسنت شرعًا خطاکار، حرام کار، مجرم ٹھہرتے ہیں؟ کیا ان اکابر پر اس سے ایسا الزام آتا ہے کہ ان اکابر کو توبہ کرنا چاہیے۔

۳: کیا ان علمار پر غازیٔ ملت کے حکم پر توبہ لازم آتی ہے جنھوں نے کملی کے استعمال پر توبہ کرائی یا توبہ کرانے کرنے کی حمایت کی یا غازیٔ ملت کی تحقیق کے باوجود ابھی تک ان علمار نے خبردار ہونے کے بعد بھی توبہ کے لیے دباؤ نہیں ڈالا اور غازیٔ ملت کی ایک عظیم تحقیق جس پر یہ سارے طوفان کھڑے کیے گئے ہیں یہ ہے کہ اکابر کے استعمال یا سکوت کے خلاف فقہی مسائل میں اگر اپنا تحقیقی حکم بیان کیا تو اصاغر پر توہین اکابر کا حکم ہوگا اور ان پر توبہ لازم آتی ہے اور اپنے حکم سے رجوع کرنا ان پر واجب ہو جاتا ہے۔

عرض ہے:

۱: شاہزادے صاحب کے حضور غازیٔ ملت مولوی ہاشمی میاں کی تحریریں قطعًا شرعی تحقیق نہیں ہے 'کملی' اور 'تحفۂ نور' دیکھ جائیے کہیں شرعی دلیل کا نشان تک نہیں ملے گا اور جس کو تحقیق سمجھا ہے اور اس پر طوفان کھڑے کیے ہیں وہ شرع پر افترار اور گھسیٹ تان کا من مانی ذاتی فیصلہ ہے تفصیل انشار المولیٰ تعالیٰ عنقریب آرہی ہے۔

۲: پہلے یہ خیال رکھنا ضروری ہے کہ حضرت مولینا اختر رضا خانصاحب نے قطعًا ان اکابر اہلسنت کا نام تک نہیں لیا ہے نہ توبہ کراتے وقت ان اکابر اہلسنت کے اسمار گرامی یا احکام معرض بحث میں تھے نہ ان کے مقابلہ میں اپنی تحقیق کو پیش کیا ہے نہ ان اکابر اہلسنت کو خطاکار، حرام کار، مجرم کہا ہے۔

مولینا اختر رضا خانصاحب کے توبہ کرانے سے ہرگز اکابر اہلسنت پر الزام نہیں آتا اور نہ ان پر توبہ لازم آتی ہے اور نہ اس پر میاں مولوی ہاشمی صاحب یا شاہزادے صاحب صاحبِ تحفۂ نور کے نزدیک کوئی دلیل ہے نہ انہوں نے بیان کی ہے، مولینا اختر رضا خانصاحب کے توبہ کرانے کی بنیاد پر اکابر اہلسنت کو خطاکار، حرام کار، مجرم بتانا قطعاً غلط اور میاں مولوی ہاشمی صاحب کی بیباک تحقیر پرست طبیعت کی پیداوار ہے تاکہ گالیاں دینے کے لیے زور پیدا کیا جائے اور عوام کو بھڑکانے کے لیے ان اکابر اہلسنت کی عزت کو حیلہ بنایا جائے۔ خود میاں مولوی ہاشمی صاحب نے اپنی کتاب کلی میں جو اصول فخریہ حضرت مولینا مدنی میاں صاحب سے نقل کیے ہیں اور شاہزادے صاحب فاضلِ علوم اسلامیہ سید احمد اشرف صاحب نے بھی اصول اپنی پیشوا مناظرِ اعظم مولوی انتخاب قدیری سے نقل کیے ہیں وہ صاف بتا رہے ہیں کہ اصاغر یا بعد والوں کی تحقیق اگرچہ اکابر کی تحقیق کے خلاف جائے جب بھی اصاغر یا اکابر پر توبہ لازم نہیں آتی۔

حالانکہ یہاں سوائے استعمال یا سکوت کے لفظ کلی، پر کوئی تحقیق ان اکابر اہلسنت کی موجود نہیں جبکہ مولوی ہاشمی صاحب ہی کے سند پکڑنے پر مولینا مدنی میاں صاحب نے اور شاہزادہ صاحب کی دلیل اختیار کرنے پر مولوی انتخاب قدیری نے اصاغر و اکابر پر الزام دھرنے اور ان دونوں طریق سے توبہ کرنے کرانے کے راستے ہی بند کر دیے ہیں۔

مگر اس کا کیا علاج کہ میاں مولوی ہاشمی میاں نے اور صاحبِ تحفۂ نور شاہزادے صاحب نے بھی خود ہی ان اصول اور مسائل کو فخریہ اپنے مستند حوالوں کے لیے اپنی کتابوں میں بیان بھی کیا ہے اور خود ہی ان اصول اور مسائل کا خون کر کے اپنی ضدی طبیعت پر ایسا فاسد مذہب ایجاد کیا ہے کہ جس سے نہ صرف ہمارے موجودہ اکابر اہلسنت

بلکہ اکابر فقہ و اکابر طریقت پر توبہ لازم آجائے اور خطاکار، حرام کار، مجرم جیسے قبیح الفاظ مولوی ہاشمی میاں کے اس نئے مذہب پر ان اکابر کی شان میں استعمال کیے جائیں۔

شاہزادے صاحب!

آپ کو یاد نہیں رہا کہ خود آپ نے کیا اصول بیان کیے ہیں آپ اپنی کتاب تحفۂ نور ص۱۲ پر اپنی ہی زوردار تحقیق یا تحریر کو دیکھیے، آپ نے کیا لکھا ہے:

> اور آپ کا دعوے کہ الفاظ کی جو تحقیق اعلیٰ حضرت سے منقول ہے اس سے اختلاف ہرگز قابلِ قبول نہیں بجائے خود جہالت اور تعلیمات اعلیٰ حضرت کے خلاف ہے۔ اعلیٰ حضرت ہی نہیں بلکہ ان کے بھی اکابر بلکہ مجتہدین کرام کے منقولات کی بھی تحقیق کی جائے گی اور اسی لیے ائمہ مجتہدین کے منقولات سے اختلاف ہوتا رہا ہے، خود اعلیٰ حضرت کے فتاوے شاہد ہیں کہ انہوں نے اپنے بزرگوں سے منقول باتوں سے اختلاف کیا ہے صرف الفاظ کی تحقیق ہی نہیں بلکہ فقہی اور شرعی مسائل میں بھی۔

یہی نہیں بلکہ شاہزادے صاحب! آپ نے اپنے پیشوا مناظرِ اعظم سے سند کے طور پر حوالہ نقل کیا ہے وہ بھی بھول گئے۔ دیکھیے آپ کا تحفۂ نور ص۱۳ انتخاب قدیری کہتے ہیں:

> بھئی اعلیٰ حضرت کے ہم پابند ہیں عقائد میں اس کا مطلب یہ تھوڑے ہی ہے اعلیٰ حضرت حقہ پیتے تو ہم بھی حقہ پئیں۔ اعلیٰ حضرت پیخانے میں جاکے حقہ پئیں تو ہم بھی پیخانے میں جاکے حقہ پئیں یہ وہ مطلب تھوڑے

ہی اس کا جو لوگ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مسائل میں اختلاف رکھتے ہیں، قوالی کا ہی مسئلہ سہی یا اور بھی مسائل ہیں، سیپ کے چونے کا بارے میں بھی ہے، اُپلا جو ہوتا ہے گوبر کا اس کی راکھ کے بارے میں بھی علماء اہلسنت کا اعلیٰ حضرت سے اختلاف ہے۔ (تحفۂ نور ص۱۳)

یہی مولوی انتخاب قدیری لکھتے ہیں جس کو شاہزادے صاحب نے "تحفۂ نور" میں نقل کیا ہے:

> مولٰنا اجمل شاہ صاحب، ہماری تحصیل ہے مراد آباد کی،ع۵ انہوں نے ایک کتاب لکھی ہے "فوٹو کا جواز" مفتی اعظم کے فتوے کے خلاف مفتی اعظم بے شک عالم تھے ٹھیک تھے مفتی تھے ٹھیک تھے.... (آگے لکھا ہے) پھر مفتی اعظم نے ایک اور تحقیقی مسئلہ پر قلم اٹھایا کہ لاؤڈ اسپیکر پر نماز پڑھنا ناجائز ہے نماز نہیں ہوگی تو مفتی اعظم کے مرید مفتی اعظم کے خلیفہ، بریلی میں مدرسہ منظر اسلام کے شیخ الحدیث بحرالعلوم حضرت علامہ مفتی سید محمد افضل حسین صاحب نے مفتی اعظم کے خلاف پوسٹر

ع۵ معلوم ہوتا ہے یہاں کچھ الفاظ تحفۂ نور میں نقل سے رہ گئے ہیں ورنہ حضرت مولٰنا اجمل شاہ صاحب کوئی تحصیل نہیں ہیں۔

> لکھا اور رسالے میں مضمون چھاپے کہ آپکا فتوےٰ غلط ہے اور لاؤڈ اسپیکر پر نماز پڑھانا جائز ہے۔ (تحفۂ نور ص۱۴)

شاہزادے صاحب!

اپنے حضور غازیٔ ملت کے ان ہی اصول ان ہی مسائل کو اسی معنی میں دیکھ لیجیے جو انہوں نے اپنی کتاب "کملی" کے ص۳ پر حضرت مولٰنا مدنی میاں صاحب کی تحریر سے نقل کی ہے:

> اپنے تمام احباب اہلسنت کو عموماً اور اپنے متوسلین و مریدین کو خصوصاً ہدایت ہے کہ فروعی مسائل مثلاً لاؤڈ اسپیکر کی آواز پر اقتدار کے درست ہونے یا نادرست ہونے، عازمین حج فرض کے لیے خاص کر کے یا کسی بھی شرعی ضرورت کے لیے فوٹو کے جواز یا عدم جواز، حالتِ نماز وغیرہ میں دھات کی چین والی گھڑی پہننے یا نہ پہننے اور اللہ ھو میاں کہہ کر اللہ ھو والے میاں مراد لے سکنے یا نہ لے سکنے نیز ویڈیو اور ٹی۔ وی کے مشروط استعمال کے تعلق سے افکار و نظریات کا اختلاف اور اس سے متعلق ساری بحثیں خالص علمی اور شرعی بحثیں ہیں، اس طرح کی بحثیں ہوتی رہی ہیں اور ہوتی رہیں گی، اور ظاہر ہے کہ اگر کوئی سراپا اخلاص اس طرح کی بحثوں میں خاطی بھی ہو تو بھی اسے اس کے حسن نیت کے اجر سے محروم نہیں رکھا جاتا۔ (منقول از کملی مصنفہ میاں مولوی ہاشمی میاں، ص۳، ص۳۱)

شاہزادے صاحب!

آپ بھی اور آپ کے حضور غازیٔ ملت بھی اپنی اپنی تحریروں کو دیکھ لیں کہ آپ لوگوں نے کیسی تضاد بیانیاں کی ہیں اور ایک اہم اصل اور اہم مسئلہ میں کیسی دُو رُخیاں اختیار کی ہیں اور بالکل غلط بنیاد پر حضرت مولٰینا اختر رضا خانصاحب اور علماء اہلسنت کے خلاف کیا کیا طوفان کھڑے کیے ہیں اور قوم و ملت میں کیسا افتراق پھیلا کر رکھ دیا ہے۔

شاہزادے صاحب!

اگر آپ لوگ سمجھنے کو تیار نہیں تو آپ جانیں آپ اپنی غلط ضد اور ہٹ پر قائم رہیں تو ہم آپ لوگوں کو منوانے پر مکلف نہیں۔ ہاں قوم کے سامنے آپ کو کھول کر رکھدیں تاکہ قوم کے مخلص آپ کے مذہب سے بچ جائیں۔

شاہزادۂ کچھوچھہ شریف نے اپنے تازہ شاہکار تحفۂ نور میں دُو طرح کی باتیں اس طرح کی ہیں،

ایک طرف

اعلیٰ حضرت نے جو الفاظ کی تحقیق کردی ہے یا فقہی تحقیق کی ہے یا اعلیٰ حضرت کے اکابر بلکہ ائمۂ مجتہدین نے جو تحقیق کی ہے ان سب کی تحقیق کرکے اپنی تحقیق کا حکم کیا جائے گا اور ان تحقیقات میں اکابر اور مجتہدین پر توبہ لازم نہیں آتی ہے رہے اصاغر جن میں شاہزادۂ کچھوچھہ انکے حضور غازیٔ ملت، ان کے خاص پیشوا مناظرِ اعظم جیسے محققین بھی داخل ہیں ہزاروں

اعلیٰ حضرت انکے اکابر بلکہ مجتہدین کے خلاف اپنی تحقیق پیش کریں تو ہرگز ان اکابر اور بڑے بڑے مجتہدین کی توہین نہیں کہی جائے گی نہ ان اصاغر پر توبہ لازم آئے گی اگر کسی نے توبہ واجب کی تو شاہزادے صاحب ان کے حضور غازیٔ ملت اور ان کے پیشوا مولوی انتخاب قدیری ایسی گالیاں بکیں گے کہ اس کا کچومر نکل جائے۔

دوسری طرف

مولٰینا اختر رضا خانصاحب اور دوسرے علماء اہلسنت نے اکابر کی تحقیق بلکہ ان کے عرف استعمال یا سکوت پر اپنی تحقیق اگر بیان کی تو فتنہ ہے اکابر کی توہین ہے اکابر پر توبہ لازم ہوتی ہے اور ان کو بچانے کے لیے شاہزادے صاحب اور ان کے حضور غازیٔ ملت کے لیے مولٰینا اختر رضا خاں اور علماء اہلسنت پر توبہ واجب ہے۔

اگر مولٰینا اختر رضا خانصاحب اور ان کی حمایت کرنے والے علماء نے اپنے قریب کے اکابر کے مقابلہ میں اپنی تحقیق سے توبہ نہ کی تو ہم بڑی بڑی گالیاں دے کر اور ریکارڈ توڑ بہتان طرازیاں کرکے ان سب کا بھوسہ نکال دیں گے۔

یہ ہے شاہزادۂ کچھوچھہ اور ان کے حضور غازیٔ ملت مولوی ہاشمی میاں صاحب کا جدید مذہب جس کے لیے گالیاں ناموں پر گالیاں نامے لکھے جا رہے ہیں۔

ع۳: توبہ کے لیے مولوی ہاشمی میاں یا شاہزادۂ کچھوچھہ سید احمد اشرف احسن کی تحقیق سرے سے شرعی تحقیق نہیں بلکہ شرع پر افترار، من گھڑت فیصلہ اور بہتان طرازیوں کے لیے کھلا ہوا حیلہ ہے۔ جو ان کی کتاب "کملی" اور "تحفۂ نور" سے اچھی طرح واضح ہے۔ جب شرعًا جرم ثابت نہیں اور مولٰینا اختر رضا خانصاحب اور دوسرے علماء پر حکم شرع مجرم بنانے کے لیے عائد ہی نہیں ہوتا تو ان سے توبہ کرانا اور توبہ کے لیے ان پر دباؤ ڈالنا بالکل غلط اور علماء کی توہین ہے۔

شاہزادے صاحب اور ان کے حضور غازیٔ ملت اور انکے خاص پیشوا مولوی انتخاب قدیری خود اپنی تصانیف اور اقوال سے غیر ذمہ دار اور شرعًا ناقابلِ اعتبار ہیں جس کو علماء ہی نہیں بلکہ تھوڑی بہت دین کی سمجھ رکھنے والا مسلمان اچھی طرح سمجھ سکتا ہے۔ ان لوگوں

کی طرف علماء اہلسنت تو بڑی بات ہے عام دیندار مسلمان بھی توجہ نہیں کر سکتے ان سے حکموں کا ماننا اور اس پر عمل کرنا اپنے ہاتھوں دین کو ڈھا دینا ہے۔

تحقیق اکابر و اصاغر کی مثالیں

شاہزادے صاحب!

اکابر کی تحقیق اور اصاغر کے خلاف توہین و توبہ سے کیسے پاک ہوتا ہے اور کیسے ذیل میں پیش کیا جاتا ہے، مندرجہ ذیل مثالوں سے سمجھیے اور اگر آپ سمجھانا بھی چاہیں تو ان شاء اللہ تعالیٰ قوم سمجھ کر آپ کے نئے مذہب سے بچ جائے گی۔

سیدنا امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک قلتین کا پانی یعنی ایسا حوض یا گڑھا جس میں دو بڑے مشکوں کے برابر پانی جمع ہے نجس نہیں ہوتا۔ اور حنفیوں کے نزدیک دس ہاتھ لمبے دس ہاتھ چوڑے مقدار کے حوض یا گڑھے کا پانی نجس نہیں ہوتا۔

ایک حنفی جسے یہ تو معلوم ہے کہ قلتین والے حوض میں کچھ نجاست گر گئی ہے مگر کچھ شافعیوں کو دیکھ کر کہ وہ اسی قلتین والے حوض سے وضو کر رہے ہیں اس حنفی نے بھی وضو کر لیا اور نماز ادا کر لی۔ اور ایک حنفی عالم سے اپنی تمام کیفیت بیان کر دی۔ حنفی عالم نے اس حنفی سے یہ احکام بیان کیے:

۱: بدن کے جس جس حصہ کو قلتین کا وہ پانی پہنچا وہ سب نجس ہو گئے بدن کے وہ تمام حصے دھوئے جائیں پاک پانی سے۔

۲: کپڑے جہاں جہاں اس پانی سے آلودہ ہوئے ہیں وہ بھی پاک پانی سے دھوئے جائیں۔

۳: وضو سرے سے نہ ہوا پاک پانی سے وضو کیا جائے۔

۴: چونکہ وضو نہ ہوا اس لیے نماز بھی نہ ہوئی وہ نمازیں پھر سے پڑھی جائیں۔

۵: چونکہ حالت نجاست میں بے وضو نماز پڑھی گئی یہ گناہ ہوا جس پر کم سے کم توبہ کا ہو گا اس سے توبہ کی جائے۔

ان حنفی عالم صاحب کے ان احکام شرع کو بیان کرتے ہوئے ایک دوسرے مولوی صاحب سن رہے تھے، فوراً جوش میں آ گئے اور کہنے لگے۔

"اے عالم صاحب! آپ نے سیدنا امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی توہین کر ڈالی آپ ان کے مقابلہ پر آ گئے۔ آپ نے توبہ کا ایسا حکم بیان کر دیا کہ اتنے بڑے عظیم المرتبت سیدنا امام شافعی پر توبہ واجب ہو گئی حالانکہ ان کے مقلدین میں بڑے بڑے اولیاء ہیں۔ آپ نے نجاست کا حکم سیدنا امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور بڑے بڑے فقہاء اور اولیاء کرام پر لگا دیا، آپ نے فتنے پیدا کر دیے:

"اے عالم صاحب! توبہ کرو، توبہ کرو اور اے ملک بھر کے عالمو! اس فتنہ انگیز عالم سے توبہ کراؤ۔ ورنہ ہم ان عالم صاحب۔ زید اور تم سب عالموں کو چن چن کر گالیاں دیں گے:

ایک سنجیدہ صاحب علم خالد صاحب موجود تھے انہوں نے مولوی صاحب زید کو سمجھایا کہ:

"اے زید صاحب! غیظ و غضب میں نہ آئیے، یہ عالم صاحب حنفی ہیں انہوں نے اپنے مذہب کے مطابق حکم شرع بیان کر کے توبہ کا حکم دیا ہے اس سے سیدنا امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر ہرگز توبہ واجب نہ ہو گی اسی طرح سیدنا امام شافعی نے اپنے اکابر کے مقابلہ میں جو اپنا

تحقیق بیان کی ہے اس سے مذہب امام اعظم کی ہرگز توہین نہیں ہوتی ہے نہ سیدنا امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر توبہ واجب ہوتی ہے:

ایک اور مثال:

خالد حنفی قادری نقشبندی ہے اس نے راہ سے گزرتے ہوئے دیکھ لیا کہ ان کا ایک پیر بھائی حنفی قادری نقشبندی ایک بہت بڑے مجمع کے کنارے بیٹھا ہوا مزامیر پر قوالی سن رہا ہے۔ خالد نے زید کو ایک شخص کے ذریعہ بلایا اور سمجھایا کہ مزامیر پر قوالی حرام ہے توبہ کرو اور آئندہ اس سے بچتے رہو۔

ایک حنفی خطیب صاحب جو خود بھی پیر صاحب تھے، یہ دیکھ کو رسن رہے تھے فوراً غضبناک ہو گئے اور غصہ میں فرمایا۔

اے خالد! تونے مزامیر پر قوالی کو حرام بتا کر اور اپنے پیر بھائی زید سے توبہ کرا کے ہمارے ان اکابر چشت اولیاء کرام کی توہین کر دی جنہوں نے مزامیر پر قوالی سنی ہے حالانکہ یہ اکابر چشت حنفی تھے اور حنفی ہونے پر فخر کرتے تھے۔ تونے زید سے اس قوالی پر توبہ کرا کے ان اکابر چشت پر توبہ واجب کر دی ان کی توہین کر دی۔ اے خالد! ان اکابر چشت پر ہرگز توبہ لازم نہ ہو گی بلکہ تجھ پر توبہ لازم ہو گئی ہے۔ اور اے ملک کے پیرو! تمہیں ان اکابر چشت کا واسطہ میں بھی ان کی عزت بچا رہا ہوں تم بھی ان اکابر کی عزت بچاؤ اور خالد سے توبہ لو۔ اے خالد توبہ کر۔ اگر تونے توبہ نہ کی تو ہم گالیاں دے دیکر تجھ کو ذلیل و رسوا کر دیں گے:

شاہزادے صاحب!

اگر اب بھی سمجھ میں نہیں آیا ہے تو یوں سمجھ لیجیے۔

آپ نے اعلیٰ حضرت ان کے اکابر اور مجتہدین کی تحقیق کے خلاف اپنی اور اپنے حضور غازی ملت اور اپنے پیشوا مناظر اعظم کی تحقیق کا جو حق بنایا ہے اگر آپ

تینوں نے ان اکابر اور مجتہدین کے خلاف اپنی تحقیق پیش کی تو توبہ آپ لوگوں پر لازم آئے گی یا نہیں اور اکابر کی توہین ہو گی یا نہیں۔

دوسرے اگر آپ تینوں کی تحقیق حکم حرام تک پہنچی تو آپ مرتکب سے توبہ کرائیں گے یا نہیں؟

شاہزادے صاحب!

آپ لوگوں کی نام نہاد تحقیق ہرگز شرعی تحقیق نہیں ہر بونگ ہے ہمارے نزدیک خانوادہ رضویہ، کسی سنی دار العلوم، کسی ذمہ دار سنی عالم اور عام اہلسنت کو ضرورت ہی نہیں کہ وہ آپ اور آپ کے حضور غازی ملت کے ان احکام پر عمل تو کیا توجہ بھی کرے فضول توبہ کرتے کراتے پھرے اور ان اغلاط کا نام دفاع، حفاظت و صیانت رکھنا پھر حق گوئی اور تحقیق کیسے کہتے ہیں دودھ کا دودھ پانی کا پانی کیسے کیا جاتا ہے ان کا نام و نشان دلائل شرعیہ کی روشنی میں آپ لوگوں کی متنازعہ تحقیقات میں موجود نہیں ہے۔

جوابات

"تحفۂ نور" میں کچھ اعتراضات قال اقول کے تحت اور کچھ سادے اٹھائے گئے ہیں جن میں سے خاص اعتراضات کے جوابات ذیل میں دیئے گئے ہیں۔

ارشاد: علی کے شیروں پر سفید ریچھوں کو ترجیح دی جا رہی ہے۔ ص ۳

عرض: یہ الزام ہی سرے سے غلط ہے جو سادات واقعی علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شیروں کی صفات رکھتے ہیں ان پر غیر سادات کو نہ سادات ترجیح دیتے ہیں اور نہ غیر سادات ترجیح دیتے ہیں ہاں آل رسول ہو کر فحش گالیاں دینے والے تہمت و بہتان رکھنے والوں، خلاف شرع بیان کرنے والوں سے دور رہ کر علماء اہلسنت سے قریب رہنا اور لوگوں کو رکھنا ضروری سمجھتے

ہیں کہ دنیا و آخرت برباد نہ ہو جائے۔

ارشاد:۔ اسی مذکورہ بالا نور۔ کا تحفہ بریلی اور ناگپور کی اصلاح کے لیے پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔

عرض:۔ جی ہاں آپ نے کالے کلوٹے کا نام رکھ لیا ہے چاند۔ کفر و لواطت کا بہتان اور گالیوں، مسلم آزاریوں جیسی ظلمات اندھیریوں کا نام آپ کے جدید مذہب میں نور قرار پایا ہے اور بریلی اور ناگپور والوں کو یہی فواحش گالیاں مسلم آزاریاں بہتان طرازیاں خلافِ شرع احکام سکھانے کی آپ نے سعادت حاصل کی ہے اور مسلمانوں کے دین کو تباہ کر کے آپ ان کی پوری اصلاح کر دیں گے۔

ارشاد:۔ بلکہ آلِ رسول کے خلاف سازشیں رچی جاتی ہیں۔ ص۴۵

عرض:۔ یہ بالکل غلط اور غلط گمانی پر غلط الزام ہے۔ لوگ آپ کے احترام کے لیے آپ کے قریب کیا آئیں گے جبکہ خلافِ شرع احکام، گالیوں، بہتان طرازیوں، کفر و لواطت کے خلافِ تہذیب الزامات کو آپ نے اپنا شعار بنا رکھا ہے۔ آپ سے دور رہنے اور مسلمانوں کو دور رکھنے میں ہی دنیا و آخرت کی عافیت و حفاظت ہے اور اس کی تدبیریں کرنے کو ہی آپ نے سازش بتایا ہے۔ آپ کے اقوال، آپ کی تحریریں خود ہی بتا رہی ہیں کہ دنیا سازی آپ میں ہے کہ دوسرے ان سادات میں جو اِن قباحتوں سے پاک ہیں۔

ارشاد:۔ اور اب وہ صرف اعلیٰحضرت اور مفتیٔ اعظم ہند کا نام لے کر اپنی عزت کرانا چاہتے ہیں۔ ص۴۲

عرض:۔ اسی لیے شاید آپ نے عزت و احترام کا طرز بدل دیا ہے کفر و

لواطت کے غلط الزامات گالیوں اور مسلم آزاریوں سے آپ نے اپنا احترام، اپنی عزت کرانا شروع کر دیا ہے۔

ارشاد:۔ بریلی کے موجودہ قائدین کو ان کے کردار کی روشنی میں دیکھ کر ہی فیصلہ کیا جائے گا۔

عرض:۔ جی ہاں، شاہزادے صاحب کو فیصلہ کرنے کے لیے مقرر کرنے والوں نے اسی لیے مقرر کیا ہے کہ خلافِ شرع حکم بیانی، بہتان و کفر و لواطت، گالیوں، مسلم ایذاؤں جیسے کردار کی روشنی میں خود اپنا فیصلہ قوم سے کرالیں۔

ارشاد:۔ اس فتنے کے سدباب کے لیے توفیق الٰہی میں نے قلم اٹھایا۔ ص۵

عرض:۔ شہزادے صاحب! فتنے ہی آپ شرعاً ثابت نہ کر سکے فتنے کہہ کر صرف گالیاں بکی ہیں، سدباب آپ کیا ہوائی کریں گے۔ فحش گالیوں غیر شرعی و غیر اخلاقی بہتانوں سے فتنے جگائے جاتے ہیں، سدباب کیا خاک ہوگا۔

ارشاد:۔ اگر علماء اہلسنت کی اکثریت نے مولانا اختر رضا خانصاحب کی تخریب کاریوں پر پابندی نہ لگائی اور خانصاحب کو ان کا چہرہ نہیں دکھایا گیا اور وہ جس بر لائق ہیں وہیں نہیں رکھا گیا تو وہ دن دور نہیں جب کسی نئے یزید کی وجہ سے ایک نیا کربلا وجود میں آجائے۔ ص۵۔

عرض:۔ شاہزادے صاحب! تخریب کاری تو آپ کچھ بھی مولانا اختر رضا خاں صاحب سے شرعاً ثابت نہ کر سکے اور نہ آپ نے شرعی آئینہ میں ان کا اصل چہرہ دکھایا ہے اور نہ آپ شرعاً یہ بتا سکے کہ ان امور کی وجہ سے وہ کسی لائق نہ رہے۔ ہاں گالیاں آپ نے دی ہیں، بہتان

آپ نے جرأت کی ہے اور اس کو اصل چہرہ دکھانا سمجھ لیا ہے۔

تخریب کاریاں کہاں سے کی جا رہی ہیں علمائے اہلسنت کی اکثریت خوب سمجھ رہی ہے آپ اپنے جس نئے مذہبی فریضے کو ادا کرنا چاہتے ہیں اس کے لیے آپ، آپ کے حضور غازیٔ ملت اور آپ کے پیشوا مناظرِ اعظم ہند کافی ہیں۔

رہا، نئے یزید سے نئے کربلا کے وجود کا خطرہ تو یہ بھی بالکل بوگس اور اپنے چاہنے والوں کو ابھار کر مولینا اختر رضا خانصاحب کے خلاف محاذ آرائی کا حیلہ ہے۔

اتنا ہم جانتے ہیں کہ ہر قبیلہ میں ہر قسم کے لوگ پائے جاتے ہیں مگر جہاں تک کربلا کے وجود میں آنے کا خطرہ ہے کسی پٹھان، مغل، انصاری، منصوری سے اس کی توقع نہیں کی جا سکتی اس لیے کہ ان بے چاروں کو خود شریعت نے امامتِ کبریٰ و خلافت سے محروم کر دیا ہے البتہ یہ سعادت قریش ہی کے حصے میں آئی ہے اور یزید قریشی خاندان سے ہی تھا جس نے ہوسِ خلافت میں ظلم و ستم کیے۔

ارشاد:۔ علمائے اہلسنت کی وہ طاقت جو دشمنانِ دین و سنیت کے خلاف لگنی چاہیے تھی وہ مولینا اختر کی حماقتوں کی وجہ سے آپس میں استعمال ہو رہی ہے۔ ص۶

عرض:۔ شاہزادے صاحب! دیکھا تو یہی جائے گا کہ آپس میں وہ طاقت کیسے صرف ہو رہی ہے اور دشمنانِ دین کے خلاف کیوں کام میں نہیں آ رہی ہے۔ اگر مولینا اختر رضا خانصاحب نے آپ کے نزدیک حماقتیں کی تھیں تو آپ لوگوں نے کیا عقلمندی و دانائی دکھائی ہے،

حقیقت تو سامنے یہ آ رہی ہے کہ دین و سنیت کا آپ لوگ نام بھی لیتے ہیں اور دین و سنیت کی جڑیں کاٹنے کے لیے اصول و آلات بھی مہیا کر لیے ہیں۔ آپ لوگوں کی ساری طاقتیں اہلسنت کے لیے گالیاں نوازی، بہتان طرازی، خلافِ شرع احکام بیانی میں صرف ہو رہی ہیں۔ آپ کی تصنیف و تالیف کا محکمہ دشمنانِ دین و سنیت کے مقابلہ میں بالکل خاموش ہے بلکہ خاموش کر دیا گیا ہے اور اس راز کو چھپانے کے لیے ازہری صاحب کی آڑ لی جا رہی ہے۔

ارشاد:۔ مجھے امید ہے کہ میری یہ کتاب پڑھنے کے بعد ازہری صاحب کو ضرور ہوش آئے گا اور وہ اپنی ذات و صفات کو آسانی سے پہچان لیں گے اور مجھے آئندہ کے بارے میں تفصیل سے لکھنے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ ص۶

عرض:۔ جی ہاں شاہزادے صاحب! ازہری صاحب کی ذات و صفات آپ کے "تحفۂ نور" والی آپ کی صفات سے بالکل خالی تھی۔ اب آپ کا تحفۂ نور پڑھتے ہی ازہری صاحب کو گالیاں دینے، بہتان تراشنے، خلافِ شرع احکام ایجاد کرنے کا ہوش آ جانا چاہیے۔ ازہری صاحب آپ کے تحفۂ نور سے قبل اپنی ذات و صفات کو آسانی سے پہچاننے کی صلاحیت ہی نہیں رکھتے تھے۔ یہ صفت بے شک آپ ہی کے تحفۂ نور سے پیدا ہو گی۔

مگر، شاہزادے صاحب!

ہمیں امید نہیں کہ ازہری صاحب آپ کے اس نئے مذہب کی ان نعمتوں پر عمل کر سکیں گے اور آپ نے اب تک انتظار بھی کر لیا ہو گا بہتر

یہی ہوگا کہ آپ پھر مزید تفصیل سے ایک اور گالی نامہ تحفۂ نور سے بڑھ کر لکھ ہی ڈالیے ۔ وہ نہیں تو کچھ نہ کچھ لوگ اپنی ذات و صفات کو ان سے متصف کر ہی لیں گے، آپ کی محنت رائیگاں نہیں جائے گی ۔

ارشاد :۔ ان کی یہ کتاب (ہدیہ ہاشمی) لفظ کملی سے متعلق نہیں ہے فرماتے ہیں ہم یہ عرض کردیں کہ یہاں ہمیں لفظ "کملی" اور دیگر ہندی الفاظ کے تصغیر ہونے نہ ہونے کی تحقیق اور ان کا شرعی حکم بیان کرنا مقصود نہیں۔
(حوالہ ہدیہ ہاشمی ہے)

کیا اس لیے کہ لفظ کملی کی تحقیق اور اس کا حکم شرعی بیان کرنے میں ازہری صاحب نے سخت غلطی کی ہے اور جب موضوع سے کوئی دلچسپی نہیں تو پھر کتاب لکھنے کی کیا ضرورت ؟ (تحفۂ نور ص۱)

عرض :۔ شاہزادے صاحب ! "ہدیہ ہاشمی" کو واقعہ یہی ہے کہ لفظ "کملی" سے بحث کرنی نہیں تھی جو کچھ بحث کی بھی گئی ہے تو ضمنی اور مقصد کو پورا صاف کرنے کے لیے ہے ۔ آپ نے اور آپ کے حضور غازیٔ ملت نے "کملی" کی آڑ میں جو طوفان کھڑا کیا ہے شرعاً اس کی کوئی اہمیت نہیں ہے ۔ آپ ہی کے بیان کردہ اصول پر یہ ایک ایسی علمی و فقہی بحث ہے کہ فریقین پر کوئی الزام نہیں اور آپ لوگوں کا مولٰینا اختر رضا خاں اور علماء اہلسنت پر الزام من گھڑت گھسیٹ تان اور بہتان ہے ۔

آپ لوگوں نے کملی کے پردے میں اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہٗ کے مسلک کو کنڈم کرنے کے لیے راستے کھولے ہیں اور کنڈم کرنے کے لیے اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہٗ پر بہتان باندھ کر غلط اصول کو اعلیٰ حضرت کی طرف منسوب کیا ہے جس سے یہ فتنے پیدا ہو گئے ہیں ۔

دیوبندیوں ، وہابیوں ، قادیانیوں وغیرہ کو کچھوچھوی اہلسنت کے نام پر یہ راستہ ملے گا کہ اعلیٰ حضرت امام بریلوی نے جو کفریات کا حکم دیا ہے وہ الفاظ کے غلط معانی پیدا کر کے دیا ہے ۔

چوں کہ الفاظ و معانی کی تحقیق کے دروازے کھلے ہوئے ہیں جس کو ان شاہزادۂ کچھوچھہ نے اپنی تصنیف "تحفۂ نور" میں زور و شور سے اصولاً تسلیم کیا ہے ۔

اعلیٰ حضرت امام بریلوی کی لفظی و معنوی تحقیق کی مخالفت میں کسی اور تحقیق کو نہ ماننا جہالت بتایا ہے ۔ اب اگر دیوبندی ، وہابی، قادیانی، صلح کلی، ملحد اپنی اپنی لفظی و معنوی تحقیق پیش کر کے یہ دعوے کریں کہ ہم بھی مسلمان ہیں ، اعلیٰ حضرت نے ہم پر جو کفر کا فتوےٰ دیا ہے وہ لفظ و معنی کی غلط تحقیق پر دیا ہے تو نئے کچھوچھوی مذہب پر اہلسنت کو یہ ماننا ہوگا کہ دیوبندی ، قادیانی ، صلح کلی ، ملحد مسلمان ہیں ۔ اگر ان سنیوں نے نہیں مانا تو یہ غریب سنی دین و سنیت کے معنی سے نرے جاہل اور فتنہ گر ٹھہریں گے ۔ اور نئے کچھوچھوی رہبر گالیاں دے دے کر انہیں ماننے پر مجبور کر کے رہیں گے ۔

شاہزادے صاحب !

ہمارے نزدیک آپ اور آپ کے حضور غازیٔ ملت بھی دونوں غیظ و غضب میں جکڑ کر اس فتنے میں پھانس دئے گئے ہیں کہ اب نکلنا دشوار ہے ورنہ آپ کے دوسرے بڑے حضور جناب چیرمین سید مثنیٰ صاحب کی کتاب "مشربی زعم تعصب کی بوالعجبیاں" سامنے آنے کے بعد اب یہ بات ڈھکی چھپی نہیں رہی کہ یہ ساری غلط اصول سازیاں ان ہی کے دماغ کی پیداوار ہیں اور بریلوی مسلک کا خون

کرنے کے لیے آپ کے بڑے حضور حیدر میاں سید مثنیٰ میاں کا خون آشام علی گڑھی خنجر حرکت کر رہا ہے۔

بہرحال ہمیں غرض یہاں آپ ہی سے ہے۔ اور آپ کو بتانا ہے کہ ان فتنوں سے قوم کو آگاہ کرنے کے لیے یہ "ہدیۂ ہاشمی" لکھی گئی ہے اور اس وجہ کو ہدیۂ ہاشمی کے ص۱۲ پر ہم نے بیان بھی کر دیا ہے جس کو آپ نے نظر انداز کر دیا۔

ارشاد:۔ کیا ازہری صاحب کی غلطی سے لوگوں کی توجہ ہٹانے کے لیے موضوع بدلا جا رہا ہے؟

عرض:۔ جی نہیں۔ آپ لوگوں نے جو موضوع "کملی" کی آڑ میں مسلک اہلسنت کو ٹھیس پہنچانا چاہا ہے اس کو اجاگر کیا گیا ہے اور خلاف شرع جو حکم گھڑ کر بیان کیا ہے اس سے خبردار کیا گیا ہے۔ ازہری صاحب کی غلطی شرعاً ثابت نہیں آپ کی گھسیٹ تان کی طرف توجہ دی گئی ہے۔

ارشاد:۔ یہ صحیح ہے کہ یہ سید محمد حسینی ہے مگر اشرفی خاندان اشرفیہ کے توسل نہیں بلکہ مخدوم سمنانی کے خلیفہ کے سلسلہ میں داخل ہیں جو دکن میں آرام فرما ہیں۔ ص۱۰ و ص۱۱

عرض:۔ شاہزادے صاحب! میں نے کب یہ دعوے کیا کہ میں حضور سیدنا مخدوم سمنانی قدس سرہٗ کی خاندان سے ہوں۔ بحمدہٖ تعالیٰ اشرفی ہوں اور سلسلۂ اشرفیہ کا مرید اور خلیفہ اور سجادہ نشین ہونے کی وجہ سے اتنی تاریخ تو ضرور جانتا ہوں کہ حضور سیدنا جہانگیر سمنانی رضی اللہ تعالیٰ کی کوئی اولاد ہی نہیں، حضور نے شادی ہی نہیں کی۔ ان کی خاندان سے بتانا نرا جھوٹ ہوگا۔

میں نے اسی ہدیۂ ہاشمی میں صاف صاف اقرار کیا ہے اسے آپ

کس مقصد سے چھوڑ گئے۔ دیکھیے ہدیۂ ہاشمی ص۲

الحمد للہ میں اشرفی ہوں موجودہ دور کے یا اس سے پہلے کے بزرگان کچھوچھہ مقدسہ اور ان کے خلفاء کے واسطے سے نہیں بلکہ حضرت قطب رائچور مخدوم سید شاہ احمد شمس عالم حسینی قدس سرہٗ المتوفی ۸۹۲ھ کے مبارک واسطے سے ہوں۔

شاہزادہ صاحب!

اگر آپ نے میری اس تحریر کو دیکھ کر سمجھ لیا تھا تو اعتراض کیا معنی۔ کیا صرف اعتراضات کی بھرتی کا شوق ہے۔

ارشاد:۔ اور مصباحی نے تو ظاہر کر دیا کہ ان کو کونسی بولی بولنی چاہیے۔ ص۲

عرض:۔ جی ہاں شاہزادے صاحب! بات صاف ہے۔ بات وہی بولنی چاہیے جو مصباحی کا تقاضا ہے۔ گالیاں، دل آزاریاں، بہتان تراشیاں، غلط قیاس، وخلاف شرع حکم بیانی ہو۔ اس وقت آپ کے نئے کچھوچھوی مذہب کی بولیاں ہیں انہیں ہرگز ہرگز ہمیں سیکھنے کی ضرورت نہیں آپ اپنے حلقہ کو ہی پڑھائیں سکھائیں۔

ارشاد:۔ آستانۂ عالیہ کے ساتھ اشرفیہ۔ غائب ہے صرف سمیہ درج ہے۔ ص۱۱

عرض:۔ شاہزادے صاحب! اشرفیہ سے جو تعلق ہے وہ تو ہدیۂ ہاشمی سے بھی ظاہر ہے اس قسم کے اعتراضات علم و حلم سے بعید ہیں اور اگر ہر جگہ لفظ اشرفیہ کے بغیر اشرفیت کی تکمیل ہی نہیں ہوتی تو آپ اپنی خبر لیجیے جو آپ نے اپنی کتاب "تحفۂ نور" کے سرورق پر سجادہ نشین سرکار کلاں کو لکھ دیا اور اشرفی اور اشرفیہ غائب کر دیا اور دفتر سادات کمیٹی نزد آستانۂ محدث اعظم سے بھی اشرفی اور اشرفیہ غائب ہے۔

رہی دانشوروں کی بات تو آپ اپنی خود اور اپنے دانشوروں کی

مکر کیسے جوگاییوں، مسلم آزاریوں، گھنونے بہتان کو اپنائے ہوئے ہیں اور خلافِ شرع من گھڑت احکام بیان کرنے اور ان پر توبہ طلب کرنے میں جری ہیں۔

میں اتنا بھولا نہیں ہوں کہ حق و باطل کو نہ سمجھ سکوں اور امجدیہ یا اشرفیہ یا کچھوچھہ کے تئے دانشوروں کی وجہ سے گالیاں بکنے لگوں۔

ارشاد:۔ مگر اس عالمِ دین کو ان کے والدِ محترم سید شاہ جیلانی حسینی علیہ الرحمہ نے سجادہ نشین نہیں بنایا ...۔ الی قولہ ... المختصر ان کو سجادہ نشینی اپنے والدِ بزرگ سے نہیں برادرِ خورد سے ملی ہے۔ ص۱۱

عرض:۔ شاہزادے صاحب! پہلی عرض یہ ہے کہ مان ہی لیا کہ سجادہ نشینی برادرِ خورد سے ملی ہے تو آپ ہی کے اقرار پر سجادہ نشینی پھر بھی ثابت ہے آپکو کیوں برا لگ رہا ہے۔ آپ کو کیا ضرورت پیش آگئی کہ صلح رحمی کے بجائے قطع رحم کے فرائض انجام دیں اور دو[1] سیدزادے حقیقی بھائیوں کو آپس میں لڑانے کی صورتیں پیدا کریں کیا یہ فریضہ بھی آپ کے نئے مذہب میں داخل ہوگیا ہے۔

دوسری عرض یہ ہے کہ سجادہ نشینی کی ہوس سے میں خود بھی دور تھا جب حضور والدِ محترم میری سجادہ نشینی کی طرف توجہ سے مایوس ہوئے تو میرے اس چھوٹے بھائی کے نام لکھ دیا[2] پھر مسلک اہلسنت کی خصوصی حفاظت

---

[1] یعنی مجھ سید محمد حسینی کو۔

[2] کہ جو ولی عہدی کی نص ہونے کے بعد اپنی نازیبا حرکات کی وجہ سے والدِ ماجد کے عتاب کا شکار ہوگیا۔ والدِ ماجد علیہ الرحمہ نے اس پر اس قدر برافروختہ ہوگئے کہ اس کی خلافت بھی چھین لی اس کی بدقسمتی کہ وہ آپ کے پلے پڑگیا۔ سنا ایسا ہے کہ والد ماجد سے خلافت سلب (بقیہ آگے صفحہ پر)

کے خاطر پہلی تحریر کو منسوخ و معدوم قرار دے کر دوسرے چھوٹے بھائی کے نام کر دیا اس کے بعد اپنی دستی تحریر اور مطبوعہ رسالہ کے ذریعہ یہ سجادہ نشینی میرے سپرد فرما گئے۔ اس کے علاوہ مزید بعد انتقال تیسرے دن تمام اہل خاندان و والدہ ماجدہ کی منظوری سے دینی و شرعی دستاویز سجادگی بھی تحریر کر دیا گیا۔ یہ میری قسمت میں جس طرح سے میں نے سجادگی سے دور رہنا چاہا وہ عظیم منصب مجھے نصیب ہوا اور میں نے اپنے دونوں لڑکوں کو اس سجادگی سے دور رکھا ہے میرے بعد سجادگی میرے اس بھائی کو جائیگی جو مسلک اعلیٰ حضرت پر قائم رہتے ہیں والدِ ماجد کے اصول کا پابند اور میری ہی طرح مسلکِ اعلیٰ حضرت پر قائم رہنے والا ہے۔ اور اب مجھ کو حضور والدِ محترم قدس سرہٗ کی صحت مند دور اندیشی اور آنے والے دینی و مسلکی خطرات کو ٹھیک ٹھیک بھانپ کر بروقت تدارک کر لینے کی قوت کا اندازہ ہوتا ہے کہ انہوں نے بلا وجہ پچھلی سجادہ نشینی کو منسوخ و معدوم نہیں کیا تھا۔

ہم آپ سے عرض کریں گے شاہزادے صاحب کہ آپ نے ہمارے ان ذاتی معاملات کو کیوں اٹھایا ہے ٹھیک ہے آپ نے جو برادرِ خورد سے یہ معلومات حاصل کرنے میں اپنے کمال کا اظہار کیا ہے وہیں ان کی پشت پناہی کر کے کورٹ کاروائی کے ذریعہ

(ص۹۲ کا بقیہ) کیے جانے کے بعد علامہ مدنی میاں سے خلافت حاصل کیا ہے اگر ایسا ہے تو تقریباً ساڑھے پانچسو سال میں ہمارے خاندان کا یہ پہلا فرد ہے کہ سلسلہ اشرفیہ کی خلافت کے لیے دوسرے خاندان میں رجوع ہوا۔ یہ والدِ ماجد علیہ الرحمہ کے عتاب کا کھلا ثبوت ہے۔ حضرت والدِ ماجد علیہ الرحمہ کی تحریریں اس کے نافرمانی، باغی ہونے پر کافی ہے۔ ہم بہت جلد وہ تمام تحریریں شائع کرنے والے ہیں تاکہ حقیقت سامنے آجائے۔

دونوں بھائیوں کو لڑا دینے میں اپنا ہنر دکھائیے اور مزے لے

لے کر تماشا دیکھیے۔

ارشاد:۔ اعلیٰ حضرت، امام المتکلمین، صدر الافاضل اور صدر الشریعہ جیسے اکابر
کو اس تیر سے بچایا جسے اختر رضا خاں مفتی بدر الدین وغیرہ نے
چلایا۔ کیا مسلک اہلسنت کو مجروح کرنا ہے؟ ان اکابر کو حرام کار اور
مجرم باور کرانے والے فتووں کی مخالفت کیا تحقیر و تذلیل ہے؟

عرض:۔ شاہزادے صاحب!
یہ تیر خود آپ کے حضور غازیٔ ملت نے چلائے ہیں آپ نے خود
ہی اپنے حضور اور اپنے پیشوا کی تقلید میں اکابر و مجتہدین کے خلاف
اپنی تحقیق کا حق جتا کر دوسروں کے لیے اپنی ہی اصل کو پامال کیا
ہے اور اپنی من گھڑت اصل اور غلط قیاس پر خلاف شرع ان اکابر
کی شان میں خطا کار، حرام کار، مجرم کے الفاظ ناحق استعمال کیے ہیں
اس پر تفصیلی گفتگو ہم پچھلے اوراق میں کر چکے ہیں۔ اگر آپ کی سمجھ میں
ہی نہ آئے یا آپ ماننے کو ہی تیار نہ ہوں تو وما علینا الا البلاغ
سمجھ میں بٹھانے اور منوانے پر ہم مکلف نہیں ہیں۔

ارشاد:۔ تو پھر لفظ کملی کے تعلق سے اعلیٰ حضرت کی تحقیق اور ان کے استاذ
گرامی کی تدقیق کو نظر انداز کیوں کیا جا رہا ہے۔

عرض:۔ یہ تو آپ اپنے آپ سے پوچھیے کہ اکابر مجتہدین کی تحقیق و تدقیق کو
نظر انداز کر کے آپ نے اپنی تحقیق کا حق کیوں باقی رکھا ہے۔ ہمارے
نزدیک آپ نے ابھی تک تحقیق تدقیق کو سمجھا ہی نہیں ہے۔
شاہزادے صاحب!
وہ تحقیقات اعلیٰ حضرت کی کیا ہیں اور ان کے استاذ گرامی کی کیا تدقیقات

ہیں، انہیں نہ تو آپ کے حضور غازیٔ ملت نے بیان کیا ہے
اور نہ آپ نے نقل کیا ہے اور نہ بیان و نقل کر سکتے ہیں،
صرف گالیاں بکنے کے لیے آپ لوگوں نے استعمال کر لینے اور
سکوت کا نام تحقیق و تدقیق رکھ لیا ہے آپ لوگوں کو ابھی ہوا بھی
نہیں لگی ہے کہ استعمال اور سکوت پر کیا کیا مسائل پیدا ہوتے
ہیں۔

ارشاد:۔ اور پھر علماء اہلسنت سے گذارش کر کے اپنا پیچھا کیوں چھڑا رہے
ہیں خود یہ کام انجام کیوں نہیں دیا؟ اگر آپ اہل نہیں تو کیا
دار العلوم گانجہ کھیت نا اہلوں کا اڈہ ہے۔

عرض:۔ شہزادے صاحب!
اس کی وجہ تو اسی "ہدیہ ہاشمی" میں موجود ہے آخر آپ نے اسے
پڑھنے سے ہی نظر انداز کر دیا یا پڑھ تو لیا سمجھ نہ سکے دیکھیے "ہدیہ
ہاشمی ص۲"۔ ہم نے قلم اس غرض سے اٹھایا ہے کہ مولوی ہاشمی
میاں کچھوچھوی نے اپنی سنیت کا دعوے کر کے غلط طرز انداز
سے سنیت ہی کو ناقابل اعتبار قرار دینے کا جو راستہ اختیار کیا
ہے اور اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کے مسلک کی حفاظت کا بانگ دل
پُرزور اعلان کر کے مسلک اہلسنت کو مجروح کرنے کی جو کوشش کی
ہے اس کو اجاگر کر دیا جائے تاکہ عام اہلسنت اپنے دین و ایمان کی
حفاظت سے غافل نہ رہیں۔
رہی کملی پر بحث اور اس کی تحقیق تو بے شک علماء اہلسنت کی طرف
رجوع کیا جائے گا اور آپ غیظ و غضب میں اس لیے ہیں آپ کو بُرا
اس لیے لگ رہا ہے جن علماء کو آپ نے گالیاں دی ہیں انہیں حقیر

سمجھا ہے لوگ ان کی طرف کیوں رجوع کر رہے ہیں جبکہ گالیاں دے دیکر ہم نے ان علماء کو عیب دار بنا کر پیش کر دیا ہے۔

شاہزادے صاحب،

یہ آپ ہی کا حصہ ہے ہمارے لیے تو ہمارے علماء کرام ہمارے وہ دینی رہنما ہیں جن کی عظمت کو قرآن حکیم نے بیان فرمایا ہے اور ان کی تعظیم و توقیر کی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تعلیم دی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ ان سے خطا ہو جائے مگر ان کی خطا کی گرفت کر کے اچھالنا اور ان کو عیبی بتانا ہم اپنی انتہائی بدنصیبی سمجھتے ہیں کہ اس میں دین سے سخت محرومی ہے اور یہ آج ہی کے علماء میں نئی بات نہیں ہے۔

رہا آپ کا یہ غم کہ یہ لوگ علماء اہلسنت کی طرف کیوں رجوع کر رہے، آپ کے حضور غازیٔ ملت کی تحقیق پر عمل کیوں نہیں کرتے ہیں تو عرض ہے کہ آپ کے غازیٔ ملت کی تحقیق سرے سے تحقیق نہیں گھسیٹ تان ہے اور من گھڑت اصل سے مسلک اہلسنت کو ناقابل اعتبار قرار دینے کی کوشش ہے جس نے آپ کے غازیٔ ملت کو ہی قابل اعتماد نہیں رکھا ہے۔ ہم دینیات میں اپنے آپ کو اس وقت اپنے ان علماء کا ہی محتاج سمجھتے ہیں جن کو آپ نے ناحق گالیاں دی ہیں اور جو کچھ تھوڑی بہت ہمیں دینی تمیز ہے اسے ہم اپنے ان ہی علماء کرام کا صدقہ سمجھتے ہیں۔ میرے اور آپ کے معاملہ میں میری تصنیفات اور آپ لوگوں کی بھی تصنیفات قوم کے سامنے ہیں قوم خود فیصلہ کر لے گی کہ اہلیت و نااہلیت کے اڈے کہاں کہاں ہیں۔

:- اور آپ کا دعوےٰ کہ الفاظ کی جو تحقیق اعلیٰ حضرت سے منقول ہے اس سے اختلاف ہرگز قابل قبول نہیں بجائے خود جہالت اور تعلیمات اعلیٰ حضرت

کے خلاف ہے، اعلیٰ حضرت ہی نہیں بلکہ ان کے بھی اکابر بلکہ مجتہدین کرام کے منقولات کی بھی تحقیق کی جائے گی۔

عرض:- مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری
کیوں شاہزادے صاحب!

بجائے خود جہالت تو آپ کو یہاں نظر آگئی اور یہی جہالت آپ کو مولینٰا اختر رضا خاں کے معاملہ میں نظر نہیں آئی۔ اعلیٰ حضرت بریلوی ان کے اکابر آگے بڑھ کر مجتہدین کرام کی تحقیقات کا تو آپ کو حق ہے جبکہ تحقیق شرعی سے آپ کو دور کا بھی واسطہ نہیں اور مولینٰا اختر رضا خاں اپنی تحقیق پیش کریں تو آپ حکم لگائیں کہ اعلیٰ حضرت، ان کے والد ماجد اعلیٰ حضرت کے معاصرین شاگرد، خطا کار، حرام کار، مجرم ٹھیر گئے۔ حالانکہ مولینٰا اختر نے اپنی تحقیق کا ان اکابر کی تحقیق سے مقابلہ ہی نہیں کیا ہے نہ ان کا نام لیا ہے جبکہ آپ کی تحقیق بغیر ان اکابر و مجتہدین کی تحقیق کے مقابلہ کے اور ان کا نام لیے بغیر نہیں ہو سکتی۔

کچھ آپ کو ہوش بھی ہے کہ آپ کی اس لیاقت و استعداد اور علم دفن پر آپ کے نئے مذہب کے حکم سے اعلیٰ حضرت، ان کے اکابر اور مجتہدین کرام کیا کیا ٹھیرتے ہیں۔

ارشاد:- لفظ کملی کی جس تحقیق پر مفتی مطیع الرحمٰن نے غازیٔ ملت کی کھل کر تائید کی ماہنامہ سنی دنیا بریلی شریف نے جس جاندار، اچھی اور لمبی بحث قرار دیا اور جس پر تحسین و تبریک ضروری سمجھا، افسوس اسی کو بُرا، غلط، مسلک اہلسنت سے انحراف اور اکابر شکنی ٹھیرانے کے لیے دار العلوم امجدیہ کے گانجہ کھیت سے ایک مدرس اٹھایا گیا۔ ص۱۵

عرض:- شاہزادے صاحب!

آپ ہدیہ ہاشمی کا جواب تو لکھنے بیٹھ گئے مگر ہدیہ ہاشمی کی ان عبارتوں کو پڑھا اور سمجھا بھی جہاں مسلک اہلسنت سے انحراف بیان کیا گیا ہے۔ ذرا ہدیہ ہاشمی سے وہ عبارتیں نکال کر دکھائے ہوتے جن میں نقط کملی کی تحقیق کی وجہ سے مسلک اہلسنت سے انحراف کا آپ نے دعوے کیا ہے۔

عبارتوں کو ان کے مفہوم کو تو آپ سمجھتے ہی نہیں جواب دینے کے شوق میں غلط بیانی کے لیے تیار۔ رہی خاص نقط کملی، پر آپ کے حضور غازیٔ ملت کی تحقیق تو وہ ماہنامہ سنی دنیا بریلی شریف اور حضرت مولینا مطیع الرحمٰن کی تعریف کی وجہ سے نص قرآنی تو نہیں بن گئی کہ دوسرے آنکھ بند کرکے مان لیں کیا آپ اپنے اصول و بیان کو تھوڑی ہی دیر میں رخ پلٹ کر بھول گئے۔

ہندوستان اور عرب و عجم کے متبحر علماء جن میں سادات، اہل بیت، ماہر دینیات بھی ہیں جن کے سامنے آپ حضرات طفل مکتب سے زیادہ نہیں وہ اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہٗ کی تحقیقات و تدقیقات کی کیسی کیسی تعریف و توصیف کر گئے وہ اعلیٰ حضرت کے وفور علم، تفقہ، تحقیق پر حیرت زدہ ہیں جو آپ سے آپ کے غازیٔ ملت اور آپ کے پیشوا مناظر اعظم سے پوشیدہ نہیں، اس امام وقت اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کے الفاظ و معنی کی تحقیق کے خلاف تو آپ اپنی تحقیق کا حق رکھیں اور جو آپ کی اس بات کو نہ مانے اس کو آپ جاہل بتا کر اسے گالیاں دیکر اس کی تحقیر و تذلیل پر اتر آئیں۔ مگر آپ کے نزدیک آپکے حضور

سیکڑوں

غازیٔ ملت مولوی ہاشمی میاں صاحب ہی اس عظیم منصب پر فائز ہیں کہ ان کی کملی۔ کی تحقیق کی ماہنامہ سنی دنیا بریلی اور مولینا مفتی مطیع الرحمٰن تعریف کر دیں تو وہ نص قرآنی کے برابر ہو جائے۔ اگر کوئی مولوی ہاشمی میاں کی تحقیق کو نہ مانے تو آپ لوگ اس پر گالیوں کی برسات کر دیں۔

ارشاد:۔ قال (یعنی سید محمد حسینی نے ہدیہ ہاشمی میں کہا ہے) میاں مولوی ہاشمی صاحب نے اپنی اس کتاب میں جو لب و لہجہ اختیار کیا ہے وہ سادات کی عظمت شان کے خلاف ہے۔

اقول۔ یعنی شاہزادے صاحب اعتراض کرتے ہوئے کہتے ہیں حضور غازیٔ ملت نے اپنے اکابر کا نام نہایت ادب سے لیا ہے ...
آگے فرماتے ہیں: حق تو یہ ہے کہ غازیٔ ملت کی تقریر اور تحریر سے عشق احمد رضا چھلکتا ہے۔ ص۱ تا ختم

عرض:۔ شاہزادے صاحب!
ہزار بار آپ ادب کا اظہار کریں اور ایک مرتبہ بھی گالی دیدی توہین کر دی وہ ہزار بار کا ادب کس کام کا؟
کیا آپ نے اپنے "تحفۂ نور" میں یہ نہیں لکھا ہے؟
"اعلیٰ حضرت پیمانے میں جا کے حقہ پئیں تو ہم بھی پیمانے میں جا کے حقہ پئیں" کیا یہ آپ نے یہ نہیں لکھا ہے۔
"ہم تو بھائی یہی سمجھے بیٹھے تھے کہ مرغی کے انڈے سے مرغی کا ہی بچہ پیدا ہوتا ہے"
کیا آپ لوگوں نے مسلک کی مخالفت کے خانہ ساز اصول نہیں گھڑ لیے ہیں جن کا دین سے دور کا واسطہ نہیں۔ شاہزادے صاحب

عشق تو نمائشی ہے گالیاں، تحقیر و توہین کو آپ بالکل اختیار کیے ہوئے ہیں اور مقصد آپ کا قطعاً واضح ہے کہ آپ لوگ ایک نئے مذہب کی بنیاد ڈال رہے ہیں جو دین میں ایک نیا فتنہ ہوگا اور اہلسنت کے نام پر آپ نے جن مسلمانوں کو مرید و معتقد بنایا ہے ان ہی میں سے لوگ آپ کے فرقہ میں داخل ہوں گے۔

ارشاد:۔ شاہزادے صاحب! قال کہہ کر ہدیۂ ہاشمی کی یہ عبارت نقل کرتے ہیں مولوی ہاشمی میاں نے سادات کرام کی وسعت قلبی عفو و درگزر حلم و وقار کی راہ چھوڑ کر اور اشرفیت کے اعلیٰ معیار کو ترک کر کے کس کی سنت پر عمل کیا ہے؟

اقوال لکھ کر شاہزادے صاحب لکھتے ہیں: اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کی سنت پر جنھوں نے اپنے عصر کے گستاخوں، کاذبوں، گندوں اور کافروں کو بے نقاب کیا ہے حضور غازیٔ ملت نے تو صرف بعض حضرات کی خطاؤں کی نشاندہی اور ان کی اصلاح کی ہے۔

عرض:۔ شاہزادے صاحب!

آپ واقعی فاضل علوم اسلامیہ ہیں۔ ایک طرف تو آپ اس کے قائل ہیں کہ حضور غازیٔ ملت نے تو صرف بعض حضرات کی خطاؤں کی نشاندہی کی ہے اور ان کی اصلاح کی ہے۔ دوسری طرف تھوڑی دیر قبل چند سطروں پہلے یہ بہتان دھر گئے تھے کہ ازہری صاحب جاہل، گستاخ کاذب سفید ریچھ، کافر، یزید ہیں اور آپ کو یہ شوق اتہام میں یاد بھی نہ رہا کہ میں نے اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کی کیا سنت بتائی ہے اور اس کی نفی کر کے صرف خطا اور اصلاح کا اقرار کیا ہے۔ یہ ہے آپ کے علوم اسلامیہ کی عجیب و غریب دو رنگی۔

کہ ازہری صاحب سے صرف معمولی خطا ہو گئی ہے جس کی اصلاح مقصود ہے۔ دوسری طرف ازہری صاحب گستاخ، کافر، یزید ہیں لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

ارشاد:۔ شاہزادے صاحب، قال لکھ کر ہدیۂ ہاشمی کی یہ عبارت نقل کی ہے۔

علماء دیوبند جنھوں نے منہ بھر کر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین اور بدترین گستاخیاں کیں جن پر بحکم شرع مذہب متکلمین پر کفر و ارتداد کا حکم ہے .... الی قولہ، بلکہ عام مسلمانوں کی گمراہی کا راستہ کس لیے کھولا ہے اس کے بعد شاہزادے صاحب اقول کے تحت فرماتے ہیں۔

آپ کو خود اعتراف ہے جو ان کے کفر میں اطلاع کے بعد شک کرے اس اعتراف میں تین ۳ باتیں اہم ہیں:

۱۔ معاملہ کفر کا ہو۔

۲۔ اس کی شرعی اطلاع ہو۔

۳۔ پھر اس پر شک کرے۔

مگر یہاں معاملہ کفر کا نہیں بلکہ لفظ "کملی" کی لغوی تحقیق اور اعلیٰ حضرت و صدر الشریعہ جیسے حضرات کی تائید کا ہے۔ تائید علماء ربانی اور معاملہ لسانی کو معاملۂ کفر سے جوڑنا مسلک اہلسنت کا خون کرنا اور بدترین قسم کی جہالت ہے۔ دار العلوم کا اسٹاف جب ایسا ہے تو اسے نام بدل کر دار العلوم جاہلیہ رکھ لینا چاہیے۔ (تحفۂ نور ص۳۷ تا ص۳۸)

عرض:۔ جی شاہزادے صاحب!

آپ کے حضور غازیٔ ملت نے کملی کی تحقیق کا معاملہ ہی نہیں رہنے دیا ہے بلکہ کملی کی تحقیق کے نام پر مولوی ظفر ادیبی کے کف لسان کے

ذریعہ دیوبندی مرتدین کی گود میں بیٹھنے بٹھانے کا ہے۔

شاہزادے صاحب!

آپ کے حضور غازیٔ کملی صرف دھوکا ہی دھوکا ہے۔ جس نے غور سے آپ کے حضور غازیٔ ملت، دوسرے آپ کے بڑے حضور حیدرمین شنی میاں اور آپ کی تازہ کتابیں پڑھی ہیں، وہ یہ فیصلہ کیے بغیر نہیں رہ سکتا کہ نئے مسلک یعنی نئے دین کی بنیاد کچھوچھہ مقدسہ میں ڈال دی گئی ہے اور اب اس کی اشاعت کے لیے راستے صاف کیے جارہے ہیں۔

شاہزادے صاحب!

آپ نے جو یہ فرمایا ہے کہ "کملی" کا معاملہ اٹھاکر آپ لوگوں نے اعلیٰ حضرت امام بریلوی اور حضرت صدر الشریعہ جیسے علماء ربانیین کی تائید اپنا مقصد رکھا ہے تو یہ دعوے بھی آپ ہی نے خو غلط قرار دیا ہے۔

اعلیٰ حضرت امام بریلوی مسلمانوں کے اکابر علماء و فقہاء اور مسلمانوں کے عظیم المرتبت مجتہدین عظام اماموں کے مقابلہ میں اپنی تحقیقات پیش کرنے کا حوصلہ دکھایا ہے آپ کا علماء ربانیین کی تائید بتانا مسلمانوں کو کھلا دھوکا دینا ہے۔

شاہزادے صاحب!

آپ کے حضور غازیٔ ملت کی علماء ربانیین کی تائید کے نمائشی دعوے کی حقیقت ذرا دیکھ ہی لیجیے۔

اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہٗ نے اپنی تحقیق پر لفظ "ناکڑا" کی تصغیر صاف صاف بیان کرکے یہ بھی کھلے طور پر فرما دیا کہ معظمین کے شان کے لائق نہیں۔

مگر آپ کے حضور غازیٔ ملت تائید کے جذبہ میں نہیں بلکہ مخالفت کے جوش میں سرشار ہو کر کھلے طور پر فرماتے ہیں کہ:

"اس (ناکڑا) کو تصغیر برائے تعظیم لکھنا زبان دانی کے خلاف ہے" (کملی ص ۴۹)۔

اور دیکھ لیجیے آپ کے حضور غازیٔ ملت لکھتے ہیں:

"لہٰذا الفاظ و معنی کی تحقیق کے تعلق سے اعلیٰ حضرت کی ذات کو بطور سند پیش کرنا خود اعلیٰ حضرت کی تعلیمات کے خلاف اور ان کی بتائی ہوئی شاہراہ سے انحراف ہے" (کملی ص ۵)

یہاں چوں کہ آپ کے غازیٔ ملت کو اپنی تحقیق سے واسطہ تھا اس لیے اعلیٰ حضرت کے بارے میں علماء ربانیین والی تائید کو غائب کر دیا اور کھلے طور پر اعلیٰ حضرت امام بریلوی کی مخالفت اور آپ کی توہین پر اتر آئے۔

اور کملی میں چوں کہ مولینا اختر رضا خاں سے واسطہ تھا اس لیے اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کی تائید کرنے لگے حالانکہ لفظ "کملی" پر اعلیٰ حضرت کی کوئی تحقیق اور استعمال موجود نہیں صرف سکوت کو تحقیق و تدقیق کا درجہ دیدیا ہے۔

شاہزادے صاحب نے اسی سے متصل فرمایا ہے:

"تائید علماء ربانی اور معاملۂ لسانی کو معاملہ کفر سے جوڑنا مسلک اہلسنت کا خون اور بدترین جہالت ہے"۔

شاہزادے صاحب!

یہ تو آپ نے اوپر دیکھ لیا کہ آپ کے حضور غازیٔ ملت، اعلیٰ حضرت امام

ہے کہ اعلیٰحضرت نے سوّدا کی تعریف کرکے اپنے مریدین ومعتقدین بلکہ عام مسلمانوں کی گمراہی کا راستہ کس لیے کھولا ہے؟

عرض:۔ شاہزادے صاحب!

آپ نے اپنی پوری کتاب اپنی کج فہمیوں اور دینی غلط روشوں سے بھر دی ہے اور اس پر آپ یہ سمجھے ہوئے ہیں کہ لوگ انہیں میرے عیب نہیں بلکہ ہنر اور میرا کمال مان لیں گے یہی اپنا حال یہاں بھی دیکھ لیجیے۔

شاہزادے صاحب!

کسی بھی زبان کے سخن فہم اور زبان داں کی سخن وزبان کی حیثیت سے تعریف کرنا الگ بات ہے اور سخن وزبان کے معنی لینے میں اس کو سند کی طور پر پیش کرنا شریعت کے مطابق ہے اس سے نہ ہم نے "ہدیہ ہاشمی" میں انکار کیا ہے نہ اب انکار ہے۔ ہم یہ جانتے ہیں کہ قرآن حکیم کو سمجھنے کے لیے شعراء جاہلیت سے کفار ومشرکین کے کلام کو پیش کیا جانا ثابت اور اہم ہے۔

مگر شاہزادے صاحب!

سخن فہمی کی آڑ میں کسی بھی کافر ومشرک، بددین، گمراہ دین میں مشتبہ شخص کو ملت اسلامیہ کا مفکر علماء اسلام کا مصلح مان کر اور جتا کر اس کے دینیات پر پردہ ڈالنا اور اس کی عوام میں اشاعت کرنا بدترین دینی جرم ہے۔

آپ کے حضور غازئ ملت مولوی ظفرادیبی کے پرانے کفرِ لسان سے بے خبر نہیں ہیں بلکہ ایسے خبردار ہیں کہ اپنے نئے کچھوچھوی مذہب کے

لیے مولوی ظفرادیبی صاحب اور ان کے کفرِ لسان کی حمایت ضروری سمجھتے ہیں آپ کی عبارتوں کی لیپا پوتی اس کو خود ہی ظاہر کر رہی ہے۔

بخلاف اس کے اعلیٰحضرت امام بریلوی قدس سرہٗ نے شعرفہمی کی تعریف کی ہے اور ساتھ ہی ساتھ شاعر کو اجاگر کردیا ہے اس کے دین پر پردہ نہیں ڈالا ہے کہ محض سخن فہمی زبان دانی یا معانی کے اہلسنت کے عقائد کے مطابق ہونے سے لوگ شاعر دھوکا کھا جائیں صاف فرمادیا کہ شاعر مذہباً رافضی تھا مگر والے شاہزادے صاحب آپ اپنے حضور غازئ ملت مولوی ہاشمی میاں کے پردہ ڈالنے کو اعلیٰحضرت کے اظہار مذہب وہدایت پر قیاس فرما رہے ہیں۔

یہ اعلیٰحضرت کی دریا دلی ہے

رہا مولینا مطیع الرحمٰن صاحب کا "حضرت علامہ" مولوی ادیبی صاحب کے لیے استعمال کرنا تو اس کا وہ جواب دیں گے ہمارے نزدیک مولینا مطیع الرحمٰن اور کچھ علماء کے لیے بے خبری کا عذر ہے۔ مگر آپ کے حضور غازئ ملت تو مبارک پور میں اس تحریک کفرِ لسان سے بے خبر نہیں تھے۔

رہا آپ کا یہ کہنا کہ اس وقت غازئ ملت کافیہ پڑھتے تھے اگر اس سے آپ کی مراد یہ ہے کہ وہ اس وقت نابالغ ناسمجھ تھے، تو شاہزادے صاحب! اگر بالغ بھی ہوں جب بھی بغیر سمجھے تحریک میں شامل ہونے پر "ہدیہ ہاشمی" نے کب کفر وارتداد کا حکم دیا ہے۔ آپ ایراد کو تکفیر سمجھ بیٹھے، عبارتوں کو سمجھنا بھی آپ جانتے ہیں یا یوں ہی فاضل علوم اسلامیہ بن بیٹھے ہیں، پھر آپ نے کافیہ پڑھنے کا ذکر کرکے اپنے حضور غازئ ملت کے بھولے پن یا ناسمجھی پر مہر لگائی ہے یہ سراسر غلط ہے

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عطا فرمائے گئے ہیں وہ انہیں نہیں عطا کیے جائیں گے۔ اس لیے کہ ان اوصاف کی نعمتیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ختم کردی گئی ہیں:

الفاظ کی ان تحقیقات میں اپنے جھوٹے اصول پر غلام احمد قادیانی نے جھوٹی نبوت کا توچسکہ حاصل کرلیا اور یہ ہر طرح بدنصیب مولوی قاسم نانوتوی اصول سازی میں پوری قوت صرف کرنے کے بعد منہ تاکتا رہ گیا۔ آخر دونوں کی زندگیوں کا طویل یا مختصر زمانہ گزر کر آخری زندگی کا وقت کفر و ارتداد کی خباثت میں ختم ہوگیا۔ اور دونوں اپنے پیچھے اپنے معتقدین میں لفظ خاتم پر کفر وارتداد کی تحقیق کے فتنے چھوڑ گئے۔

کیوں شاہزادے صاحب!

اس لفظ خاتم کی لسانی تحقیق نے کفر و ارتداد تک کیسے پہنچا دیا اور اہلسنت کے مسلک کا اس لسانی تحقیق نے کیسا خون کیا اور اس لسانی تحقیق میں مولوی قاسم نانوتوی اور مرزا غلام احمد قادیانی نے کیسی بدترین دینی جہالت دکھائی۔

آپ نے اپنے حضور غازیٔ ملت کی تحقیق سیکھ کر یہ الٹا ہی قانون بیان کردیا تھا:

"کہ معاملۂ لسانی کو مسئلۂ کفر سے جوڑنا مسلک اہلسنت کا خون کرنا اور بدترین قسم کی جہالت ہے":

حالاں کہ عام لوگوں نے مولینا اختر رضا خاں صاحب کے معاملہ میں جوڑ کر توبہ طلبی تک تجاوز کیا ہے۔

شاہزادے صاحب!

اچھی طرح سمجھ لیجیے کہ لسانی تحقیق کے اختلاف پر ہی جواز عدم جواز حرمت و حلت کفر و ایمان تک معاملات پہنچے ہیں جس کی ایک نہیں ہزاروں مثالیں عقائد و فقہ میں موجود ہیں۔

ارشاد:- جناب شاہزادے صاحب نے مولوی ظفر ادیبی صاحب اور اعلیٰ حضرت امام بریلوی کا آپ نے مقابلہ کیا ہے اس پر بھی نظر ڈال لیجیے آپ فرماتے ہیں:

ادیبی صاحب کی سخن فہمی اور زبان دانی کی تعریف کرنا یا ان کی کسی لغوی تحقیق کو سراہنا قابل اعتراض نہیں اور عقائد ادیبی صاحب۔ کہ خلاف مفتیان مبارک پور نے کوئی فتوے نہیں دیا اور نہ کسی ذمہ دار سنی مفتی کا کوئی ایسا فتوے نظر نواز ہوا اور نہ ہی ادیبی صاحب کے مبینہ عقائد کی شرعی اطلاع ہے مگر اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی نے جان بوجھ کر ایک رافضی کے شعر و سخن کی تعریف کی ہے خود مدرس امجدیہ کو اعتراف ہے۔

حضرت صدر الشریعہ نے سوداؔ کے اس شعر:

نہ چھوٹے شیخ سے زنار تسبیح سلیمانی
ہو اجب کفر ثابت تو ہے تمغائے مسلمانی

کی تشریح اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ سے دریافت کی تو آپ نے شعر کے معنی بھی بتا دیئے۔

علامہ ادیبی صاحب کی تکفیر ابھی مسموع نہیں ہوئی۔ مگر سوداؔ کا مذہباً شیعہ ہونا اعلیٰ حضرت بخوبی جانتے تھے جیسا کہ مدرس امجدیہ لکھتا ہے۔ ساتھ ہی یہ بھی بتا دیا کہ سوداؔ مذہباً شیعہ تھا۔ (ایضاً)

تو کیا مدرس امجدیہ اعلیٰ حضرت کے بارے میں بھی یہی سب کچھ لکھ سکتا

بریلوی قدس سرہٗ ہی نہیں بلکہ مسلمانوں کے اکابر علماء و فقہاء
کرام اور مسلمانوں کے مجتہدین آئمہ عظام کی تائید کے لیے نہیں بلکہ
ان کی مخالفت و توہین کے لیے لکھے ہیں تاکہ اپنے نئے کچھو چھوی
مذہب کو فروغ دینے کے راستے صاف کر سکیں۔

اب ذرا یہ بھی دیکھ لیجیے کہ معاملۂ لسانی معاملۂ کفر سے
کیسے جڑتا ہے اور نہ جوڑ کر اہلسنت کے مسلک کا کیسے خون ہوتا ہے
اور نہ جوڑنا کیسی بدترین جہالت ہوتی ہے۔

"لفظ خاتم النبیّن"

ذوقؔ نے بھی عقیدت میں استعمال کیا ہے۔ ذوقؔ کا ایک شعر
اسی ہدیۂ ہاشمی میں موجود ہے:

ذوقؔ عاصی ہے تو اس کا خاتمہ کیجو بخیر
یا الٰہی اپنے ختم المرسلیں کے واسطے

یہاں ذوقؔ نے بہت لطیف انداز میں لفظ خاتم کے معنی میں زمانہ
کو داخل کیا ہے جو اس کے خاتمہ کیجو بخیر سے ظاہر ہے۔ ذوقؔ کی
زندگی کا زمانہ گزرنے کے بعد آخری وقت کہ پھر اس کے بعد ذوقؔ
کو دوبارہ زندگی کا زمانہ نصیب ہونے والا نہیں ہے۔

"اے میرے معبود!

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقہ میں جن کی شان
رفیع یہ بھی ہے کہ آپ کی مقدس زندگی کے زمانہ میں بھی اور آپ
کے وصال شریف کے بعد قیامت تک کوئی نیا نبی پیدا ہونے والا
نہیں ہے ذوقؔ کے زمانۂ زندگی کا وقت ایمان اور آخرت کی خیر

اور بھلائی پر ختم فرما دے"

اب آپ اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہٗ کی بارگاہ میں آیئے اور
خاتم النبیّن کے معنی دریافت کیجیے۔

آپ کو اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہٗ کی تحقیقات میں،
احادیث کریمہ، اجماع صحابہ، اقوال مجتہدین ائمہ دین ارشادات
محدثین ہدایات ائمہ متکلمین و علماء ربانیین سے دلائل کے انبار
نظر آئیں گے کہ لفظ خاتم کے معنی میں زمانہ وقت داخل ہے اب
حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں اور آپ کے
زمانہ کے بعد قیامت کے وقت تک کوئی نبی پیدا ہونے والا نہیں
ہے اور جو بھی یہ کہتا ہے کہ آپ کے زمانہ میں اور آپ کے بعد بھی
نبی پیدا ہو سکتا ہے وہ کافر خارج اسلام ہے۔

اس کے برخلاف شاہزادے صاحب' کفر و ارتداد سے بھری
ہوئی تحقیق دیکھیے۔

مولوی قاسم نانوتوی اور غلام احمد قادیانی کی تحقیق یہ ہے کہ:
"لفظ" خاتم" میں سرے سے زمانہ اور وقت کے معنی داخل ہی
نہیں ہیں بلکہ اس سے وہ اوصاف مراد ہیں جو حضور اقدس صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کو عطا فرما کر دوسرے تمام اگلے پچھلے انبیاء کرام کے
لیے بند کر دیئے گئے ہیں لہٰذا اگر حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کے زمانہ میں اور آپ کے بعد بھی کوئی نبی آجائے تو حضور اقدس صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کی ختم نبوت میں کوئی فرق نہیں آتا اس لیے کہ نبی پہلے
آچکے ہوں یا بعد میں آئیں' نبوت کے مخصوص اوصاف جو حضور اکرم

آپ کے غازیٔ ملت کا مبارک پور کا یہ دو سالہ زمانہ کیسے کیسے جھگڑوں سے معمور تھا اور کورٹ نے کیسے اور کیوں آپ کے حضور غازیٔ ملت کو تڑی پار کیا ہے؟ یہ بھولے پن اور ناسمجھی اور نا بالغی کی دلیل نہیں ہے اور جس طرح آپ کو خاص طور پر اپنے حضور غازیٔ ملت کا قصیدہ پڑھنا یاد رہ گیا آپ ان اہم واقعات کو بھی بھولے نہیں ہوں گے۔

مولوی ظفرادیبی صاحب کے معاملہ میں آپ کے حضور غازیٔ ملت جیسے عظیم محقق و مدقق کو مبارک پور اور دوسرے اداروں کے فتووں کی کیا ضرورت اور وہ کب ان فتووں کو خاطر میں لائینگے کیا آپ کے حضور غازیٔ ملت، محقق اعظم، کفِ لسان کے دینی فتنہ سے واقف نہیں ہیں کیا وہ اپنی علمی و ساداتی ذمہ داری سے آگاہ نہیں ہیں کہ قوم کو اس فتنہ سے بچانا فرض ہے۔

سیدھا اور صاف راستہ تو یہی ہے کہ آپ کے حضور غازیٔ ملت مولوی ظفرادیبی سے شرعی تحقیق کرا کے اگر وہ برحق ہیں تو شرعی طور پر یہ اعلان کرا دیتے کہ ظفرادیبی پر کفِ لسان کا الزام ہی غلط ہے، ان کا یہ مذہب ہی نہیں ہے۔

لیکن آپ لوگوں کی تحریریں دیکھنے کے بعد ظاہر یہی ہوتا ہے کہ آپ کے غازیٔ ملت مولوی ہاشمی میاں یہ کام نہیں کر سکیں گے اس لیے کہ اس کام سے ان کے نئے کچھوچھوی مذہب کا بچاؤ نہیں ہو سکے گا۔

ارشاد:۔ شاہزادے صاحب، قال کہہ کر ہدیۂ ہاشمی، کا یہ عنوان نقل کرتے ہیں:

"کفِ لسان کا فتنہ"

اس پر اقول کہہ کر شاہزادے صاحب ارشاد فرماتے ہیں:

"اعلیٰ حضرت کے سجادہ نشین نے ازہری صاحب کو کافر کہا ہے اور اس سلسلۂ رضویہ کے کچھ علماء ان کو مسلمان کہتے ہیں۔ تو جب تک ازہری صاحب کی پوزیشن صاف اور متحقق نہ ہو جائے کفِ لسان تو کرنا ہی پڑیگا، اگر ازہری صاحب چاہتے ہیں کہ ہم کفِ لسان نہ کریں اور انھیں مسلمان کہیں تو وہ بتائیں کہ اصل معاملہ کیا ہے؟ کیوں کہ ان کے برادرِ گرامی ان کے استاذِ محترم اور جانشین اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:

"مَیں بحلف شرعی اور قرآن حکیم کی قسم کھا کر اعلان کرتا ہوں کہ اختر رضا خاں نے واقعی میرے سامنے میرے والدِ مرحوم علامہ جیلانی میاں صاحب قدس سرہٗ العزیز کی شان اقدس میں سخت کلمات کہے جس کے نتیجہ میں ان پر توبہ، تجدیدِ ایمان، تجدیدِ بیعت و خلافت واجب ہوتی ہے: (ماخوذ از مطبوعہ اشتہار بریلی میں سفید ریچھ کا تماشا) شائع کردہ رضا برقی پریس بریلی از فقیر ریحان رضا خاں)

عرض:۔ شاہزادے صاحب! معاملہ مولوی ظفرادیبی کے کفِ لسان کا تھا یہاں آپکے کفِ لسان کو کون پوچھ رہا تھا کہ آپ مولانا اختر رضا خاں صاحب کے بارے میں کیوں کفِ لسان کرتے ہیں؟ آپ لاکھ کفِ لسان

کریں، لکھیں، چھاپیں، مشتہر کریں، سوائے آپ کے حلقہ کے کون آپ کے کف لسان کو اہمیت دے رہا ہے جبکہ آپ لوگوں کی تحریریں آپ کے من گھڑت حکم کفر کی آڑ میں آپ کی گالیاں نوازی اور آپ کے عیب جوئی کے منشاء کو صاف ظاہر کر رہی ہیں۔

"ہدیۂ ہاشمی" میں یہاں دیوبندی مرتدین کے یقینی حکم کفر پر کف لسان کرنے کی بحث کی گئی ہے۔ مولانا اختر رضا خاں صاحب کے بارے میں آپ کے کف لسان کرنے نہ کرنے سے کیا واسطہ؟

پھر شاہزادے صاحب!

آپ نے مولانا ریحان رضا خاں صاحب کا جو اشتہار شائع کیا ہے اور اس پر تکیہ کر کے کف لسان کا حکم بتایا ہے غلط اور خلاف شرع ہے اور لائے آپ کو مجرم بتایا گیا ہے اگر آپ نہیں سمجھے تھے، اب سمجھیے۔

(۱) شاہزادے صاحب! کیا آپ نے یا آپ کے کسی معتمد نے اسی وقت جبکہ یہ اشتہار شائع ہوا تھا اس اشتہار کی تحقیق شرعی کر لی تھی اور اگر نہیں کی تھی تو آج ان الزامات کفر کو ثابت کرنے کے لیے آپ نے کون سے شرعی ذرائع اختیار کیے ہیں جبکہ مولانا اختر رضا خاں صاحب نے اسی زمانہ میں ایک اشتہار شائع کر کے پوچھا ہے کہ بتاؤ وہ میرے کفریات کیا ہیں اس مضمون کو آپ نے خود اپنی کتاب میں شائع کیا ہے مولانا اختر رضا خاں صاحب کے اس سوال کا کیا جواب دیا گیا اور ان کے کفریات بتائے گئے۔ اس امر سے آپ کا تحفۂ نور اور آپ کے مستند پیشوا مناظر اعظم کی کتاب دونوں خالی ہیں اور آپ لوگوں نے

دین و دیانت سے دور رہ کر حکم کفر داغنے کے لیے ہوائی فائرنگ کی ہے۔

(۲) اشتہار میں "ناشائستہ کلمات" کا الزام رکھا گیا ہے۔ ان الفاظ پر تجدید ایمان، تجدید بیعت و خلافت واجب ہونے کی آپ نے جو حمایت کی ہے اور اس کو سند بنا کر حکم کفر برقرار رکھا ہے آپ کے پاس اس پر کون سے دلائل شرعیہ ہیں۔

شاہزادے صاحب!

آپ کے علم و فضل نے آپ کو یہ نہیں پڑھایا کہ جن کو کلمات کفریہ کہہ کر حکم پوچھا جاتا ہے ہمارے علماء کس طرح ان کلمات کی جانچ کرتے ہیں کہ وہ دائرۂ کفر میں بھی آتے ہیں یا نہیں۔ یہاں تو سرے سے کفر کے دعوے کے الفاظ ہی موجود نہیں۔

(۳) شاہزادے صاحب!

آپ نے مولانا ریحان رضا خاں صاحب علیہ الرحمہ کی طرف سے اشتہار کا ذکر کر کے ان کے کفر کے دعوے کے ساتھ ان کی قسم بیان کی ہے کہ:

"میں بحلف شرعی اور قرآن حکیم کی قسم کھا کر اعلان کرتا ہوں:

شاہزادے صاحب!

کیا آپ کے علوم اسلامیہ کی فضیلت و مہارت اس سے کوری رہ گئی کہ یہاں دعوے کے ساتھ جس کو اعلان کہا ہے قسم معتبر نہیں یہ حلف و قسم لغو ہے اور شرعی کہنا غلط ہے اور اس پر تکیہ کر کے آپ کا کافر بنانا خود جرم ہے۔

دوسری طرف مولینا ریحان رضا خاں صاحب کو کافر قرار دینے اور اسے مشتہر کرنے کی وجہ سے الزام کفر ثابت کرنے کی ذمہ داری آپ پر آن پڑی ہے تاکہ آپ کا الزام کفر دھرنا اور اس کو مشتہر کرنا جائز ہو جائے یہاں دونوں فریق الزام سے دور ہیں۔

شاہزادے صاحب!

ہم یہی کہیں گے کہ جس طرح آپ نے مولینا ریحان رضا خاں صاحب کے اشتہار کو حفاظت سے اس لیے رکھا تھا کہ کبھی کام آئے اگر اسی وقت اس کی تصدیق و تحقیق کے مراحل طے کر کے حفاظت سے رکھ لیے ہوتے تو آج آپ کا الزام کفر گالیاں دینا آپ کو زیب دے جاتا۔

شاہزادے صاحب!

الزام کفر اور طلب توبہ وغیرہ، ہڑبونگ کا نام نہیں ہے۔

ارشاد:۔ پوری کتاب "لفظ کملی پر مولینا اختر رضا خاں کے شبہات کا ازالہ" پڑھ گئے اور قصور معلوم نہ ہو سکا، حالاں کہ کتاب مذکور کے ص۱ سے ص۷۶ تک ایک ایک قصور بیان کیا گیا ہے۔

عرض:۔ شاہزادے صاحب!

قصور وہ نہیں جو آپ کے حضور غازیٔ ملت یا آپ خود اپنے جی سے گڑھ کر شور مچا دیں، قصور وہی مانا جائے گا جو حکم شرع کے مطابق قصور ہو اور شرعاً ثابت ہو۔

ارشاد:۔ مختصراً ایک میں عرض کیے دیتا ہوں۔ (تحفۂ نور ص۴۰)

عرض:۔ شاہزادے صاحب!

آپ کے یہ نقل کردہ اور آپ کے حضور غازیٔ ملت کے بیان کردہ قصور

صرف گھسیٹ تان ہے جو آپ نے اپنے ساداتی فخر و تعلی میں شرع شریف سے بے نیاز ہو کر خلاف شرع بیان کیے ہیں۔ مولینا ازہری صاحب کا توبہ کرانا، مولینا ادریس رضا خاں صاحب کا اور مولینا بدرالدین صاحب کا توبہ کرنا اور دوسرے علماء کا اس کو برقرار رکھنا ہرگز آپ کے قول پر قابل رد و اعتراض نہیں ہے۔

کملی کی تصغیر پر دلیل خود آپ کے غازیٔ ملت نے لغت سے پیش کر دی ہے جس نے طعن و طعن کو ختم کر دیا ہے دوسری طرف اکابر کا استعمال کرنا یا سکوت کرنا شرعاً کسی پر کوئی الزام عائد کرنے کا سبب نہیں ہے اس پر تفصیلی گفتگو پچھلے صفحات پر ہم کر چکے ہیں۔

ارشاد:۔ ابھی تک تو ازہری صاحب اور دوسرے تائید کرنے والے علماء نے توبہ نہیں کی ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ انہوں نے لفظ کملی کے بارے میں جو فتوے دیا ہے وہ ان کے نزدیک صحیح و درست۔ (الی آخر قولہ)

عرض:۔ شاہزادے صاحب!

آپ اور آپ کے حضور غازیٔ ملت توبہ کرانے والے شرعی حاکم کہاں سے بن گئے۔ جبکہ آپ دونوں خلاف شرع حکم بیان کرنے، بہتان دھرنے، گالیاں بکنے کے عادی ہیں جو آپ کی کتابوں سے ظاہر ہے اور آپ لوگوں نے گھسیٹ تان کر کے توبہ طلب کی ہے۔

اگر میں نے رجوع کا ذکر کیا ہے تو شرعی ثبوت پر موقوف رکھا ہے یہاں نہ میری ہڑبونگ کام دے گی نہ آپ کی۔

بفضلہٖ تبارک و تعالیٰ امجدیہ والے دونوں کو چنے ہوئے ہیں اعلیٰحضرت امام بریلوی قدس سرہٗ کے ساتھ ان کو بے پناہ عقیدت ہے ان کی اتباع ہی میں اپنے دین کی حفاظت اور آخرت کی نجات سمجھتے ہیں اور ان کے ظاہری اور چھپے ہوئے مخالفین کو گمراہ گر جان کر اور ان سے دور رہنے اور دور رکھنے کو اسلامی فرض سمجھتے ہیں۔ اسی طرح اعلیٰحضرت کے والد ماجد، ان کے رفقاء، ان کے شاگرد خلفاء کے ساتھ امجدیہ والوں کو عقیدت و وابستگی ہے۔

دوسری طرف حضرت مولٰنا محمد اختر رضا خاں صاحب، حضرت مولٰنا مفتی محمد شریف الحق صاحب وغیرہ علماء اہلسنت کے ساتھ ادب و احترام اور ان کے دینی احسان پر شکر گذاری میں اپنی سعادت سمجھتے ہیں۔ بحمدہٖ تعالیٰ ان علماء اہلسنت کو ہم نے اپنے بزرگوں کے ساتھ مؤدب ہی دیکھا ہے اور ہم نے ان سے ادب ہی سیکھا ہے اور ان سے دین و سنیت پر استقامت کی ہی تعلیم حاصل کی ہے۔ خلاف شرع حکم شرع بیان کرنے کی ڈھٹائی، بہتان اور گالیاں نہیں سیکھی ہیں۔

بکرمہٖ تبارک و تعالیٰ امجدیہ والوں کو حضور سیدنا اشرف جہانگیر مخدوم سمنانی قدس سرہٗ اور دوسرے اشرفی اولیاء کرام اور بزرگوں رحمہم اللہ تعالیٰ سے صحیح عقیدت و محبت ہے البتہ بزرگوں کے نام پر جن لوگوں نے گمراہ گری کا پیشہ اختیار کر رکھا ہے، اور اپنے اقوال و اعمال سے بزرگوں کی پاکیزہ تعلیمات کی مخالفت کرتے ہیں اور لوگوں میں بدظنی پیدا کرنے کے ذمہ دار ہیں ان کی گمراہی اور گمراہ گری کو اجاگر کر دینا خود دور رہ کر حسب وسع لوگوں کو دور رکھنا بچانا امجدیہ کا اہم مشن ہے

امجدیہ والے آپ کی ہاں میں ہاں ملا کر آپ لوگوں کے بہتان و اتہام، عیب جوئی، تو بہ طلبی اور گالیوں کو آپ کا حکم شرع قطعاً نہیں مان سکتے اور اس بنیاد پر علماء اہلسنت کی تحقیر و تذلیل اور مسلک اہلسنت ہی کو کنڈم کرنے پر تیار نہیں ہو سکتے۔

مولٰنا ریحان رضا خاں صاحب مرحوم کا اشتہار آپ لوگوں کے لیے ہی سند ہو سکتا ہے۔ اہلسنت کے لیے اس سے استناد غلط اور فتنہ و فساد ہے۔ مولٰنا اختر رضا خاں صاحب کا اشتہار شرعاً کفریات سے انکار کے حکم میں ہے، کفریات کو دریافت کرنا الزام کفر کی حقیقت معلوم کرنا آپ کے مذہب میں کفریات کا اقرار ہے جو قطعاً باطل ہے۔

ارشاد:۔ شاہزادے صاحب! مدینہ ہاشمی کی عبارت نقل فرماتے ہیں:

"دوڑو، میرے برادر گرامی شیخ الاسلام مولٰنا مدنی کے منہ کو تالا لگانے کا انتظام کرو۔"

پھر اس عبارت پر شاہزادے صاحب ارشاد فرماتے ہیں:

"حضور غازی ملت کو کیا ضرورت کہ وہ تالا تلاش کریں۔"

عرض:۔ شاہزادے صاحب!

اس ضرورت کا تو آپ کے حضور غازی ملت نے بیڑہ ہی اٹھایا ہے، جس جرم میں آپ کے حضور غازی ملت نے مولٰنا اختر رضا خاں صاحب کے منہ پر تالا لگانے کے لیے قوم کو ابھارا ہے وہ جرم جب آپ کے حضور غازی ملت کے اصول پر شیخ الاسلام مولٰنا مدنی میاں صاحب ان کے برادر گرامی سے سرزد ہوا تو ان کے منہ پر تالا کیوں نہیں لگایا جائے گا یہ کیا آپ لوگوں کا نیا دین مذہب ہے یا پرانے صرف دین یہود کی تقلید ہے کہ دوسرے جرم کریں تو سزا دو اور وہی جرم اپنے والوں سے سرزد ہو تو چھوڑ دو، چھوڑا ہو سزا دینا تالا لگانا تو کیا معنی سرے سے جرم ہی تسلیم نہ کرو۔

ارشاد:۔ ضرورت تو آج بریلی کو ہے کہ وہ اختر رضا خاں کے قول و فعل پر تالا لگائیں تاکہ نہ کفر بکیں نہ بدفعلی کریں۔

عرض:۔ شاہزادے صاحب!

یہ انداز حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ واصحابہ وبارک وسلم کی پاکیزہ تعلیمات کے خلاف، حضور سیدنا سلطان جہانگیر اشرف سمنانی قدس سرہٗ کے مشربِ مطہرہ کے منافی صرف بازاری لوگوں کا طرز ہے۔

شاہزادے صاحب!

آپ لاکھ کفر کا الزام رکھیں طبیعت بھری نہ ہو تو بدفعلی کے مسلسل جاری رہنے کا ترک نہ کرنے کا بہتان دھریں ساداتی فخر و تعلی میں لوگوں کی عزت و آبرو سے کھیلیں مگر دنیا سمجھ رہی ہے کہ یہ عام دنیاوی اخلاق و تہذیب سے بھی گری ہوئی حرکتیں ہیں اور علو شان سیادت فضیلت علوم اسلامیہ اور خاندان ولایت کی وجاہت ہرگز ہرگز ان فواحش کی اجازت نہیں دیتی۔

اگر کسی عام شخص کے پاس اس عیب کا اپنا ثبوت ہو جب بھی اس کی غیرت وحیا بیان کی اجازت نہیں دیتی۔ یہاں تو ثبوت شرعی سرے سے غائب اور جس بل بوتے پر کود رہے ہیں فاسد و باطل موجب التعزیر صرف ہڑبونگ مچا کر خلافِ تہذیب و خلافِ شرع حرکتیں کی جا رہی ہیں۔

ارشاد:۔ الجدیہ والو! ازہری صاحب کا خاتمہ بالخیر چاہتے ہو تو ان کی اصلاح کرو رجوع الی الحق کراؤ، بے جا حمایت نہ کرو۔

عرض:۔ شاہزادے صاحب!

وہ اصلاح نہیں قطعی فساد ہے جس کا نام آپ لوگوں نے اصلاح رکھ لیا ہے۔ خلافِ شرع غلط قیاس، بہتان واتہام، فحش گالیاں تحقیر و تذلیل، مسلم آزاریاں جو آپ کے نئے مذہب میں اصلاح ہے اور اس کو حق بتا کر اس طرف رجوع کرانے کی ہدایت کی ہے اس کی چنداں نہ مجھ کو نہ الجدیہ والوں کو ضرورت ہے۔ آپ لوگ اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد الگ بنا کر اپنے اس نئے مذہب کو دہیے فروغ دیں لوگوں پر بہتان رکھ کر توبہ طلب کرتے پھریں۔

ارشاد:۔ شاہزادے صاحب، ہدیۂ ہاشمی سے ایک عبارت نقل کرتے ہیں قال "اس مضمون میں حدیث شریف کے ارشاد سے مولوی ہاشمی میاں نے یہ بتایا ہے کہ قیامت میں تمام رشتے منقطع ہو جائیں گے صرف سادات کرام کے رشتے منقطع نہیں ہوں گے:

اس عبارت "ہدیۂ ہاشمی" کے بارے میں شاہزادے صاحب فرماتے ہیں:

" بالکل جھوٹ بول رہے ہیں آپ! غازئ ملت نے فتاوئ رضویہ جلد ۲ ص ۲ سے چند حدیثیں نقل فرمائیں اور ان کا ترجمہ کیا لیکن ترجمہ میں کہیں بھی صرف "سادات کرام" نہیں لکھا"

عرض:۔ شاہزادے صاحب!

غصہ تھوکیے، غیظ و غضب پر لات ماریے، عبارتوں کو پڑھ کر اور سمجھ کر اعتراض کیجیے۔ میری کتاب "ہدیۂ ہاشمی" سے جو عبارت آپ نے نقل کی ہے اس میں کہاں یہ دعوے کیا گیا ہے کہ آپ کے حضور غازئ ملت نے حدیث شریف کا یہ ترجمہ کیا ہے۔

شاہزادے صاحب!

یہ تو آپ کا الزام ہی الٹا غلط نکلا۔ ہدیۂ ہاشمی میں میں نے آپ کی نقل کے مطابق یہی تو کہا ہے کہ قیامت میں تمام رشتے منقطع ہو جائیں گے صرف سادات کرام کے رشتے منقطع نہیں ہوں گے۔ یہ ہدیۂ ہاشمی میں میرا (سید محمد حسینی کا) یہ مفہوم لینا جھوٹ ہے۔ کیا سادات کرام کا تعلق حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نسب مقدس و مطہر سے نہیں ہے۔ کیا سادات کا یہ دعوے کہ کل قیامت میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہمارا رشتہ منقطع نہ ہوگا جھوٹ ہے؟

اگر میں نے رشتہ منقطع نہ ہونے میں صرف سادات کا مفہوم آپ کے حضور غازیٔ ملت کی طرف منسوب کیا ہے تو آپ کے غازیٔ ملت نے ان حدیثوں کو نقل کر کے یہ شعر نقل نہیں کیا؟

تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
تو ہے عین نور تیرا سب گھرانہ نور کا

سادات کرام اور حدیث مذکور کے بارے میں میں نے اپنا نظریہ ایسی ہدیۂ ہاشمی کے ص۳۱ پر واضح کر دیا ہے۔

"میری عرض یہ ہے کہ حدیث شریف کا مضمون بالکل صحیح اور شعر اپنی جگہ قطعی درست، اس حدیث شریف کے علاوہ بھی بکثرت احادیث دنیا و آخرت کی فضیلتوں کو سادات کرام کے لیے ثابت کر رہی ہیں۔"

شاہزادے صاحب!

یہ ہمارا اقرار اور یہی امجدیہ والوں کا مسلک ہے جن پر آپ نے امجدیہ والو۔ کہہ کر جھوٹ بولنے کا حملہ کیا ہے جو خود غلط نکلا۔

ہاں جو رونا ہم نے رویا ہے وہ یہ ہے کہ میاں مولوی ہاشمی صاحب سادات کے مناصب صرف غیر سادات پر دھونس جمانے کے لیے ہی بیان کرتے ہیں یا سادات کے سلسلہ کے منقطع نہ ہونے کا بھی درد رکھتے ہیں۔ اسی ملک ہند میں کتنے ہی خانقاہی اور غیر خانقاہی سادات ہیں جو کفریات میں ملوث ہو کر اپنا رشتہ منقطع کرا چکے ہیں یا کرا رہے ہیں ان کے بچاؤ کا میاں مولوی ہاشمی صاحب نے کیا انتظام کیا ہے۔ ان کی تقریری اور تحریری قوت کہاں سو رہی ہے۔ کیا مولوی ہاشمی صاحب کی یہ ساری طاقتیں صرف مولانا اختر رضا خاں کی غلط و ناجائز مخالفت کے لیے ہی رہ گئی ہے۔

ارشاد:۔ شاہزادے صاحب، اپنی اسی کتاب "تحفۂ نور" میں اسی سے متصل فرماتے ہیں:

"سادات کا احترام کرو چاہے نہ کرو سادات کو کچھ فرق نہیں پڑتا ہے فرق پڑے گا وہ مرنے کے بعد خود دیکھ لے گا" (تحفۂ نور ص۴۵)

عرض:۔ شاہزادے صاحب!

سادات کرام کا احترام تو اہلسنت کی گھٹی میں پلا ہوا ہے مگر ان سادات کا نہیں جو تفضیلی بن گئے، رافضی غالی بن بیٹھے، دیوبندی، وہابی بن گئے۔ ہمارے سامنے ان سادات کی تاریخیں ہیں جنکی خانقاہیں

بہت بڑی خانقاہیں کہلاتی ہیں، رافضی تبرائی خالص دیوبندی بن کر رہ گئے۔ دور کیوں جائیے آپ اپنی ہی اپنی قریبی خانقاہ مقدسہ کے ساداتی خاندان کو دیکھ لیجیے کہ ان میں وہ بھی ہیں جو تفضیلی بن گئے اور وہ بھی ہیں جو رافضی بن گئے۔

کیا اولیاء کچھوچھہ مقدسہ رحمہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ ساداتی نیاد پر آپ ان رافضیوں کا بھی مسلمانوں سے احترام کرانا چاہتے ہیں؟ جو آپ انھیں اس طرح خوف زدہ کر رہے ہیں۔ اگر سادات کا احترام نہ کروگے تو مرنے کے بعد اس کا انجام دیکھ لوگے۔

رہے آپ کے حضور غازیٔ ملت اور آپ کے بڑے حضور مسٹر حیدر میاں مثنیٰ صاحب، تو دونوں اپنی اصول سازی اور نئے مذہب کی بنیاد ڈال کر مسلک اہلسنت میں دراڑ پیدا کر رہے ہیں جس سے اہلسنت کو بچانا فرض ہے۔ کیوں اور کیسے اسے ہم نے "ہدیۂ ہاشمی" اور "گل افشانیاں" میں واضح کر دیا ہے۔ انشاء اللہ تبارک و تعالےٰ اہلسنت کو ان فتنوں سے بچانے میں کوتاہی نہیں کی جائے گی۔

شاد :- شاہزادے صاحب، اپنے "تحفۂ نور" پر فرماتے ہیں:

"اس میں کوئی شک نہیں، کہ کفر قاطع النسب ہے

اب مدرس امجدیہ ادرواریٔ دکن خود ایک کفر

پر غور فرمائیں:

آپ غازیٔ ملت کے بارے میں فرماتے ہیں،

"مرتد اکابر دیوبند کو کافر و مرتد ماننے سے انکار

میں شریک ہوگئے علماء اہلسنت کے مواخذے

کے بعد مولوی ہاشمی میاں نے توجلد ہی مولوی

ظفرادیبی سے علٰحدگی کا اظہار کر دیا:" (ایضاً ۱۹)

اس میں آپ تین جھوٹ بولے ہیں:

(۱) مرتد اکابر دیوبند کو کافر و مرتد ماننے سے انکار میں حضور غازیٔ ملت شریک ہوگئے۔

(۲) علماء اہلسنت کا مواخذہ ہوا۔

(۳) علامہ ظفرادیبی سے علٰحدگی کا اظہار کر دیا۔

میں بخوبی واقف ہوں کہ حضور غازیٔ ملت اشرفیہ مبارک پور میں اس وقت ہدایت النحو کے طالب علم تھے اور صرف دو سال ہی مبارک پور میں رہے۔ کیوں کہ حافظ ملت علامہ عبدالعزیز انصاری علیہ الرحمہ نے جب رد شیعہ میں غازیٔ ملت کی غیر معمولی دلچسپی دیکھی تو سوچا کہ شہزادہ ابھی ابتدائی کتابیں پڑھ رہے ہیں اور توجہ درسیات سے ہٹ کر رد روافض کی طرف مبذول کر رہے ہیں اس سے تعلیم کا نقصان ہوگا اور دارالعلوم اشرفیہ پر بھی آنچ آئے گی۔ چنانچہ اسی سال غازیٔ ملت نے جامعہ عربیہ سلطان پور میں داخلہ لیا ہدایت النحو سے آخر تک وہیں پڑھا اور ۱۹۷۰ء میں فارغ ہوئے۔

یہ علماء اہلسنت کا مواخذہ کب ہوا۔ اس وقت ادیبی صاحب حافظ ملت کی آنکھوں کا نور اور دل کا سرور تھے۔ یہ ذہن امجدیہ میں مرتد علماء دیوبند کہاں سے آگئے۔

عرض :- شاہزادے صاحب، کفریات ہیں بھی یا نہیں۔ اس میں غور و فکر کیے بغیر کفر کا حکم جڑ دینا تو آپ کی یہ دلیری ہے۔ اسی دلیری پر آپ نے حضرت

مولینا محمد اختر رضا خاں کو کافر کہہ دیا۔ اور اپنے اسی مخصوص شوق تکفیر میں آپ نے غازئ ملت کو کافر بنا دیا اور الٹا مجھ پر (سید محمد حسینی پر) جھوٹ کا الزام دھر دیا۔ کافر بنانے کے نرالے اصول آپ گڑھیں، کافر آپ بنائے جائیں اور الزام دوسروں پر رکھیں۔

میرا یہ جملہ پھر دیکھیے:

"مرتد اکابر دیوبند کو کافر و مرتد ماننے سے
انکار میں شریک ہو گئے":

میں نے اس جملہ میں کہاں یہ حکم لگایا ہے مولوی ہاشمی میاں کافر و مرتد ہو گئے۔ انکار میں شریک ہونا منکرین کی ہاں میں ہاں ملانا، جس میں اس وقت کے لحاظ سے کئی احتمالات تھے جو حکم کفر لگانے کی اجازت نہیں دیتے یہ تو آپ ہی کی تکفیری جرأت و بیباکی ہے کہ کافر و مرتد بنا کر رکھ دیا ہے۔

شاہزادے صاحب!

یہ ارادہ ہے تاکہ مولوی ظفر ادیبی کے ساتھ موجودہ چپقلیں بڑھانے میں جن حضرات کا اظہار کیا ہے وہ ختم ہو جائیں صاف انکار کر دیں یا کھل کر سامنے آ جائیں۔ اگر آپ کے حضور غازئ ملت مولوی ظفر ادیبی صاحب کے معاملہ میں کف لسان والے امور کو شرعًا صاف کر دیں اور حسام الحرمین کے احکام کفر کے اقرار کا ان کی طرف سے شرعی طور پر اعلان کرا دیں تو مولوی ظفر ادیبی صاحب ہمارے سر آنکھوں پر قوم بھی مطمئن ہو جائے گی۔ ہماری ان سے کوئی ذاتی پرخاش نہیں ہے۔

رہا اعتماد اہلسنت کی فہمائش اور طلباء کا الگ ہوتے جانا تو ایک ایسی حقیقت ہے جس کے دیکھنے اور جاننے والے اس وقت کے طلبہ آج بھی موجود ہیں۔

شاہزادے صاحب!

آپ کا بخوبی واقف ہونا کیا کام دیگا جب کہ آپ واقف ہونے کے لیے اس وقت مبارک پور میں موجود ہی نہ تھے۔ آپ نے صفائی کے لیے یہ فرمایا ہے کہ آپ کے حضور غازئ ملت صرف دو سال مبارک پور رہے۔

شاہزادے صاحب!

ان دو سالوں میں کیا کیا ہوا ہے آپ ان سے واقف نہیں ہیں یہ وہی زمانہ ہے کہ آپ کے حضور غازئ ملت نے ایک خارجی لائبریرین سے دوستی پیدا کی اور اس کے سہارے رد روافض میں غیر معمولی کارہائے نمایاں انجام دیے۔ روافض کے مقررین نے آپ کے خلاف تقریریں کیں فسادات کا طویل سلسلہ چل پڑا۔ کرار حسین شیعہ مجتہد نے تبرا پر مشتمل زہریلی تقریر کی اس جلسے میں زبردست فساد بھڑک اٹھا کافی اہلسنت زخمی ہوئے۔ طلبہ اشرفیہ زخمی ہوئے۔ اہلسنت کا بہت نقصان ہوا۔ جس کے نتیجہ میں کیس چلا اور کورٹ نے آپکے حضور غازئ ملت کو تڑی پار کا آرڈر دیا اور آپ کے حضور غازئ ملت ہدایت النحو ناتمام چھوڑ کر مبارک پور کے غزوے سے واپس ہو گئے۔

رہا مولوی ادیبی صاحب کے حافظ ملت علیہ الرحمہ کی آنکھوں کا نور اور دل کا سرور ہونا تو یہ پہلی بات ہے جبکہ ان کے کف لسان

اور سزا بھی ہوئی

کی کیفیت کھل کر سامنے نہیں آئی تھی اور جب سامنے آنے لگی تو حافظِ ملت علیہ الرحمہ نے مولوی ادیبی صاحب کو اشرفیہ سے نکال کر ہی چھوڑا اور جیسے جیسے معلوم ہوتا گیا اہلسنت بھی چھوڑتے چلے گئے۔ (اہلسنت اس کی پوری تفصیل میری آنے والی کتاب "سوانح ہاشمی" میں ملاحظہ کریں)

شاہزادے صاحب!

آپ کا یہ کہنا کہ خدا کرے آپ توبہ کرلیں اور منقطع النسب ہونے سے بچ جائیں صرف دل کی بھڑاس نکالنے کے لیے ہے اور اصل مسئلہ سے بھاگنے کے لیے، ورنہ اس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں بس آپ نے توبہ کرانا، توبہ واجب کردینا ہی سیکھ لیا ہے خواہ وہ غلط اور باطل ہی کیوں نہ ہو، اور آپ ہی کے اصول پر خود آپ لوگوں پر توبہ واجب ہو جائے تو آپ توبہ کرنے سے پاک ہیں۔

یاد رکھیے کہ جب ہم سمجھ لیں گے کہ شرعًا ہم پر توبہ واجب ہے خواہ حرام سے یا العیاذ باللہ کفر سے تو انشاء اللہ تعالیٰ ہمیں ہرگز ہرگز توبہ سے عار نہیں ہوگا۔ اور ہمیں ہماری سیادت کا رکھ رکھاؤ اور آلِ رسول ہونے کا افتخار توبہ سے باز نہیں رکھ سکے گا۔ مگر ثبوتِ شرعی ضرور ہوگا آپ حضرات کی اصولی اور سپکڑ باری کو ہم توبہ واجب ہونے کا شرعی حکم ہرگز نہیں مان سکتے۔

ارشاد:۔ شاہزادے صاحب فرماتے ہیں "دوسروں کو تنبیہ کرنے سے پہلے اپنے نفس کو تنبیہ کریں اور اپنی اصلاح کی طرف توجہ فرمائیں" (ہدیہ ہاشمی)

اسی پر شاہزادے صاحب فرماتے ہیں:

اقول:۔ یہ اختر رضا خاں سے زور سے کہیے گا۔

عرض:۔ جی ہاں شاہزادے صاحب!

ان کے دولت کدے کی طرف یا وہ جہاں بھی ہوں ان کی جانب لاؤڈ اسپیکر کے ہارن کا منہ کرکے تیز آواز سے کہا جائے کہ اے مولٰنا اختر رضا خاں صاحب! آپ کو اپنے نفس کو تنبیہ کرنا اور پاکیزگی سکھانا ابھی تک نہیں آیا ہے کچھوچھہ مقدسہ کے کچھ اصاغر مخدومین نے نیا مذہب ایجاد کرکے تنبیہ نفس کا نیا فارمولا تیار کیا ہے۔

آج ہی سے گالیاں بکنا، تہمت و بہتان دھرنا، خلافِ شرع کافر بنانا، علماء اہلسنت کی تحقیر و تذلیل شروع کردیجیے تاکہ آپ پاک و صاف ہوکر ولایت کے درجات آسانی سے طے کرلیں۔

ارشاد:۔ شاہزادے صاحب "ہدیہ ہاشمی" سے نقل کرتے ہیں:

قال ہمیں یہ دکھانا ہے کہ ان اکابر کچھوچھہ کا زمانہ بہت قریب کا زمانہ ہے جن کی زیارت کرنے والے آج بھی موجود ہیں۔

اس قول پر شاہزادے صاحب ارشاد فرماتے ہیں،

حضور سیدی سید اشرف جہانگیر سمنانی اور آپ کے بھانجے حضور سرکار نور العین سرکار شاہ حسن سرکار کلاں اور دوسرے بزرگوں (قدست اسرارہم) کے اسماء گرامی لکھ کر فرمایا ہے کہ یہ حضرات اکابر کچھوچھہ ہیں اور ان کا مقام اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہٗ کے پیر ہی نہیں بلکہ دادا پیر سے بھی زیادہ صاحبِ بلند مقام ہیں اس لیے

اکابر بریلی کچھوچھہ کے خدام ہیں اور ان اکابر کا زمانہ قریب کا زمانہ نہیں تقریباً چھ سو سال قبل کا زمانہ ہے۔ ان کے زمانہ میں تو مارہرۂ مطہرہ میں سلسلۂ برکاتیہ کا وجود بھی نہیں تھا بریلی کی کیا گنتی؟ آپ مہربانی کر کے۔ اکابر بریلی کا تقابل اصاغر کچھوچھہ سے نہ کریں۔ (تحفہ نور ص۴۲ و ص۴۸) کرنا ہے تو بانیٔ سلسلہ اشرفیہ کا بانیٔ رضویہ سے تقابل کریں، تب سمندر کی گہرائی سے گھبراہٹ ہوگی۔ (الی آخر قولہ)

عرض:۔ شاہزادے صاحب!

ان اکابر کچھوچھہ کی عظمت سے نہ ان رضویوں کو انکار ہے نہ ہم اشرفی منکر ہو سکتے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ ان کی عظمت و بلند مقامی سے آپ کیا فائدہ اٹھا رہے ہیں ؏

وہ تو سب کچھ تھے مگر تم تو بتاؤ کیا ہو

وہ تو عظمت و ولایت کے بڑے بڑے مقامات طے کر گئے اور آپ ان بزرگوں کا نام لے کر، گالیوں، مسلم آزاریوں، بہتان طرازیوں دین شکنی کے اعلیٰ مقامات طے کرتے چلے جا رہے ہیں اور گز فٹ کا فیتہ لے کر کچھوچھہ مارہرہ، بریلی کو ناپنے ہی میں رہ گئے۔

بے شک کچھوچھہ مقدسہ ہمارے سر آنکھوں پر اور ہم وہیں کے خوشہ چیں ہیں بحمدہٖ تعالیٰ اشرفی ہیں مگر آپ جیسے گلیروں اور دین شکنوں کے واسطے سے نہیں اور ہم مسلمانوں سے یہی کہیں گے کہ:

اے مسلمانو! خبردار، ہوشیار!

کچھوچھۂ مقدسہ کے ان نوخیز گالیاں دینے والے، بہتان جڑنے

والے، دین کو تباہ کرنے والے، پیر بننے والے مولویوں سے دور رہو ورنہ اپنی دنیا و آخرت برباد کر لوگے۔

شاہزادے صاحب!

اور آگے سنیے، آپ نے جو مراتب کا اندازہ بتایا ہے ہمیں اس کا علم نہیں تھا مگر آپ کے اندازے پر ہمارا ٹھیرنا تذبذب میں پڑ گیا ہے۔ صرف دو مرتبوں پر تقسیم مشکل ہے۔ آپکے ارشاد کے مطابق حضور سیدی سید اشرف جہانگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے حضور سیدنا فرید قدس سرہٗ تک اکابر اور حضور شیخ المشائخ سے حضور محدث اعظم تک اصاغر اور آپ اور آپ کے حضور غازی ملت، آپ کے بڑے حضور چیرمین مثنیٰ میاں صاحب، اصاغر الاصاغر اور بہتر یہ ہے کہ آپ اصاغر اور آپ لوگوں سے اوپر اکابر اور اوپر اکار ال کابر۔ تیسری تقسیم ہمارے ذہن میں یہ ہے:

(۱) اکابر۔

(۲) اواسط۔

(۳) اصاغر۔

بہرحال آپ جو بھی تقسیم رکھیں دنیائے علم و فضل کو افسوس اس پر رہے گا کہ آپ جیسے علوم اسلامیہ کے فاضل و ماہر نے مقابلہ کے یہ معنی کہاں سے اور کس لیے پیدا کر لیے اور اصل مفہوم کو نظر انداز کیسے کر دیا۔

ہدیہ ہاشمی، میں ہماری عبارتوں کا کھلا مفہوم تو یہ ہے کہ حضور شیخ المشائخ اشرفی میاں، حضور سید شاہ احمد اشرف،

حضور محدث اعظم ہند رحمہ اللہ تعالےٰ کو آپ اصاغر ہی کہہ لیجیے، مگر آپ حضرات ان بزرگوں کے پاسنگ میں تو نہیں ہیں نہ علم میں نہ تقوے میں، نہ طریقت میں، نہ مراتب ذاتی میں، نہ سادات و اہلبیت کے درجات سمجھنے میں ۔ ان بزرگوں کی زیارت کرنیوالے ان کی تقریر سننے والے، ان کے ملفوظات سے استفادہ کرنیوالے آج بھی موجود ہیں ۔ ان بزرگوں نے اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہٗ کی خدمت میں بکثرت حاضری بھی دی ہے کسی سے یہ مروی نہیں کہ انہوں نے اعلیٰ حضرت امام بریلوی کو لفظ غلام سے یاد کیا ہو یا ایسے الفاظ ان کی شان میں ذکر کیے ہوں جن سے تحقیر و توہین کی بو آتی ہو۔

اس لیے کہ جب علمارِ دین قوم کی نگاہوں سے گرا دیے جائیں تو پھر قوم کے دین کا خدا حافظ ۔ اس کے بعد نہ اسلامیات کی عزت و آبرو قوم میں بٹھائی جا سکتی ہے نہ علوم و فنون اسلامیہ کا مقام ذہنوں میں جاگزیں کیا جا سکتا ہے، نہ پیروں، مرشدوں خانقاہ والوں کی دنیا سلامت رہ سکتی ہے، خانقاہوں اور غیر مسلم مٹھوں آسن گاہوں کے درمیان امتیاز عوام کے نزدیک ختم ہو کر رہ جائے گا۔ اور ان کو اغوار سے آپ کا بچانا مشکل ہو جائے گا۔

رہی اشرفیت کی گہرائی تو شاہزادے صاحب! اس گہرائی کی ہم اشرفیوں کو ضرورت ہوگی جہاں گھبراہٹ ہونے نہ ہونے کا تعلق ہم اشرفیوں ہی سے ہے ۔ بھلا دوسرے سلسلہ والوں کو اشرفی گہرائی اور مقامِ ولایت کے ناپنے سے کیا غرض ؟ ہر سلسلہ

والے کو اپنے سلسلہ کی گہرائی سے ہی واسطہ رکھنا ہوتا ہے۔

رضوی حضرات، اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہٗ کے عرفان و حفاظت سلسلہ مقامِ شرع کی بلندی اور اپنے مرشدین عظام کے ساتھ سچی وابستگی و وفاداری کی وجہ سے رضوی کہلانے پر فخر کرتے ہیں اگر ان کو گہرائی میں جانے کی ضرورت ہوئی تو وہ اپنے مرکز مارہرہ مطہرہ حاضری دیں گے کہ یہ وہیں کے غلام ہیں وہیں کے مرید ہیں اسی سلسلۂ عالیہ قادریہ سے وابستہ ہیں وہیں کا نمک کھاتے ہیں اسی سے فیض اٹھاتے ہیں ۔ آپ لوگوں کی طرف اور سلسلۂ اشرفیہ کی جانب انہیں دیکھنے کی کیا ضرورت ہے کہ آپکے مشائخ کا مقام کتنا بلند ہے جبکہ تمام سلاسل میں یہ تعلیم عام ہے کہ اپنے مشائخ ہی کو بلند مقام سمجھے ۔ اعلیٰ حضرت قدس سرہ اپنے مشائخ کے بارے میں فرماتے ہیں :

کیسے آقاؤں کا بندہ ہوں رضا
بول بالے مری سرکاروں کے

پھر اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہٗ اور یہ حضرات حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی غلامی پر فخر کرتے ہیں اور ان ہی کے گن گاتے ہیں اور تمام نعمتوں کو ان کی طرف ہی منسوب کرتے ہیں جن کی بلندیٔ ولایت پر تمام سلاسل کے اولیار کرام رضی اللہ تعالےٰ عنہم حیران ہیں :

ولایت کے بلند پرواز حیراں ہیں بلندی پر
سمجھ میں ہی نہیں آتی ہے رفعت غوث اعظم کی

بھلا یہ حضرات آپ کے سلسلۂ اشرفیہ چشتیہ کی گہرائی کو کیوں
ناپنے لگے۔ ہاں آپ حضرات ضرور ناپ چکے ہیں جس کا نتیجہ ہم
اشرفی ہی دیکھ رہے ہیں کہ آپ لوگوں نے اشرفیت کو بد نام
کرنے کا بیڑہ اٹھا رکھا ہے۔

ارشاد:۔ شاہزادے صاحب فرماتے ہیں:
بانیٔ سلسلۂ اشرفیہ کا بانی سلسلۂ رضویہ سے تقابل کریں۔

عرض:۔ شاہزادے صاحب!
ہمیں اس کی سرے سے ضرورت نہیں نہ ہمارے اکابر اشرفیہ
نے یہ سبق پڑھایا ہے یہ مقابلہ کی تحریک آپ ہی کو مبارک ہو آپ
لوگ ہی یہ اکھاڑے بازی کرتے رہیں۔
ہمیں نہ بانیٔ سلسلہ رضویہ کا بانیٔ سلسلۂ اشرفیہ سے مقابلہ کرنا ہے
اور نہ بانیٔ سلسلۂ اشرفیہ کا بانیٔ سلسلہ قادریہ سے، یہ دھندے
آپ لوگ ہی کرتے رہیں اتنا تو ہم اشرفی ضرور اقرار کرتے ہیں کہ،
دیوبندیوں، رافضیوں، قادیانیوں نے نئے نئے ملحدوں سے
مسلمانوں کو بچانے کے اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہٗ نے جو
جتن کیے ہیں بلا فرق سلاسل اہلسنت پر اعلیٰ حضرت کا بہت بڑا
عام احسان ہے۔
بہت سے خانقاہ والے نیز علماء، خطباء، مقررین، مدرسین،
منتظمین راستے پر لگ گئے۔ دین اور دینداری کے تحفظ کی حیثیت
سے اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہٗ کا مقابلہ دونوں صدی میں
کوئی ادارہ نہ کوئی متبحر عالم نہ کوئی خانقاہ والا کر سکتا ہے۔ یہ دین پناہ

اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہٗ کی بارگاہ میں ہی ملے گی، اور
یہی ہمارے والد ماجد حضور علامہ سید جنید الحسینی اشرفی قدس سرہٗ
کی تعلیم ہے جس پر بفضلہٖ تعالےٰ ہم مضبوطی سے قائم ہیں۔

ارشاد:۔ شاہزادے صاحب، ہماری کتاب "ہدیۂ ہاشمی" سے ایک قول
نقل کرتے ہیں:
قال، ہم ببانگ دہل کھلے طور پر صاف اعلان کرتے ہیں کہ اعلےٰ
حضرت امام بریلوی قدس سرہٗ نے حکم شرع کے لیے الفاظ و معنی
کی جو تحقیق فرما دی ہے اس میں کسی ماہر زبان استاد فن مسلم
محقق ادب کے قول پر ایک نقطہ کا بھی ہیر پھیر نہیں کیا جا سکتا۔
اس پر شاہزادے صاحب اپنا تبصرہ فرماتے ہیں:
اقول:
"تو پھر اعلیٰ حضرت نے جس لفظ کملی کو اپنے والد
گرامی کی کتاب میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے
لیے برقرار رکھا اسے اختر رضا خاں نے حرام اور
مفتی بدر الدین صاحب نے جرم کیوں قرار دیا؟
اور ان دونوں کی حرکت پر آپ اور آپ کا اعبدیہ
بت خاموش کیوں ہے۔
اختر رضا خاں کو دین وسنیت کا دشمن
اور تحقیق اعلیٰ حضرت کا مخالف کیوں نہیں کہا جاتا
ان پر توبہ کا دباؤ کیوں نہیں ڈالا جاتا یہ سب تو
الزامی سوالات ہیں تاکہ ہوش ٹھکانے لگ جائیں

مولوی صاحب!

عرض:۔ شاہزادے صاحب!

لفظ کمل کے بارے میں اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہٗ کی کوئی تحقیق موجود نہیں ۔ دوسری طرف اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ نے خود استعمال نہیں فرمایا ملفوظات میں کوئی نشان نہیں نثر میں ہزاروں صفحات خالی ہیں اس کے مقابلہ میں کمبل کا استعمال نثر میں ملتا ہے کمل کا نہیں یہ وہ دونوں جانب ہیں کہ استعمال کرنے والوں پر الزام نہیں دھرا جا سکتا اور جو کمل کے معنی چھوٹے کمبل کی وجہ سے تصغیر کی بنیاد پر ناجائز کہتے ہیں انہیں مجرم و مرتکب کہنا بالکل غلط ہے جس پر خود آپ لوگوں کے نزدیک شرع شریف سے کوئی دلیل نہیں بلکہ کھینچ تان ہے ۔ حضرت مولانا محمد اختر رضا خاں صاحب پر توبہ کے لیے دباؤ ڈالنا قطعاً غلط اور آپ لوگوں کا نیا مذہب اور نئی شرع ہے ان کو الزامی سوالات قرار دینا لغو اور دین و سنیت سے بے خبری ہے ۔

ارشاد:۔ شاہزادے صاحب فرماتے ہیں ،

"مولوی صاحب محاورہ کمیت کے اجدیہ سے باہر آئیے اور پہرے ہی لگا کر پڑھیے ' بات اردو زبان کی ہو رہی ہے اور آپ بڑی چالاکی سے اردو زبان کاٹ کر مطلقاً حکم شرع کے لیے الفاظ و معنی کی تحقیق لکھنے لگے حکم شرع کے لیے جو الفاظ و معنی ہیں ان سے اردو زبان کے ماہرین کا کیا تعلق ؟ مار و گھٹنا پھوٹے آنکھ : (تحفۂ نور ص ٤٩)

عرض:۔ شاہزادے صاحب!

ہو جائے تو آپ تمام مخالفین اشرفیہ کو دیکھیے کہ میں دین سے خارج ہوں اور آپ نے میرے مصالحتی ہونے پر عوامی کیا ہے بلکہ تمام سنی ادارے والوں کو اور عام اہلسنت کو راضی دیکھیے کہ وہ اپنے اپنے اداروں اور سنیت سے باہر نکل کر کیونکر شریف کے جدید مذہب میں داخل ہو جانا چاہیے اور آپ کی اور آپ کے حضور فارغ التحصیل اور آپ کے بڑے حضور مفتی اختر رضا صاحب کی تی درس گاہ سے فحش گوئیوں اتہام و بہتان، مسلم آزاریوں، خلاف شرع اصول سازیوں میں فضیلت و مہارت کی ڈگریاں حاصل کر لینا چاہیے ۔

اب آئیے شاہزادے صاحب!

اپنے اس سبق اور پاٹ کی طرف جو آپ نے ان عبارتوں میں پڑھایا ہے ۔

آپ فرماتے ہیں ،

> ' بات اردو زبان کی ہو رہی ہے اور آپ بڑی چالاکی سے اردو زبان کاٹ کر مطلقاً حکم شرع کے لیے الفاظ و معنی کی تحقیق لکھنے لگے :

اولاً:۔

شاہزادے صاحب! یہ گفتگو تو آپ سے فضول ہی ہے کہ آپ نے مقید کو مطلق کر دیا اس لیے کہ آپ نے جو چاہا ہانک دیا اسی کا نام تحقیق باقی رکھ دیا ہے ، آپ دوسروں کی عبارتوں اور ان کے مفہوم کو کیا سمجھیں گے اور آپ کی کتاب "تحفۂ نور" بتا رہی ہے کہ آپ سمجھنے سے ہی کورے ہیں جبکہ آپ خود اپنی عبارت اپنے جملہ کو سمجھنے کی ہی صلاحیت نہیں رکھتے

ہیں۔ آپ اتنا بھی تو اپنے جملہ میں نہیں سمجھ سکے کہ حکم شرع کے
لیے الفاظ و معنی، میں تقیید ہے یا اطلاق۔

ثانیاً:
اب آگے دیکھیے کہ آپ خوب سمجھ کر یا بغیر سمجھے کیا کیا کہہ گئے ہیں۔

شاہزادے صاحب!

آپ کے قول پر بات جب صرف اردو زبان کی تحقیق کی ہوئی ہے کہ اردو زبان کی نثرات اور منظومات کے حوالوں سے بہ تبادؤ یا سن لو کر کملی اور ناکرڈا کے یہ معانی ہیں۔ آپ کے حضور غازی ملت بڑے حضور جیرمین مثنیٰ میاں صاحب اور آپ نے صرف اردو زبان کی تحقیق کے لیے ہی قدم اٹھایا ہوتا تو یہ عرض کیا جاتا کہ بہت اچھا آپ لوگ ضرور ادیبوں، شاعروں اور زبان کے نقادوں کی محفلیں سجائیے اور زبان دانی کا زور دکھا کر الفاظ و معنی کی تحقیق کیجیے۔

مگر شاہزادے صاحب!

بات تو کچھ اور ہی ہے، نام تو آپ لوگ اردو زبان کی تحقیق کا لیتے ہیں اور آگے بڑھ کر احکام شرع میں دست اندازی بھی کرتے ہیں، اپنے جی سے اپنے گڑھے ہوئے حکم کو حکم شرع بتاتے ہیں، توبہ طلب کرتے ہیں، دین و سنیت کا دشمن بھی قرار دیتے ہیں اور ان کو اپنی گالیوں اور بہتان طرازیوں کی بنیاد بناتے ہیں۔

شاہزادے صاحب!

آپ کے حضور غازی ملت اور بڑے حضور جیرمین مثنیٰ میاں اور آپ اگر اردو زبان کے ماہر ہونے کی بنیاد پر صرف اتنی غرض رکھتے ہیں

کہ اردو ادب کے لحاظ سے نقد و تبصرہ کیا جائے اور احکام شرع سے واسطہ نہ رکھا جائے تو آپ کو یہ کہنے کا حق رہتا کہ
ہم تو صرف اردو زبان کی تحقیق کر رہے ہیں اور
سید محمد حسینی اور امجدیہ والے احکام شرع سے
تعلق پیدا کر کے عیاری کر رہے ہیں۔

شاہزادے صاحب!

دشواری تو یہ ہے کہ یہ سارا وبال آپ ہی لوگوں کے سر ہے احکام شرع کا اردو زبان سے تعلق پیدا کرنا تو ہم نے آپ ہی کے تعلق پیدا کرنے پر بیان کیا ہے، ہمارا تعلق تو وہی ہے جو آپ کا کھلا ہوا تعلق ہے پھر یہ ہمارے لیے کیسے عیاری چالاکی قرار پا گیا جبکہ آپ لوگ خود بھی اس سے بچے ہوئے نہیں ہیں۔

آپ نے اردو زبان کے تعلق سے اعلیٰ حضرت کا ارشاد نقل کیا ہے۔ ہماری عرض یہ ہے کہ آپ نے آپ کے دونوں حضور نے بھی غلط معنی لے کر غلط طریقہ سے لوگوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کی ہے ہم نے "ہدیہ ہاشمی" اور "گل افشانیاں" میں تفصیل سے گفتگو کی ہے۔ جس کا آپ تینوں کے پاس کوئی جواب نہیں ہے اور سوائے اپنی بات پالنے اور گالیاں دینے کے آپ کوئی جواب ہی نہیں رکھتے۔

شاہزادے صاحب!

گالیاں دینے، بہتان دھرنے کے لیے، حیلے تلاش کرنے کا نام مباحث اور تحقیق و تدقیق نہیں ہے جنکو ... کے لیے اٹھا

رکھا جائے۔

ارشاد:۔ شاہزادے صاحب نے اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہٗ کی ایک عبارت نقل کی ہے:

صدہا الفاظ عربی ہیں کہ اردو میں غیر معنیٔ عربی مستعمل ہیں ان معانی کو قاموس میں تلاش کرنا حماقت ہے بلکہ اردو کے اہلِ زبان سے دریافت کرنا چاہیے ذوق مرحوم اس زبان کے مسلم اساتذہ سے تھے۔ (قصائدِ رضویہ)

اور اس پر یہ تبصرہ کیا ہے،

"تو کیا اعلیٰ حضرت کو یہ معلوم نہیں تھا کہ ان کی ذات ہی اردو زبان کے لیے حرفِ آخر ہے ان کے قول پر ایک نقطہ کا بھی ہیر پھیر نہیں کیا جا سکتا۔ اگر یہ صحیح ہوتا تو وہ مثال میں اپنی ہی ذات کو پیش کرتے، ذوق مرحوم کی بارگاہ میں نہ لے جاتے۔ آخر ذوق مرحوم کے نام لینے کی کیا ضرورت تھی جبکہ ذوق کی گنتی نہ علماء میں ہے نہ فقہاء میں: (تحفۂ نور ص۴۹)

عرض:۔ شاہزادے صاحب!

آپ نے جو اعلیٰ حضرت امام بریلوی کی عبارت پر تبصرہ کیا ہے اور معانی و مفہوم پیدا کیے ہیں وہ بالکل غلط ہیں۔

اردو زبان برائے اردو زبان، ادب برائے ادب، کہ جہاں

حکمِ شرع مطلوب نہیں سرے سے ہمارا مبحث نہیں کہ جہاں ہم اعلیٰ حضرت کی ذات کے معیار ہونے نہ ہونے پر بحث کریں۔

آپ کے حضور غازیٔ ملت اور چیئرمین مثنیٰ میاں صاحب الفاظ و معنی کے ضمن میں احکامِ شرع ہی کی بحث کرتے ہیں اسی پر علماء اہلسنت پر ضرب لگاتے ہیں اسی پر توبہ طلب کرتے ہیں اور جب بنائے نہیں بنتی تو صرف ادب برائے ادب تنہا الفاظ و معنی پر اتر آتے ہیں اور حکمِ شرع کی غرض کو الٹی عیاری اور چالاکی بتاتے ہیں یہ بھی ہوش نہیں رہتا کہ یہ کام تو ہم بھی کر رہے ہیں۔

بے شک اردو زبان کے اعتبار پر الفاظ و معنی کی تحقیق کے بعد جو احکامِ شرع اعلیٰ حضرت نے بیان کر دیئے ہیں اس لحاظ سے امام بریلوی کی ذات حرفِ آخر ہے اور اسی پر آپ کے حضور غازیٔ ملت اور چیئرمین سید مثنیٰ صاحب نے بھرپور وار کر کے مسلک اہلسنت پر چوٹ لگانے کی کوشش کی ہے۔

شاہزادے صاحب!

آپ نے جو اعلیٰ حضرت کی عبارت نقل کی ہے اس کا مطلب حسبِ ذیل ہے کہ:

"میں نے (اعلیٰ حضرت نے) جو اردو الفاظ کے معنی کی تحقیق کر کے حکمِ شرع بیان کر دیا ہے اس تحقیق کے لیے اردو کے مسلم اساتذہ کے استعمال کو سامنے رکھ کر ہی میں نے معانی متعین کیے ہیں اور جب اس طرح الفاظ و معنی کی تحقیق

ہو گئی تو حکم شرع بیان کر دیا ہے۔

اے علماء!

اگر آپ لوگوں کے سامنے بھی اس طرح کے
مسائل آجائیں تو پہلے الفاظ و معنی کی تحقیق اردو
کے مسلم اساتذہ کے استعمال سے کر لو پھر اس پر
حکم شرع بیان کرو۔ پھر اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ نے
اپنے اردو ادب کے مطالعہ کی بنیاد پر جن اساتذۂ
اردو کو اس مقام کے لائق سمجھا ان کو پہچاننے کے
لیے ذوق مرحوم کو پیش کر دیا۔

یہ تھا اصل مفہوم، مگر شاہزادے صاحب اور ان کے دونوں حضور اس غلط معانی پر اڑے ہوئے ہیں کہ اعلیٰ حضرت امام بریلوی نے ہزار اردو کے مسلم اساتذہ سے الفاظ و معنی کی تحقیق کے بعد ہی کیوں نہ حکم شرع بیان کیا ہو ہم پھر اپنی تحقیق لڑا کر اس میں ہیر پھیر کیے بغیر نہیں رہیں گے۔ اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کی تحقیق کے خلاف اپنی تحقیق الگ کریں گے اور اس پر اپنا حکم شرع الگ بیان کریں گے۔

اس پر ہم یہ ضرور کہیں گے کہ شاہزادے صاحب! آپ کے اس نئے کچھوچھوی مذہب نے اپنی تحقیق جمائی تو محققین و مدققین کی کمی نہیں پھر کوئی محقق و مدقق کھڑا ہوگا اور آپ کے مذہب کے خلاف اپنے مذہب کی دھونس جمائے گا۔ الفاظ و معانی کی اپنی تحقیق کا دعوےٰ کر کے اپنا الگ حکم شرع بیان کرے گا اور کچھوچھہ کا یہ نیا مذہب ناقابل اعتبار ٹھہرائے گا، پھر کسی مذہب پر ٹھہرنا مشکل ہو جائے گا۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ

بد دینوں کے سارے کفریات کچھوچھہ کے نئے مذہب پر ایمان و
اسلام بن کر رہ جائیں گے۔

شاہزادے صاحب ارشاد فرماتے ہیں:

"عربی زبان ہی کی بات کر لیجیے کیا عربی الفاظ
و معانی کی تحقیق میں زمخشری کا قول پسند نہیں
ہے وہ تو معتزلی ہے"

عرض ہے شاہزادے صاحب!

ایک معتزلی کی ذات ہی نہیں جو مختلف فیہ ہے یہاں تو زمانۂ جاہلیت اور مابعد کے خالص کافر و مشرک کے اقوال بھی الفاظ و معانی کی تحقیق میں اپنی تائید و تاکید کے لیے نقل کیے جاتے ہیں، بلکہ ہمارے اکابر اپنے مذہب حق کی تائید اور الزام کے لیے معتزلیوں کے عقائد و اعمال کے اقوال بھی نقل کرتے ہیں، اس کے یہ معنی ہرگز نہیں کہ، زمخشری کی تحقیق پر ہمارے علماء نے اپنے مذہب حق کی بنیاد رکھی ہے اور کچھوچھہ شریف کے نو بانیان مذہب کو یہ اجازت دیدی ہے کہ ہم جو تحقیق کر جا رہے ہیں اسے یہ شہزادگان زمخشری کے قول پر رد کر سکتے ہیں۔

ارشاد:۔ شاہزادے صاحب قال کہہ کر "ہدیۂ ہاشمی" سے یہ قول نقل کرتے ہیں۔

"ناکڑا کی تحقیق میں بے دھڑک اس پر چل پڑے
کہ ناکڑا بھی کوئی ایسا عربی لفظ ہے اور اس پر
تبصرہ کر کے مجھ پر (سید محمد حسینی پر) یوں حملہ کرتے
ہیں:"

اوّل:۔ "یہ کذبِ صریح اور سفید ریچھ سے بدتر سفید جھوٹ ہے غازیٔ ملت نے لفظ ناکڑا کی تحقیق میں اسی زبان کی لغت کا حوالہ دیا ہے جس زبان کا یہ لفظ ہے اور یہ عین تعلیماتِ اعلیٰ حضرت کے عین مطابق ہے"
(تحفۂ نور ص۵)

عرض:۔ شاہزادے صاحب!

غصہ کو تھوک دیجیے، غیظ و غضب میں آپ نے پہلے تو کذبِ صریح سفید جھوٹ کا بالکل غلط الزام رکھا جو خود ایک گالی ہے اور جب اس پر بھی یہ آتش نہ بجھی تو سفید ریچھ کہہ کر دوسری گالی ٹھونک دی اور جب ثابت کرنے کا موقعہ آیا تو وہی ہوا ع

ہم الزام ان کو دیتے تھے قصور اپنا نکل آیا

شاہزادے صاحب!

آپ نے فرمایا ہے:

"غازیٔ ملت نے لفظ ناکڑا کی تحقیق میں اسی زبان کی لغت کا حوالہ دیا ہے" (تحفۂ نور ص۵)

ہماری عرض ہے کہ،

آپ کے حضور محقق دوراں غازیٔ ملت نے بھی بہت بڑی غلطی کی ہے آپ جس تحقیق کو قابلِ تعریف سمجھ گئے ہیں وہ آپ ہی کے پیش کردہ تسلیم کیے ہوئے اصول کے خلاف ہے۔

آپ نے یہ فرمایا ہے کہ:

"یہ عین تعلیماتِ اعلیٰ حضرت کے مطابق ہے"

حقیقت تو یہی ہے کہ آپ کا اپنے حضور غازیٔ ملت کی اس تحقیق کو تحقیق سمجھنا پھر اس تحقیق کو اعلیٰ حضرت کی تعلیمات کے مطابق سمجھنا سخت غلطی ہے۔

ہمیں یہ تسلیم ہے کہ اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہٗ نے عربی زبان کے الفاظ کے اردو زبان میں مستعمل ہونے اور استعمال کرنے پر معانی سمجھنے کے لیے اردو کے مسلم اساتذہ کی طرف رجوع کرنے کی ہدایت فرمائی ہے۔

اور اسی اصل پر ہم کو یہ بھی تسلیم کرنا ہوگا کہ ہندی یا ہندوستانی کسی زبان کے الفاظ اردو میں مستعمل ہو رہے ہوں تو ہندی لغات نہیں دیکھی جائے گی جس طرح عربی لغات نہیں دیکھی گئیں بلکہ اردو کے مسلم اساتذہ کا کلام دیکھا جائے گا کہ انہوں نے یہ ہندی الفاظ کن معانی میں استعمال کیے ہیں۔

آپ اپنی اسی تسلیم کردہ اصل کے خلاف ہندی ڈکشنریوں کو سند میں پیش کرنے پر اصرار کر کے سخت غلطی کر گئے ہیں۔

شاہزادے صاحب!

آپ نے اپنی کتاب تحفۂ نور کے اسی صفحہ ۵۰ و صفحہ ۵۱ پر فرمایا ہے:

"حضور غازیٔ ملت نے اعلیٰ حضرت کے بیان کردہ معیار کے مطابق ہی تشریح فرمائی ہے کہ عربی الفاظ جو اردو میں استعمال کیے جاتے ہیں ان کے معانی اردو کے مسلم اساتذہ سے دریافت کرنا

چاہیے اور اردو الفاظ میں جو ہندی میں استعمال
کیے جاتے ہیں ان کے معانی ہندی کے مسلم اساتذہ
سے دریافت کرنا چاہیے "۔ (تحفۂ نور ص۵ و ص۱۵)

شاہزادے صاحب!

اردو الفاظ کا ہندی میں استعمال ہونا یہاں کیا بلا ہے ہم اس پر اعتراض نہیں کریں گے، یہی کہیں گے کہ شاہزادے صاحب نے جوش میں توجہ نہیں فرمائی اور کتاب تحفۂ نور کی طباعت کے بعد مشتہر کرنے اور پھیلانے کی عجلت میں دوبارہ دیکھنے اور اصلاح کرنے کا موقعہ نہیں ملا ورنہ شاہزادے صاحب کو یہ لکھنا چاہیے تھا

"ہندی الفاظ جو اردو میں استعمال کیے جاتے
ہیں ان کے معانی ہندی کے مسلم اساتذہ سے
دریافت کرنا چاہیے "۔

اور شاہزادے صاحب کے حضور غازی ملت نے ہندی ڈکشنریوں سے ہی سند پکڑی ہے اور اسی کو شاہزادے صاحب نے اعلیٰ حضرت کی تعلیم قرار دیا ہے اور آپ دیکھیں گے کہ یہ سند پکڑنا اور اس کو اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کی تعلیم کے مطابق کہنا اعلیٰ حضرت ہی کے اصول بتانا سخت غلطی ہے۔ تفصیل آگے دیکھیے۔

(۱) اردو زبان میں اگر عربی کے الفاظ استعمال ہو رہے ہوں تو ان کے معانی کے لیے اردو کے مسلم اساتذہ کی طرف رجوع کرو عربی لغات میں مت دیکھو، عربی زبان کے اساتذہ سے مت پوچھو ورنہ حماقت ہوگی۔

(۲) اردو میں اگر فارسی الفاظ استعمال ہو رہے ہوں تو ان کے معانی اردو کے مسلم اساتذہ سے دریافت کرو، فارسی لغات مت دیکھو، ورنہ حماقت ہوگی۔

(۳) مگر ماتم کیجیے نئے کچھوچھوی مذہب کا کہ اگر ہندی الفاظ اردو میں استعمال ہو رہے ہوں تو ان ہندی الفاظ کے معنی ہندی ہی لغات میں دیکھو، ہندی ہی کے مسلم اساتذہ سے پوچھو اور یہ حماقت نہیں عین عقل مندی دانائی، زبان دانی اور اصل تحقیق ہوگی۔

یہ ہے ہمارے ان کچھوچھوی شاہزادوں کی زبان دانی اور اصول تحقیق، جن پر ان لوگوں کو دوسروں کو گالیاں دینے، جھوٹا سفید ریچھ سے بدتر ٹھہرانے کا شوق ہے۔

ارشاد:۔ شاہزادے صاحب فرماتے ہیں:

۔ اعلیٰ حضرت کی شاندار اردو کی مثال ہے ان
کا ترجمۂ قرآن کنز الایمان جس کے بارے میں مظہر
اعلیٰ حضرت علامہ کاظمی صاحب قدس سرہٗ فرماتے ہیں
لیکن اس میں ایسے الفاظ بھی موجود ہیں جنکا استعمال
آج کل اردو محاورات میں متروک ہے اس لیے
ضرورت تھی کہ اس کے منہاج پر کوئی دوسرا ترجمہ
بھی سامنے لایا جائے "۔

اس پر تبصرہ کرتے ہوئے شاہزادے صاحب فرماتے ہیں:

"لیجیے جناب آپ تو اعلیٰ حضرت کے تحریر کردہ کسی لفظ
کے خلاف کسی ماہر زبان، استاد فن، مسلم محقق ادب،

میر، ذوق، مومن کسی کو سننے کو تیار نہیں، اور آپ کے غزالی دوراں مظہر اعلیٰ حضرت اپنے ترجمہ قرآن البیان میں اعلیٰ حضرت کی اردو کے بارے میں فرماتے ہیں کہ کنزالایمان میں ایسے الفاظ بھی موجود ہیں جن کا استعمال آج کل اردو محاورات میں متروک ہے:

جب اعلیٰ حضرت بہترین اردو جانتے ہوئے اپنی تحریر کو متروک الاستعمال لفظ سے نہیں بچا سکے تو مندی، اودھی اور بھوجپوری سے اعلیٰ حضرت کا کیا تعلق۔ (تحفہ نور ص۵۱)

عرض :۔ شاہزادے صاحب!

آپ کیا کیا کہہ گئے ہیں اور کیسی کیسی غلطیاں کر گئے ہیں اس کا آپ کو ہوش نہیں، آپ تو صرف اس مشن کو چلانے میں سرگرم ہیں کہ کس طرح اعلیٰ حضرت امام بریلوی کی ذات کو مجروح کیا جائے خواہ آپ کو اپنی قابلیت و استعداد کا خون ہی کیوں نہ کرنا پڑے اور آپ خود علم و فضل کے لحاظ سے کورے ہی کیوں نہ ثابت ہو جائیں۔

شاہزادے صاحب!

متروک الاستعمال کسے کہتے ہیں؟

متاخرین کے کسی لفظ کو ترک کر دینے سے متقدمین کی زبان دانی کیوں کر مجروح ہو گی۔ شاید ابھی آپ نہیں سمجھے ہوں گے۔

میر، ناسخ وغیرہ اساتذۂ اردو کے استعمال کردہ وہ الفاظ

جنھیں ذوق، غالب، مومن نے ترک کر دیئے ان کے ترک کر دینے سے میر، ناسخ کی زبان دانی کے مجروح ہونے کا حکم کس نے لگایا ہے۔

یا ذوق، غالب، مومن نے کب کہا ہے کہ میر اور ناسخ اردو کے مسلم اساتذہ ہونے کے باوجود اپنی اردو کو متروک الاستعمال الفاظ سے نہیں بچا سکے۔

یا ذوق، غالب، مومن نے یہ کہا ہے کہ ہم نے جن الفاظ کو ترک کر دیا ہے ان الفاظ کو ہم نے ایسا قبیح بنا ڈالا ہے کہ ہم سے پہلے استعمال کرنے والے میر و ناسخ اردو کے مسلم استاد ہی باقی نہ رہے

شاہزادے صاحب!

یہ زبان دانی نہیں زبان دانی سے کوراپن ہے خود غالب اور ذوق سے پوچھیے کہ وہ میر و ناسخ کے استعمال کردہ الفاظ کو ترک کر دینے کے بعد میر کو کیا سمجھتے ہیں اور ناسخ کو کیا مانتے ہیں۔

غالب کہتا ہے:

غالب اپنا یہ عقیدہ ہے بقول ناسخ
آپ بے بہرہ ہیں جو معتقد میر نہیں

ذوق کہتے ہیں:

نہ ہوا پر نہ ہوا میر کا انداز نصیب
ذوق یاروں نے بہت زور غزل میں مارا

شاہزادے صاحب!

ملاحظہ فرمایا آپ نے، اردو زبان اور اردو زبان کی استادی کو

غالب استعمال ترک کرنے کے باوجود میر پر حرف گیری کرنے والوں کو بے بہرہ اور سخن طرازی میں میر کا مقابلہ کرنے والے کو بدنصیب سمجھتے ہیں۔ یہ ہرگز نہیں کہا کہ میر د ناسخ اردو کے مسلم استاد ہونے کے باوجود متروک الاستعمال سے نہیں بچا سکے۔

شاہزادے صاحب!
کاظمی صاحب نے جو "آج کل" فرمایا ہے کیا وہ اعلیٰ حضرت کے پہلے کا زمانہ ہے؟ کہ اعلیٰ حضرت کے زمانہ سے پہلے ہی یہ الفاظ متروک ہو چکے تھے جن سے اعلیٰ حضرت اپنی زبان کو نہیں بچا سکے۔

شاہزادے صاحب!
کچھ آپ کو اندازہ ہوا کہ آپ کہاں ہیں، کیا اسی لیاقت و استعداد پر اعلیٰ حضرت کی زبان دانی پر حملہ کرنے کا شوق تھا۔

ارشاد۔ شاہزادے صاحب فرماتے ہیں:

> "جی نہیں حضور غازیٔ ملت کو اپنے آگے اس اختر رضا خاں کو جھکانے کا شوق نہیں جس کی تکفیر بریلی نے کی ہے" (تحفۂ نور ص۵۲)

عرض:۔ جی ہاں، شاہزادے صاحب،
آپ کو اور آپ کے حضور غازیٔ ملت کو تو گالیاں دینے اور گالی نامہ لکھنے کا شوق ہے۔ شاید آپ نے اپنے حضور غازیٔ ملت کی کتاب "کملی" بھی نہیں دیکھی ورنہ آپ کے غازیٔ ملت کا شوق آپ پر کھل جاتا۔ دیکھیے ان کی کتاب "کملی" ص۱ وہ لکھتے ہیں:

> "یہی وجہ ہے کہ ساری زندگی اعلیٰ حضرت ہر آلِ رسول

> کی قدم بوسی اور دست بوسی کرتے رہے۔

آگے لکھتے ہیں:

> "یہ ادب و تعظیم، یہ عقیدت و روحانیت اب بریلی میں کہاں۔ کیا مولانا اختر رضا خاں اس معاملہ میں اعلیٰ حضرت کی عملاً پیروی کر سکتے ہیں؟ تعظیم آلِ رسول کی جو ادائیں اعلیٰ حضرت میں تھیں، کیا ازہری صاحب میں ایک صدی بھی ہے؟"

آپ کے غازیٔ ملت بلا وجہ مولانا اختر رضا خاں صاحب کی پیروی نہ کرنے اور سادات کا ایک فی صد احترام نہ کرنے کا ماتم نہیں کر رہے ہیں۔

ارشاد:۔ شاہزادے صاحب نے "ہدیۂ ہاشمی" کی یہ عبارت نقل کی ہے:

قال:۔

> "مولوی ہاشمی میاں نے یہ کیسے سمجھ لیا کہ یہ نیاز مندیاں صرف کچھوچھہ مقدسہ کے ساتھ تھیں"

اس پر شاہزادے صاحب نے فرمایا:

اقول:۔

> "جھوٹ بالکل جھوٹ، غازیٔ ملت نے کہیں صرف کچھوچھہ مقدسہ نہیں لکھا۔ ہاں وہ یہ ضرور سمجھتے ہیں کہ یہ نیاز مندیاں کچھوچھہ مقدسہ کے ساتھ بھی تھیں" (تحفۂ نور ص۵۲)

عرض:۔ شاہزادے صاحب!

آپ کو اپنے ہی حضور غازیٔ ملت کی "تکملی" کا پاس نہیں ہے کہ کیا لکھ دیا ہے اور کیا لکھ رہا ہوں۔ اسی طرح "ہدیۂ ہاشمی" بھی آپ سمجھ نہ سکے۔ غیظ و غضب اور جوشِ مخالفت میں کہیں کذبِ صریح، کہیں جھوٹ بالکل جھوٹ، کہیں کچھ کہیں کچھ کہہ کر آپ نے دامن چھڑا لینے کی کوشش کی ہے۔

جس تحقیق و تدقیق کا دعوٰی آپ نے اپنے حضور غازیٔ ملت کے لیے کیا ہے اور اسی کی تائید و حمایت میں آپ سرگرم ہیں اور یہ گمان کر بیٹھے ہیں کہ دنیا ہماری اس تحقیق و تدقیق پر حیران رہ جائے گی۔ شاباشی دے گی اور اس تحقیق کو صحیح قرار دینے کے لیے ہم نے جو گالیوں اور بہتان طرازیوں کا انداز اختیار کیا ہے اس پر تو دنیا اچھل پڑے گی۔ آپ لوگوں کی تعریف و توصیف میں رطب اللسان ہو جائے گی۔ یہ سب یاد رہوا۔ سطحِ ریت پر محل کی تعمیر، علم و فن سے عاریت (کورا پن) اور فہم و فراست سے بیگانگی کے سوا کچھ نہیں۔ آپ ہزار اچھلیں کودیں مگر یہ آپ لوگوں کے عجز اور بے بسی پر مظہر ہے۔

شاہزادے صاحب!

آپ اپنی ہی تحریر کو سمجھیے، آپ لکھتے ہیں:

"ہاں وہ (میاں مولوی ہاشمی صاحب) یہ ضرور سمجھتے ہیں کہ یہ نیاز مندیاں کچھوچھہ مقدسہ کیساتھ بھی ہیں۔"

آپ نے اپنے حضور غازیٔ ملت کے الفاظ بعینہٖ نقل کیے ہیں تو یہ دعوٰی جھوٹ ہوگا، کہ سمجھتے ہیں الفاظ پر نہیں معانی پر دلالت کرتے ہیں۔

اور اگر آپ یہ کہتے ہیں کہ صحیح مفہوم کو میں نے ادا کیا ہے تو دوسروں پر جھوٹ کا الزام جھوٹ اور لغو ہوگا۔

شاہزادے صاحب!

آپ اپنے حضور غازیٔ ملت کی یہ خامہ فرسائی دیکھیے اور اچھی طرح غور کر کے سمجھیے کہ "ہدیۂ ہاشمی" نے جو کچھ کہا ہے وہ درست ہے یا نہیں آپ کے حضور غازیٔ ملت اپنی "تکملی" کے پیش لفظ میں فرماتے ہیں:

"بریلی کا تاجدار بلا شک و شبہ اپنے اس مرکزِ عقیدت (کچھوچھہ شریف) کا وفادار اور خدمتگذار ہے اسی وفاداری اور خدمتگذاری نے احمد رضا خاں کو اکابرِ اہلسنت میں شامل کرا دیا اور حضور مخدوم پاک کی خصوصی توجہ نے اپنے اس غلام کو اہلسنت کا امام بنا دیا اور وہ عطیۂ آلِ رسول بن کر چمکنے لگے۔"

کیوں شاہزادے صاحب!

آپ کے حضور غازیٔ ملت کا یہ بلند بانگ دعوٰی واضح طور پر یہ بتا رہا ہے کہ وفاداری اور خدمتگذاری گراں قدر صفتیں جو مرکزِ عقیدت کچھوچھہ مقدسہ کے ساتھ مخصوص ہو کر رہ گئی تھیں جس نے اور دیگر مراکزِ عقیدت کے ساتھ ایسی خاص صفات سے اعلیٰ حضرت کو بیگانہ کر دیا تھا اور وہ بھی کچھوچھہ شریف کے ساتھ ایسی خاص الخاص موثر کہ جس نے اکابرِ اہلسنت میں شامل کرا دیا اور یہ خصوصیت اتنی بلند و بالا ہو گئی کہ حضور مخدوم پاک نے اپنی خصوصی توجہ فرما دی کہ اہلسنت کا ہی

امام ہی بنا دیا اور اپنا عطیہ بنا کر ساری دنیا میں چمکا دیا۔
کیوں شاہزادے صاحب!
یہ وفاداری، خدمتگذاری، خصوصی توجہ، انعام و اکرام کھلے طور پر یہ نہیں بتا رہی ہیں کہ یہ نیاز مندیاں کچھوچھہ شریف کے ساتھ خاص تھیں۔ یہ آپ نے کیسے کہہ دیا کہ آپ کے حضور غازئ ملت یہ ضرور سمجھتے ہیں کہ یہ نیاز مندیاں صرف کچھوچھہ مقدسہ کے ساتھ بھی تھیں اگرچہ خاص کسی اور مقام کے ساتھ تھیں۔
شاہزادے صاحب!
یہ آپ غلط بیانی کر رہے ہیں یا آپ کے حضور غازئ ملت نے وہ غلط بیانی کی ہے؟

ارشاد:۔ قال: بریلی اور کچھوچھہ۔ اقول: بالکل غلطیوں لکھیے کچھوچھہ اور بریلی۔

عرض:۔ جی ہاں، اس لیے کہ اب کچھوچھہ شریف ایک نئے حلقہ کو اپنے نئے مذہب پر گالیاں دینے، بہتان دھرنے، ایذائے مسلم، خلافِ شرع احکام کرنے میں جو امتیازی فضیلت حاصل ہو گئی ہے اس کی وجہ سے تقدم بہرحال بریلی پر رہتے۔

ارشاد:۔ شاہزادے صاحب کا کہنا یہ ہے کہ جب بڑی بڑی خانقاہوں کے بارے میں "ہدیۂ ہاشمی" میں کہا گیا ہے کہ بریلی شریف سے زیادہ مرتبہ رکھتی ہیں تو یہ گستاخی کیوں کی؟
وہ گستاخی یہ نقل فرمائی ہے:
"امتِ مسلمہ کو کچھوچھہ شریف کی ضرورت نہیں، دنیا کی تمام خانقاہوں اور مسلمانوں کو بریلی کے عقائد کی

ترازو پر ہی تولا جائے گا اور دنیا کی تمام خانقاہوں اور مسلمانوں کو کچھوچھہ شریف کی خانقاہ پر تولنے کی ضرورت نہیں ہے۔"

عرض:۔ شاہزادے صاحب!
یہ گستاخی نہیں ہے حقیقت ہے اور اس پر "ہدیۂ ہاشمی" میں ہم نے وضاحت سے گفتگو کی ہے جس کو آپ کا تعلی اور فخر قبول نہیں کر سکا ہمیں عام اہلسنت کی فکر ہے۔
آپ ہندوستان کی بڑی بڑی خانقاہوں کی سیر کیجیے جہاں آپ کو سنی ملیں گے، غرانٹ رافضی، دیوبندی، ملحد، صلح کلی بھی نظر آجائیں گے جو اپنی پیری مریدی کی دوکان سجائے عوام کو اپنے نذرانوں کے لیے اغوا کر رہے ہوں گے۔ زائرین اور عزیز از معتقدین کے جیبوں پر تو ان کی نظر ضرور ہوگی مگر سلوک و طریقت، تقوےٰ و طہارت تو بڑی بات ہے مسلمانوں کی نجات آخرت سے بھی انہیں کوئی غرض نہ ہوگی۔
ان خانقاہوں اور کچھوچھہ شریف میں کوئی ایسا آلہ نہیں جو اس خلط ملط میں خطِ امتیاز کھینچ دے اور احقاقِ حق و ابطالِ باطل کر جائے۔ یہ بریلی شریف کا ہی احسان ہے کہ اس نے اس زمانہ میں حق و باطل پرکھنے کی کسوٹیاں دیدیں۔ جنہوں نے اپنایا وہ بچ گئے اور جو فخرِ خانقاہی میں بہہ کر بریلی شریف کے بیان کردہ دینی اصول سے بے نیاز ہو گئے خود بھی گمرہی میں پڑ گئے اور دوسروں کو بھی گمرہی میں ڈالدیا اور بات آج یہاں تک بڑھی ہوئی ہے کہ خانقاہوں اور مزارات اولیاء کرام کے صلح کلیوں میں جمہوریت کے دنیاوی خوش رنگ ریلیوں کے

تصور نے دین کو خطرے میں ڈال دیا ہے۔

شاہزادے صاحب!

ہمیں اس کا علم ہے کہ حضور سمنانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کثیر التصانیف تھے رد روافض میں بھی ان کی تصنیف تھی مگر ان کی گراں مایہ تصانیف کا سرمایہ آپ نے کہاں کھو دیا۔ اگر دوسروں نے غائب کیا ہے تو آپ اس کی حفاظت کیوں نہیں کر سکے۔

یقیناً حضور سلطان سمنانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے احقاق حق و ابطال باطل پر دلائل شرعیہ قاہرہ قائم کئے ہوں گے مگر آپ جیسے ذمہ دار بننے والوں کے پلے کیا رہ گیا۔

آپ لوگ صرف نام ہی نام لینے اور اشرفی اکابر کی ولایت پر فخر کرنے کے سوا دنیا کے سامنے دین کے تحفظ کے لیے کچھوچھہ شریف سے مسلک اہلسنت کے دلائل اور حوالے کچھ بھی پیش نہیں کر سکے جن سے باطل پرستوں کا رد ہو جائے۔

یہ تو ایک رخ تھا شاہزادے صاحب!

اب دوسرا رخ ملاحظہ فرمایئے:

آپ کے حضور غازیٔ ملت، میاں مولوی ہاشمی صاحب، اپنی زوردار تحریروں اور تقریروں میں یہ فرمائیں کہ:

اے لوگو! سن لو حضور سیدنا اشرف جہانگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ،
تارک السلطنت تھے انہوں نے سلطنت پر تھوکر
ماردی ہم نے عرض کیا کہ بالکل صحیح ہم خود اس کے
معترف ہیں پھر ارشاد فرمایا کہ قطب عالم تھے غوث العالم تھے

ہم نے سر جھکا دیا کہ بیشک ہمارے یہ سمنانی آقا ان ہی اوصاف سے متصف تھے لیکن یہ منوانے اور ہمارے بغیر محبت دل سے ملنے کے بعد میاں مولوی ہاشمی صاحب پینترا بدل کر یہ کہتے ہیں کہ:

خبردار!

حضور سلطان سمنانی قدس سرہٗ نے اعلیٰ حضرت امام
بریلوی کو اہلسنت کا تاجدار امام بنا کر اکابرین داخل
کر دیا اس لیے کہ اعلیٰ حضرت کچھوچھہ شریف کے
وفادار، خدمتگذار تھے۔

تو ہم چونکے کہ یا اللہ، اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہٗ کچھوچھہ شریف کے کسی بھی پیر صاحب کے مرید تو نہیں بنے تھے نہ اعلیٰ حضرت نے برکت کے لیے ہی کچھوچھہ شریف سے خلافت حاصل کی نہ کچھوچھہ شریف چلہ کشی کے لیے گئے تھے بلکہ کچھوچھہ شریف حاضری ہی نہ ہوئے۔ نہ ہی حصول فیض کے لیے ہی کچھوچھہ شریف سے کوئی واسطہ رکھا۔ آخر یہ خدمتگذاری، وفاداری جو تاجدار اہلسنت و امام اہلسنت بنا دے عطیۂ رسول بنا کر چمکا دے اس کا دعوےٰ میاں مولوی ہاشمی صاحب نے کہاں سے کر دیا۔

اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہٗ تو مارہرہ مطہرہ سے سلسلۂ قادریہ میں مرید تھے۔ اپنی خدمتگذاری اور وفاداری کو قولاً و عملاً مارہرہ مطہرہ کے مشائخ اور ان کے شاہزادوں سے ہی وابستہ رکھا اور اسی توسط سے حضور سیدنا غوث [illegible] معظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے در اقدس کو مضبوطی سے تھام کر علم [illegible] کی نعمتیں حاصل کیں یک در [illegible] گیر محکم گیر پر سختی سے عامل تھے،

جو اولیائے چشت کی بارگاہوں میں حاضر ہونے کے بعد بھی یا غوث کہہ کر استمداد کرتے تھے یہ ضرور ہے کہ وہ بزرگان چشتیہ، نقشبندیہ، سہروردیہ وغیرہم کی بارگاہوں میں مودب اور ظاہری و باطنی عزت و احترام کے سخت پابند تھے۔

میاں مولوی ہاشمی صاحب!

آپ کا یہ دعوے کہ کچھوچھہ مقدسہ نے یہ سارے انعامات اعلیٰ حضرت امام بریلوی کو عطا کر دیے روایت و درایت کے خلاف آپ کی لاابالی طبیعت کی پیداوار ہے جو نرا بوگس ہے ہم اس کو بالکل ماننے کو تیار نہیں، ہم اس کا صاف انکار کرتے ہیں.

کہیے، شاہزادے صاحب!

یہ انکار کرنے والے بوگس قرار دینے والے آپ کے نئے کچھوچھوی مذہب پر مسلمان ہیں یا نہیں یا اسلام سے خارج ہو گئے اور اگر مسلمان باقی ہیں اسلام سے خارج نہیں ہوئے تو کچھوچھہ شریف کی ضرورت کیا باقی رہ گئی۔ یہ بات نہیں ہے کہ ملک بھر کے مسلمانوں کو آپ پکڑ پکڑ کر خانقاہ کچھوچھہ لے جائیں اور زور دیں کہ مرید بن جا، مشقت و ریاضت جھیل اور ولی بن جا ورنہ تو مسلمان باقی نہیں رہے گا یا خالی مرید ہی بن جا ورنہ اسلام سے خارج ہو جائے گا جب یہ بات ہی نہیں تو کچھوچھہ کی کیا ضرورت؟

بخلاف اس کے بریلی سے تعلق رکھنے والے کوئی صاحب اعلیٰ حضرت امام بریلوی کے مناقب ہم سے بیان کر دیں کہ وہ بہت بڑے عالم تھے، محقق و مدقق تھے اپنے وقت کے مجدد تھے دو تین صدی پہلے تک ایسا عالم

نہیں پیدا ہوا، تقوے و طہارت اور شریعت پر عمل کرنے میں ان کی مثال نہیں ملتی، دین و سنیت کی صحیح صحیح حفاظت فرمائی، مسلمانوں کو بددینوں، گمراہوں، بدمذہبوں سے بچانے کے پورے پورے جتن کیے۔ مارہرہ مطہرہ کے مشائخ سے مرید تھے، اپنے مشائخ کی بارگاہ میں بہت زیادہ مؤدب تھے۔ سلسلوں کی پہچان کے ساتھ کس کس نے سلسلہ کی حفاظت کی ہے اور منقطع ہونے سے بچ گئے ہیں اس کا بکمال عرفان حاصل تھا۔ سادات و آل رسول جو یہاں نہیں گئے ان سے عقیدت و تادب آپ کی امتیازی شان تھی۔

ہم نے تسلیم کیا کہ ہاں صاحب، ہم اس کے معترف ہیں، ہمیں اس سے انکار نہیں پھر وہ بریلی سے متعلق صاحب کہنے لگے کہ ایک بات ہے کہ اعلیٰ حضرت امام بریلوی نے مرزا غلام احمد قادیانی کے خلاف کفر کا فتوے دیا ہے اس کو کافر و مرتد بتایا ہے اس لیے کہ اس نے ختم نبوت کا انکار کیا ہے نبوت کا دعوے کیا ہے۔

ہم نے عرض کیا کہ حضرت بات یہاں ایمان و کفر کی ہے جب مرزا غلام احمد قادیانی یہ کہتا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد بھی نبی پیدا ہو سکتا ہے بلکہ نبوت کا دعوے کر دیا ہے تو بے شک ہم اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہٗ کے دامن سے ہی وابستہ رہیں گے اسی کو حق سمجھتے ہیں ان کے اس حکم شرع کے صحیح ہونے کا ہم صدق دلی سے اقرار کرتے ہیں اور اگر ہم نے اس کا انکار کیا اور اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد بنا کر بریلی کے حکم شرع سے الگ ہو گئے تو ہم بھی کافر و جہنمی و کافر ہو جائیں گے۔ العیاذ باللہ تعالیٰ

شاہزادے صاحب!

فکر و نظر کے خطوط یہ ہیں۔ سلوک و طریقت کے لیے عام مسلمان مکلف
نہیں بلکہ وہ کسی کے مرید نہ بھی بنے تو بفضلہ تعالیٰ اہلسنت بیعت عام
میں داخل ہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی امت میں داخل ہیں وہ
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ناجی امت سے خارج نہیں ہوں گے
انشاءاللہ تعالیٰ نجات پائیں گے۔ بخلاف اس کے اس پرفتن ز
میں جبکہ پہلوں کے علاوہ نئے نئے فرقوں نے جنم لے کر کفر و ضلالت
اور جہنم کا راستہ دکھلایا ہے اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہٗ کی
ضروریات دینیہ کی ہدایات سے انحراف و انکار اسلام ہی سے خارج
کردیگا وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی امت اجابت سے نکل جائیں
گے اور اسی پر مرگئے تو سیدھے جہنم میں پہنچ جائیں گے خواہ وہ کسی
چھوٹی بڑی خانقاہ والے ہوں یا سادات یا عام قبیلوں کے لوگ
اس میں کسی کے لیے بچنے کی کوئی صورت نہیں ہے۔

العیاذ باللہ تعالیٰ اللھم لا تزغ قلوبنا بعد
اذ ھدیتنا و ھب لنا من لدنک رحمۃ انک
انت الوھاب وصلی اللہ تعالیٰ علی رسولہ
خیر خلقہ سیدنا محمد و آلہ و اصحابہ
اجمعین والحمد للہ رب العالمین ط

۲۱ ذوالحجہ ۱۴۱۴ھ مطابق ۲ جون ۱۹۹۴ء

کتابت: محمد محفوظ سامنتوی (ناگپور) مطبع اردو، انصار نگر ناگپور

عقائد اسلامیہ کی حفاظت و صیانت

کے لیے

مسلک اعلیٰ حضرت کا بیباک ترجمان

دارالعلوم امجدیہ ناگپور اور گلبرگہ شریف سے

شائع ہونے والا عظیم الشان سنی جریدہ

ماہنامہ حجۃ الاسلام

بنام

سنی آواز

ایڈیٹر • مولانا الحاج سید محمد حسینی صاحب اشرفی مصباحی

قیمت: دعا فلاح دارین

:: رابطہ کا پتہ ::

ایڈیٹر ماہنامہ سنی آواز دارالعلوم امجدیہ گانجہ کھیت ناگپور ۲